یار یارم

بنت ندیم

NOVEL HUT

All rights are reserved by the author , you can't copy or

steal any of the scenes written in this novel .

If you do so, serious action will be taken .

NOVEL HUT

JazakAllah

پیش لفظ !

زندگی کی راہوں میں ہم سب کو دوستوں کی ضرورت ہوتی ہے، اور یہ ناول اسی دوستی کی کہانی ہے۔ "یاریارم" میں میں نے دوستی کی حقیقت، وفاداری اور ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہونے کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ یہ کہانی ایک ایسے سفر کی عکاسی کرتی ہے جہاں دوست ایک دوسرے کے ساتھ مل کر چیلنجز کا سامنا کرتے ہیں اور اپنی دوستی کو مزید مضبوط کرتے ہیں۔ اس ناول میں موجود تمام کردار فرضی ہیں ان کا حقیقی زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔

یہ ناول صرف ایک کہانی نہیں، بلکہ ایک پیغام بھی ہے کہ حقیقی دوستی کبھی ختم نہیں ہوتی۔ میں امید کرتی ہوں کہ یہ کہانی آپ کو اپنی دوستیوں کی قدر کرنے

پر مجبور کرے گی اور آپ کو یاد دلائے گی کہ زندگی کی خوبصورتی ان لوگوں میں ہے جو ہمارے ساتھ ہیں-------

NOVEL HUT

انتساب !

یہ ناول میرے پیارے اور بچپن کے دوستوں کے نام۔ جن نے قدم قدم پر مدد میری کی ہے !

NOVEL HUT

بابا پلیز مجھے اپنے ساتھ لے جائیں ! ! ! میں یہاں اکیلے کیسے رہوں گی؟؟؟؟

بیٹا میری مجبوری ہے، اور کس نے کہا میں اپنی پرنسس کو تنہا چھوڑ کر جاؤ گا ؟

میں جانے سے پہلے آپ کو آپکے دادا کے گھر چھوڑ کر پھر میکسیکو جاؤ گا۔

ریحان صاحب نے پیار سے ابابیل کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے کہا۔ دل تو خود بھی ابابیل کو چھوڑ کر جانے کا نہیں کر رہا تھا، لیکن ریحان شاہ ایک جانے مانے سائنٹسٹ تھے اور انکوں کچھ دن پہلے ہی میکسیکو کی گورنمنٹ نے ملکی دفاع کے لیے اسلحہ اور بارود بنانے کے لیے بلایا تھا۔ وہ ابابیل کو ہمیشہ کی طرح ساتھ لے جاتے لیکن نیویارک (مانیٹرنگ ڈیسک) عالمی میڈیا میں پاکستان جیسے ممالک کے متعلق ایسا منفی پراپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں ان ممالک میں گئے تو زندہ نہیں لوٹیں گے۔ دنیا کے خطرناک ترین شہروں کی ایک فہرست جاری کی گئی ہے جس نے عالمی میڈیا کے اس پراپیگنڈے کی

قلعی کھول دی ہے اور ایسے خطوں کے شہر اس فہرست میں آئے ہیں کہ آپ پڑھ کر دنگ رہ جائیں گے۔ research کے مطابق یہ فہرست میں لوگوں کو قتل کیے جانے کی تعداد کی بنیاد پر بنائی گئی ہے۔ اس میں

سرفہرست میکسیکو کا شہر لاس کیبوس ہے جہاں ہر ایک لاکھ میں سے 111.33 لوگوں کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے وہ اپنی جان جوکھے میں تو ڈال سکتے ہیں لیکن اپنے پیار کی آخری نشانی ابابیل کو تو وہ گرم ہوا بھی نہ لگنے دے۔ ریحان شاہ کی زوجہ "یمن" پانچ سال پہلے ہی اس دنیا سے کوچ کر گئی۔ بہت مشکل وقت تھا وہ ریحان صاحب کے لئے لیکن ابابیل جو خود اس وقت 13 سال کی تھی اپنا دکھ بھلا کر ریحان شاہ کا سہارا بنی، ابابیل کی الٹی سیدھی حرکتیں ہی ریحان شاہ کے جینے کا سہارا بنی۔

ہائے ئے ئے ئے ئے ! ! ! ! بابا جانی سچی آپ مجھے داداجی کے گھر لے کر جائے گے ۔ ابابیل خوشی سے چہکتے ہوئے ریحان شاہ کے گلے لگتے ہوئے بولی۔

یس مائے پرنسس ! ! ! ! ریحان شاہ نے ابابیل کے دھمکتے چہرے کو دیکھتے ہنستے ہوئے کہا اور ابابیل کی نیلی سمندری آنکھیں پیار سے چومی ۔

آپ کو پتا ہے بابا روزانہ ایزل اور اوزل مجھے کہتے ہیں کہ ہمارے گھر بھی کبھی آجایا کرو ، کیا ہم پر ہی تمہارے گھر آنا فرض ہے کیا ۔۔۔۔

لیکن میں وہاں جا کر ان دونوں لنگوروں کو بتاؤ گی کہ " ابابیل ریحان شاہ " کبھی اپنا فرض نہیں بھولتی ۔۔۔۔۔ ابابیل اپنے کالے لمبے بالوں کو ایک ادا سے جھٹکتے ہوئی بولی ۔ ایسا کرتے ہوئے وہ اتنی پیاری لگی کہ ریحان شاہ نے بے ساختہ ماشاء اللہ بولا۔

ابابیل کی ماں یمن کشمیری تھی اسی لیے ابابیل سرخ و سفید رنگت کی مالک تھی، ہر وقت ابابیل سرخ رہتی تھی ، نیلی سمندری آنکھیں، کالے سلکی بال، دنیا جہاں کی معصومیت ابابیل پر تمام تھی، کٹاودار لب ، شرابی آنکھیں ، تیکھے نقوش ابابیل پر کمال کے جچتے تھے ۔ ہر دیکھنے ولا اسکا اسیر ہوجاتا تھا ۔ ابھی ابابیل صرف 18 سال کی تھی اور خوبصورتی کی انتہائوں کو چھوتی تھی ، پتا نہیں جب اور جوان ہوگی تو کتنی کمال ہوگی۔۔۔۔۔۔۔

اوکے ۔ اوکے بیٹا ! ! ! ! جاؤ اپنی تیاری کرو ہمیں کل ہی استنبول کے لیے روانہ ہونا ہے ۔ جی بابا میں جارہی ہوں لیکن آپ نے ایزل اور اوزل کو نہیں بتانا کہ میں آرہی ہوں۔۔۔۔۔ ابابیل کمرے سے باہر جاتے ہوئے واپس پیچھے مڑتے ہوئے آنکھیں چھوٹی کرکے شہادت والی انگلی اٹھا کر بولی ۔

میری کیا مجال پرنسس کہ میں بتاؤں ! ! ! ! ریحان شاہ مصنوئی ڈرتے ہوئے بولے جس پر ابابیل اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔ آج ابابیل بہت خوش بھی تھی اور اداس بھی کیونکہ اداس وہ اپنے بابا کے جانے پر تھی اور خوش وہ پہلی دفعہ استنبول اپنے

دارجی کے گھر جانے پر تھی۔ کیونکہ وہ لوگ پاکستان چکر لگاتے رہتے تھے لیکن ابابیل کبھی انکے گھر نہیں گئی تھی۔ اور آج ابابیل کی خوشی اسکے غم پر غالب آچکی تھی۔۔۔۔

NOVEL HUT

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

فائنلی ! ! ! ! ! ویلکم استنبول، ابابیل ترکی کے ایئرپورٹ سے نکلتے گہری سانس ہوا کے سپرد کرتے آنکھوں کو موندے چلا کر بولی ۔ آس پاس کے لوگوں نے مڑ کر ابابیل کو مشکوک نظروں سے دیکھا، لیکن یہاں پرواہ کس کو تھی ،وہ تو بس اپنی زندگی کے کچھ لمحات کو حسین بنانے کے لیے یہاں آئی ہے۔ اب یہ تو قسمت کو معلوم کے وہ اس معصوم کی زندگی کو حسین بنائے گی یا پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔! !

"پرنسس کیسا لگ رہا ہے ؟؟ "ریحان شاہ نے لگج کو ٹیکسی میں رکھواتے ابابیل سے استفارہ کیا جو آنکھیں موندے ہوا کو اپنے اندر محسوس کر رہی تھی۔

"بابا بلکل میری طرح خوبصورت۔۔۔ "ابابیل اپنی نیلی سمندری آنکھیں پیار سے پٹپٹاتے معصومیت سے بولی، جس پر ریحان شاہ دل جان سے مسکرائے اور دل ہی دل میں اپنی بیٹی کے صدقے اتارے۔۔۔۔۔۔۔

چلو ابھی گھر چلتے ہیں بعد میں اپنی طرح خوبصورت جگہوں کو ایکسپلور کرنا۔ ریحان شاہ مسکرا کر کہتے بیک سائیڈ کا دروازہ کھولا اور ابابیل کو بیٹھنے کا کہا جس پر ابابیل مصنوعی ناراضگی کا اظہار کرتے گاڑی میں بیٹھی۔۔۔۔۔۔

پورے راستے ابابیل ونڈو سے باہر استنبول کے خوبصورت نظارے دیکھتی آئی۔۔۔۔۔۔۔۔

"بابا آپکو پتا ہے جب میں نے ترکی کی سرزمین پر پاؤں رکھا تھا تو ہوا، سمندر، ساحل، پرندے، شمس وقمر، نے اونچی صدائیں لگائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Senior Bekliyorduk Abbabil

(ہم تمھارا انتظار کر رہے تھے ابابیل)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ابابیل باہر اڑتے ہوئے بگلوں کو دیکھ مسرور ہوتی ہوئے بولی۔ اسکی بات سن کر ریحان شاہ نے تاسف سے سر ہلایا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

آدھے گھنٹے کی مسافت طے کرنے کے بعد گاڑی ایک بہت بڑے بنگلے کے سامنے رکی۔ گاڑی کے رکنے پر ریحان شاہ نے کرایا دیا اور اپنا سامان اٹھاتے ہوئے اندر کی جانب بڑھے۔ اس دوران ابابیل اپنے اردگرد کے مناظر کا باریک بینی سے جائزہ لے رہی تھی۔

" سپرائیز داداجی ! ! ! " ابابیل لاؤنج میں موجود مرکزی صوفے پے براجمان یوسف شاہ کو دیکھ، دھوڑتی ہوئی جا کے انکے گلے لگی۔

لاؤنج میں موجود سب اس وقت شام کی چائے سے لطف اندوز ہوں رہے تھے کہ ابابیل کی آمد نے سب کو خشمگین کر دیا۔

"اسلام علیکم ! ! ! "ریحان شاہ بھی سب کو سلام کرتے سب کو باری باری ملے۔۔۔۔۔۔۔۔

" ہم بھی یہاں پر ہی موجود ہے ۔" ابراہیم شاہ نے ابابیل کو اپنے داداجی کے ساتھ مصروف پا کر شکوے سے بولے۔۔۔۔۔۔

"صبر کیجئے تایا جان اگر آپ یہاں موجود ہے تو ہم بھی کہی بھاگے نہیں جارہے۔۔۔ " ابابیل اٹھ کر ابراہیم شاہ کے

پاس آتے برہمی سے بولی۔جسے سنتے ہی سب کا مشترکہ قہقہہ بلند ہوا۔ ابراہیم شاہ نےپیار سے ابابیل کو اپنے سینے سے لگایا اور عقیدت سے اسکے ماتھے پر لب رکھے۔

ابراہیم شاہ سے ملنے کے بعد ابابیل اپنے دوسرے تایا کے پاس گئیں۔

"اسلام علیکم !!" ابابیل مواداب انداز سے کہتے فاروق شاہ کے سینے لگی ۔جسے دیکھتے سب مسکرائے۔

"جیتی رہوں بیٹا !!" فاروق شاہ محبت پاش نظروں سے ابابیل کو دیکھتے ہوئے بولے۔

ان سے ملنے کے بعد ابابیل باری باری اپنی دونوں تایوں امبر اور نازش سے ملی ۔ دونوں نے بڑے اپنائیت سے ابابیل کا استقبال کیا ۔

ابابیل کے آنے سے سارے گھر والے بہت خوش تھے۔ کیوں ابابیل انکی رونق تھی۔

جب ابابیل، ایزل اور اوزل مل جاتے تو سب کے دل ہل جاتے۔۔۔۔۔۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

قہقہوں کی آواز سن کر ایزل جو اپنے کمرے میں میچ دیکھنے میں مگن تھی، بھاگتی ہوئی نیچے آئی اور لاؤنج میں ابابیل کو دیکھتی اپنی سپیڈ میں اضافہ کرتی جا کر ابابیل کے گلے لگی۔۔

ابابیل جو ایزل اور اوزل کے متعلق پوچھتے ان سے ملنے جانے ہی لگی تھی۔ ایزل کے ایک دم گلے لگنے پر اپنی جگہ سے پیچھے کی طرف جا گھری۔۔۔۔۔۔۔

"بدتمیز اپنی حد میں رہوں، یہ تمھارا کمرہ نہیں، جو ایسی نازیبا حرکتیں کرتی پھر رہی ہوں۔"

ابابیل ایزل کے کان میں مدھم آواز میں غرائی۔۔

سب ان دونوں کو دیکھ کر مسکرائے۔

" ایزل کی بچی پیچھے ہٹوں۔ " ابابیل ایزل کو دور دھکیلتے اکتاہٹ سے بولی کیونکہ ابابیل کو فزیکل ٹچ بلکل بھی نہیں پسند تھا۔

"یار کمال کا سپرائیز دیا ! ! ! " ایزل ابابیل کا ہاتھ پکڑتے خوشی سے بولی۔

"زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں کل واپس جا رہی ہوں۔

۔۔۔۔"

ابابیل کے بولتے ایزل کا چہرہ ایک دم سے مرجھا گیا ۔جسکو دیکھتے ابابیل کو اس پے ٹوٹ کرپیار آیا۔ گرین آنکھیں ابابیل کی واپسی کا سن کر ویران ہوگئی، عنابی لب باہر کی طرف لٹک گئے۔ لوگ ہنستے ہوئےپیارے لگتے ہیں لیکن ایزل اداسی میں بھی اپنے حسن کی مثال قائم کر رہی تھی ۔

"مذاق کر رہی تھی یار ! ! ! زیادہ دیوداس بنے کی ضرورت نہیں ہے۔میں تین مہینوں کے لیے رہنے آئی ہوں ۔۔۔۔۔۔۔۔" ابابیل ایزل کو دیکھتے ہنستے ہوئے بولی۔

"یو ڈنگر عورت ! ! ! جان ہی نکال دی تھی میری ۔" ایزل ابابیل کی بات سنتے ہی غصے سے غرائی۔

NOVEL HUT

اسکے بعد یہ دونوں باتوں میں مصروف ہوگئی اور اردگرد لوگوں کو پس منظر میں پھینک دیا۔جبسے محسوس کرتے سارے بڑے بھی ریحان شاہ سے محور گفتگو ہو گئے۔۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

"یار میں کہہ رہی ہوں نا تم جاؤ میں یہاں کھڑی تم دونوں کی ویڈیو بناؤ گی۔اسکے بعد ہم دونوں یہ ویڈیو ڈھلکن کو دیکھا کر مزے لے گے۔ ! !"

ایزل ابابیل سے اپنا ہاتھ چھوڑواتے، اسکو اپنا پلین بتانے لگی جسے سنتے ابابیل نے کچھ سوچتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا، لیکن اک دم کچھ یاد آنے پر بولی۔

"یو دھرتی پے بوجھ !!! اگر تمھارے بھائی کی جگہ وہ جلاد کریپر (creeper) آن ٹپکا تو میں کیا کروگی۔ ؟؟؟"

ابابیل بیچاری سی شکل بنا کر بولی جس پر ایزل نے مشکل سے اپنی ہنسی کا گلا دبایا۔ اب وہ کیا اس کو بتاتی کے اوزل کی جگہ وہ جلا کریپر ہی گیٹ سے انٹری مارنے والا ہے جس پر ابابیل نے اسکے چہرے پر کالک ملنی تھی۔

پلین تو یہ ابابیل اور ایزل کا تھا لیکن ایزل نے اپنی پارٹی بدل لی اور اب وہ اوزل کے ساتھ مل کر ابابیل کو شیر کے چنگل میں پھنسا رہے تھے۔ اور اوزل صاحب دروازے کے پیچھے کھڑے سارا ڈرامہ ملاحظہ فرما رہے تھے۔

"یو ڈنگر عورت تم کب سے حدید بھائی سے ڈرنے لگی۔ ؟؟؟" ایزل حیرانی سے اسکو دیکھتے ہوئے بولی۔

"میں کسی کے بھائی سے نہیں ڈرتی، بس وہ میرے سے بڑے ہیں اس بات کا لحاظ کر رہی ہوں۔" ابابیل بھی بے نیازی سے کہتے ساتھ اپنے قدم گیٹ کی طرف بڑھائے۔۔۔۔۔۔

رات کا سما تھا ہر طرف گالی گھٹائیں چھائیں ہوئی تھی۔ چاند اپنی پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ اور ابابیل بے صبری سے مین گیٹ پر نظریں مرکوز کیے اوزل شاہ کا انتظار کر رہی تھی۔

گاڑی کے ہارن کی آواز سن کی ابابیل کی آنکھوں میں چمک آدڑی۔ ابابیل جلدی سے اپنی جگہ جا کر کھڑی ہوئی۔

گاڑی کی آواز سن کر گاڈ نے جلدی سے گیٹ کھولا۔ایک چمکتی ہوئی بلیک مرسیڈیز اندر داخل ہوئی جسے دیکھتے ہی ایزل ابابیل کو گڈ لک کا اشارہ کرتے دروازے کے اوٹ میں چھپ گئیں۔

گاڑی کا دروازہ کھولتے ہی حدید نے اپنا برینڈیڈ شوز میں مقید پاؤں کروفر سے زمین پر رکھا۔۔۔۔۔۔۔

ابابیل نے جیسے ہی اس شخص کو گاڑی سے باہر آتا دیکھا تو جلدی سے گاڑی کی بیک سائیڈ سے آتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی کالک اس کے منہ پے مل دی۔۔۔۔

"سپرائیز ڈھکن !!!!!۔" ابابیل دونوں ہاتھوں سے اسکے منہ پر کالک ملتے اچھلتے ہوئے بولی۔۔۔۔

NOVEL HUT

حدید جو اس حملے پر شاک اور غصے کی حالت میں اپنی ویسٹ سے گن نکال کر مقابل پر حملہ کرنے ہی والا تھا۔ کسی صنفِ نازک کی جانی پہچانی آواز سن کر

حیران ہوا۔ کیونکہ اس گھر میں کیا کسی بھی لڑکی میں اتنی جرات نہ تھی کہ وہ حدید شاہ کے ساتھ ایسی حرکت کریں۔

"جسٹ سٹاپ اٹ یو ایڈیٹ !!!!" حدید ابابیل کا ہاتھ غصے سے جھٹکتے ہوئے دھاڑ کر بولا۔ اور جلدی سے اپنی آنکھوں پر سے کالک کو صاف کرتے، اس حرکت کو انجام دینے والی ہستی کو دیکھا۔۔۔

ابابیل جو مزے سے حدید کو اوزل سمجھتے ہوئے اس پر کالک کی برسات کر رہی تھی ۔ حدید کے سفاکیت سے بولنے پر ابابیل کی سانسیں اک دم تھمی۔ اس پر تضاد اتنے زور سے ہاتھ جھٹکے جانے پر ابابیل کو یوں محسوس ہوا کہ اسکا پورا

NOVEL HUT

بازو اسکے وجود سے الگ ہو کر زمین پر گھر گیا ہے۔ ایک درد کی لہر ابابیل کے پورے جسم میں دھوڑی۔۔۔۔۔۔

ایزل اور اوزل جو دروازے کی اوٹ میں چھپے ہنسی سے لوٹ پھوٹ ہو رہے تھے، حدید کو غصے میں آتا دیکھ دونوں دم دبا کر بھاگ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

"آ۔۔۔آ۔۔۔آپ کہاں سے آگئے ؟؟؟" ابابیل حدید کی غصیلی نظروں کو نظر انداز کرتے ہوئے غصے میں بولی۔ لیکن حدید کی آنکھوں میں اتری عجیب سی وحشت دیکھ کر ابابیل نا چاہتے ہوئے بھی اٹکی۔۔۔۔

"عقل ہے بھی کہ تم میں یا اس دماغ کو کرائے پر دیا ہوا ہے ؟" حدید ابابیل پر ایک غصیلی نگاہ ڈالتے اپنے آپ کو کچھ برا کہنے سے روکتے ہوئے بولا۔

"جی کرائے پر ہی دیا ہوا ہے ! ! اور اسکے کرائے دار آپ ہیں لیکن آپ کو بھی دینے کا کوئی فائدہ نہیں، نا ہی کرایہ دیتے ہیں اور نا دماغ کو استعمال کرتے ہیں۔۔۔۔۔"

ابابیل بھی اسکے آگے اپنے دونوں ہاتھوں کو کمر پر ٹکائے پھاڑ کھانے والے لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

"آہہہہہہہہ ! ! ! " حدید جو کب سے اپنا غصہ پینے کی کوشش کر رہا تھا ابابیل کے جواب پر غصے کا دامن

چھوڑتے ہوئے، ابابیل کو بازو سے پکڑتے اپنی گاڑی کے ساتھ لگایا، حملہ اتنی زور کا تھا کہ ابابیل کی بے ساختہ کراہ برامد ہوئی۔ پہلے بازو کی درد ختم نہیں ہوئی اس سے پہلے ہی اس ظالم نے ابابیل کو اک اور درد سے روشناس کروایا۔۔۔۔۔۔۔

" اپنی حد میں رہ کر مجھ سے مخاطب ہویا کرو، ورنہ اپنے انجام کی ذمہ دار تم خود ہوگی۔۔۔۔ " حدید خطرناک حد تک اپنی انگلیاں اسکے بازو میں پیوست کرتے سرد لہجے میں بولا۔ اس کی اس قدر سفاکیت پر ابابیل کی آنکھوں میں نمی تر آئی۔جسے دیکھتے حدید نے اسکے بازو سے ہاتھ اٹھا کر اپنی کان پٹی ملی ۔ غصے کے

باعث نیلی اور ہری نسیے ابھر گئ۔آنکھیں لال انگارہ اور وحشت سے بھرپور تھی۔

"دو سیکنڈ سے پہلے دفعہ ہو جاؤ میرے سامنے سے !!!"

حدید غصے سے اسکے منہ پر پھنکارا تھا۔ ابابیل جو کب سے اپنی غلطی نہ ہونے پر بھی ظلم سہہ رہی تھی۔ اسکے مزید غصے کرنے پر ایک زوردار پنچ اسکے سینے پر مارتی وہاں سے بوتل کے جن کی طرح غائب ہوئی۔۔۔۔

NOVEL HUT

اسکی اس حرکت پر حدید کی آنکھوں میں مزید وحشت

در آئی ،آنکھیں لہو چھلکانے کو بے تاب تھی۔حدید غصے سے گاڑی پر مکہ مارتے واپس گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی کو زن سے بھگا لے گیا۔۔۔۔۔۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

" سلام ! ! تائی جان ۔۔۔ " ابابیل امبر بیگم کے گرد اپنے بازو لپیٹتے ہوئے بولی۔

" وعلیکم اسلام بیٹا ! ! کیسی ہو۔۔۔رات کو نیند ٹھیک سے آئی تھی۔"

" جی۔۔۔۔۔ بلکل ایک دم چھکاس آئی مجھے نیند ! !" ابابیل کچن میں موجود ایک کرسی پر بیٹھتی جوش سے بولی۔۔۔۔

"چلو یہ تو اچھی بات ہے کہ تمہیں نیند مزے کی آئی۔"

امبر بیگم اسکی طرف دیکھتی پیار سے بولی۔۔

"ویسے تمھارے وہ دو چمچے کہا ہیں نظر نہیں آرہے۔۔۔۔۔۔"

"نظر کہا سے آئے گے، نظر جو اتار کر آئی ہوں۔۔۔ "

"کیا کہا آواز نہیں آئی؟؟" امبر بیگم سبزی کاٹتے ہوئے بولی۔

"کچھ نہیں ! ! ! ! میں تو بس یہ کہہ رہی تھی کہ" موڈ خراب ہے ناشتہ دے دو مزے کا ، موڈ خراب ہے ۔"

ابابیل معصومیت سے لبریز لہجے میں بولی کہ امبر بیگم دل ہی دل میں اسکی نظر اتاری۔۔۔۔۔۔۔

"جاؤ اور اپنے چمچوں کو بھی بلاؤ ایک دفعہ ہی ناشتہ بنانا شروع کروگی۔۔"

"اوکے جو حکم جناب ! ! ! "ابابیل نے زور سے امبر بیگم کے گال چومے اور بجلی کی تیزی سے بھاگی۔۔

"آرام سے ابابیل کہی کہر نہ جاؤ۔۔۔ ایک تو یہ لڑکی بھی نا۔۔۔۔" امبر بیگم تاسف سے بولی اور اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

"تو سنائے کیسے ہیں، میرے چاہنے والے !!!!!" ابابیل کمرے کے دروازے میں کھڑی مسکرا کر بولی۔ گلابی رنگ کی

گھٹنوں تک آتی فراک اور ساتھ وائٹ ٹائٹ پہنے ساتھ ہی ہم رنگ حجاب سلیقے سے لیے مزے سے بولی۔

"یو ڈنگر عورت میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں !!!!" ایزل اپنے کرش کرکٹرز کی ایلبم کے پرزے پرزے اپنے ہاتھوں میں لیے گلہ پھاڑ کر بولی۔۔۔۔۔۔۔۔

"پہلے پکڑ تو لو، پھر چھوڑنے کی باتیں کرنا۔۔۔۔" ابابیل کہتے ساتھ ہی پیچھے کی طرف بھاگی، اور ایزل بھی کسی بھپرے شیر کی طرح اسکے پیچھے بھاگی۔

ابابیل بھاگتے ہوئے سیدھا اوزل کے کمرے میں آئی اور وہاں کے حالات دیکھ کر پیٹ پکڑ کر ہنسنے لگی۔ اسکے پیچھے ہی ایزل اس پر جھپٹنے آئی لیکن سامنے دیکھ کر اس نے بھی ہنسا شروع کر دیا۔

اوزل جو اپنے بیڈ پر موجود موبائل دیکھنے میں مصروف تھا۔ انکے گدھوں کی طرح ہنسنے پر سر اٹھا کر نا سمجھی سے انکی طرف دیکھا۔

"کیا ہوا تم دونوں کو ؟؟ یوں گدھوں کی طرح کیوں ہنس رہی ہو۔ کیا صبح ناشتے میں گدھوں کا دودھ پیا ہے ؟؟"

"نہیں ! ! ہم کہا ہنس رہے ہیں۔ ہم تو بس آپکوں ناشتے کے لیے بلانے آئے تھے ، کیوں ایزل میں ٹھیک کہہ رہی ہوں

نا۔۔۔۔" ابابیل ایزل کو کہنی مارتی بولی جو اب بھی پاگلوں کی طرح ہنس رہی تھی۔۔

"جی۔۔۔جی آئے جلدی سے ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔"

اوزل نے مشکوک نظروں سے انکی طرف دیکھا۔ "مجھے دال میں کچھ کالا لگ رہا ہے۔"

"پوری کے پوری دال ہی کالی ہے۔۔۔۔" ایزل اپنی بتیسیاں نکالتے ہوئے بولی۔

" اوہووووو ! ! آپ لوگ بھی نا حد کرتے ہیں، کھانے کو اتنا انتظار نہیں کرواتے، چلے نیچے۔۔۔"

ابابیل اوزل کو اپنے ساتھ زبردستی گھسیٹ باہر کی جانب بڑھی اور جاتے جاتے ایزل کو مارنا نہیں بھولی۔۔۔

"یار مجھے ہاتھ منہ تو دھو لینے دو۔۔۔۔۔۔"

" گدھوں نے کبھی ہاتھ منہ دھوئے ہیں کیا جو آج آپ دھو کر انکی پرَمپَرا خراب کر رہے ہیں۔ " ابابیل بھی اسکے ایک نا سنتی اسکو لیے نیچے ڈائننگ ہال میں آئی اسکے

پیچھے ہی ایزل بھی آئی۔۔۔

NOVEL HUT

امبر اور نازش بیگم انکے لیے ناشتہ لیے اندر داخل ہوئی ،تو اوزل کا منہ دیکھ کر اپنی جگہ ٹھہر گئی۔۔

"یہ کہا سے منہ کالا کر کے آئے ہوں؟؟؟" نازش بیگم کی حیران کن آواز پر اوزل جو پراٹھوں کو دیکھنے میں مصروف تھا۔ نا سمجھی سے انکی طرف دیکھا۔۔

"میں۔۔۔۔۔۔۔" اوزل نے نگھداشت کی انگلی اپنے طرف کر کے تصدیق کی۔۔۔۔۔

" رات کو کہا تھے ؟؟؟ "نازش بیگم اب اسکے بال پکڑتے غصے میں بولی۔

NOVEL HUT

اور ادھر ابا بیل اور ایزل کا چہرہ ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں سرخ ہو گیا۔۔۔۔

" ماں جی بالوں والا مذاق نہیں ! ! ! ! ! " اوزل پیار سے انکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے بولا۔

" اور میں رات کو ایک ضروری کام سے گیا تھا۔ اب بتائیں ہوا کیا ہے؟؟"

"مذاق کی ایسی کی تیسی ! ! ! جو کام کر کے آیا ہے نہ اسکے آثار بھی ادھر ہی چھوڑ کر آتا۔"

نازش بیگم اب ایک ہاتھ سے اسکے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑے اور دوسرے ہاتھ سے اسکو مارتے ہوئی بولی۔۔۔

"ترکی کا مشہور ماڈل اس وقت اپنی ماں کے ہاتھوں سے ناشتہ کر رہا ہے" ہاو سویٹ ۔۔۔۔۔۔"

ایزل اپنے دونوں ہاتھوں کو باہم ملائے اسکے اوپر اپنا چہرہ ٹکائے ستائیشگی سے بولی۔۔۔۔۔۔

"بتائے تو ہوا کیا ہے ؟؟؟" اوزل نازش بیگم کے وار سے بچتا ہوا بولا۔۔۔۔

NOVEL HUT

"لو جی دیکھوں کیا بے حیائی کا زمانہ آگیا ہے، بیٹا ماں سے اپنے گردن اور منہ پر موجود نشانات کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔۔۔"
نازش بیگم غم سے کہتے ساتھ ہی کرسی پر سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

اوزل جلدی سے آٹھ کر اپنے پاس دیوار پر موجود بڑے سے شیشے میں اپنے آپ کو دیکھنے لگا۔ جیسے جیسے وہ

دیکھ رہا تھا ویسے ہی اسکا منہ کھلتا جارہا تھا۔۔۔۔۔

وائٹ شرٹ میں موجود جسے اوپری تین بٹن کھلے ہوئے تھے اور اس سے اسکا پورا کشادہ سینا نظر آرہا تھا ، اور سینے پر موجود جگہ جگہ ہونٹوں کے نشانات موجود تھے گردن اور منہ پر بھی ایسے ہی نشانات موجود تھے۔۔۔۔۔

"یہ میں ہوں ! ! ! " اوزل کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولا۔۔

" نہیں یہ تم نہیں ہوں ۔۔۔۔ عمران ہاشمی کا بھوت ہے۔۔"
ابابیل کہتے ساتھ ہی ہنسنے لگی ، اور اوزل کو ایک سیکنڈ لگا تھا بات کی طے تک پہنچنے میں۔۔۔۔۔۔

NOVEL HUT

" ابابیل کی بچی۔ی۔ی۔۔۔۔۔۔۔ " اوزل اپنے پاس پڑا پانی کا جگ لیے اسکی طرف بھاگا۔ ابابیل بھی اسی تیزی میں اٹھ کر بھاگی۔۔۔۔۔

اب منظر یوں تھا کہ ابابیل آگے آگے اور اوزل اسکے پیچھے پیچھے، گھر کے سارے افراد شور سن کر باہر آگئے۔۔۔۔۔۔

" برخوردار !!!! رک جاؤ۔۔۔۔۔"یوسف شاہ نے اپنے سامنے سے گزرتے اوزل کا کان کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔

NOVEL HUT

" آہہہہہہہہہ !!!! " داجی کون اپنے جائیداد کے وارث کے ساتھ ایسا کرتا ہے۔۔۔۔۔

اوزل اپنے کان پر ہاتھ رکھے نروٹھے پن سے بولا۔۔۔

" اور کون اتنا بڑا کھوتا ہو کر بچوں کے ساتھ بچہ بن جاتا ہے۔۔۔۔۔۔"

اوزل انکی بات سن کر مسکرایا اور بولا " آپ غلط بول رہے ہیں ، میں بچوں کے ساتھ بچہ نہیں بلکے

"یار کا یارم " بنتا ہوں ۔"

ابابیل اور ایزل نے اسکی طرف پیار بھری نظروں سے دیکھا اور اوزل کے پاس چلی آئ ۔ جگ ابھی بھی اوزل کے ہاتھ میں تھا ، جیسے ہی دونوں اسکے قریب آئ تو اسنے پورا جگ ان دونوں کے اوپر پھینک دیا اور خود بھاگنے ہی لگا تھا لیکن فرش پر موجود پانی کی وجہ سے بری طرح گھر گیا۔۔۔۔

ہال میں موجود سب کا قہقہہ بلند ہوا اور اوزل دے گریٹ ماڈل کی چیخیں۔۔۔۔۔۔۔۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

فجر کا وقت تھا، مسجد میں لوگ جمع تھے۔ امام صاحب

NOVEL HUT

نے اذان دی، اور پھر اقامت کے بعد نماز شروع ہو گئی۔ سب نے اپنے ہاتھوں کو اوپر اٹھایا، اور اللہ کی حمد اور نعت پڑھنے لگے۔ اس وقت کی سکون اور روحانیّت، اسکے دل کو ایک الگ ہی سکون فراہم کرتی ہے۔ اسے اپنے آس پاس کا ہوش نہیں تھا اگر کچھ معلوم تھا تو صرف یہ کہ وہ اپنے رب سے ہمکلام ہے۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد اسنے قرآن کھولا اور سورت رحمان کی تلاوت شروع کر دی ۔ اسکی آواز میں ایسی مقناطیسی طاقت تھی کہ اردگرد موجود لوگ بھی اسکو سننے کے لیے بیٹھ گئیں۔۔۔۔

ترجمہ:

"کیا وہ شخص جو عدل اور انصاف کا حکم دیتا ہے اور خود بھی سیدھے راستے پر ہے، اور جو شخص ایسا نہیں کرتا، دونوں برابر ہیں؟"

"اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہی آسمانوں اور زمین کی ہے، اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، اور اس کے لیے ہر چیز پر قدرت ہے۔"

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

ابابیل اور ایزل بھی فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کے لیے بیٹھ گئیں۔۔۔

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ(1)

بیشک ایمان والے کامیاب ہوگئے۔

الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ صَلَاتِهِمۡ خٰشِعُوۡنَ(2)

جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع کرنے والے ہیں۔

الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ(3)

اور وہ جو فضول بات سے منہ پھیرنے والے ہیں۔

NOVELHUT

دونوں ہی اپنے اللہ کی عبادت میں مشغول تھیں۔

صبح کا وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے بہت ہی اہم ہے۔ یہ وقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ رابطہ قائم کرنے اور اپنے دن کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا سے کرنے کا بہترین موقع ہے۔

صبح کی نماز (فجر) کے بعد اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہونا، قرآن پاک کی تلاوت کرنا، یا اللہ تعالیٰ کے نام کی یاد میں مشغول ہونا، یہ سب اعمال ہمارے دن کو روحانی طور پر بھرپور بنانے
میں مدد کرتے ہیں۔

شرارتے اپنی جگہ لیکن انھوں نے کبھی بھی اپنے رب کو

نہیں چھوڑا اور اسکے احکام کے مطابق ہی اپنی زندگی گزاری ۔اور ہر وقت اسکا شکر ادا کرتی رہتی، جس نے انہیں اتنی پیاری فیملی اور دوست دیں ہیں۔۔۔۔۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

"ہائے اللہ جی !!! یہ میرے خواب میں کتے کیا کرنے آئے تھے۔۔۔۔"

ایزل جو سو رہی تھی اک دم آٹھ کر اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔

" اور اس کتے نے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اف اف کتنا گندا خواب تھا بلکل ابابیل کے دماغ اور اوزل بھائی کی ناک جیسا۔۔۔۔۔۔۔۔"

تھوڑی دیر ایسے ہی بیٹھے رہنے کے بعد ایزل فرش ہوئی اور ابابیل کو لے کر ناشتے کے لیے نیچے ڈائننگ ہال میں آئی۔

وہاں سب موجود تھے ، سب اور سب میں وہ جلاد بھی تھا ، اس کو دیکھ کر ابابیل کا منہ حلق تک کڑوا ہوگیا۔

NOVEL HUT

" اسلام علیکم ! ! ! " دونوں سلام کرے کرسیوں پر بیٹھیں، ایزل کی کرسی اوزل کے ساتھ تھی اور اسکے ساتھ ہی ابابیل براجمان تھی ، اور ابابیل کے سامنے ہی حدید بیٹھا

ہوا تھا۔

"ہائے دید ! ! ! کب آئے آپ ؟؟؟؟۔۔۔۔۔۔" ابابیل نے پراٹھے کا نوالہ منہ میں رکھتے حدید کو دیکھتے ہوئے جوش سے کہا، جیسے وہ اسکا لنگوٹیا یار ہوں۔

ابابیل کے دید کہنے پر وہاں موجود سب کو شاک لگا اور حدید جو پانی پی رہا تھا اچانک ہی بری طرح پھندا لگا۔۔۔۔۔۔۔

حدید بنا جواب دیے وہاں سے آٹھ کر اوپر چلا گیا۔ اسکے سڑے ہوئے منہ کو دیکھ کر ابابیل نے گندا سا منہ بنایا اور اپنے ناشتے کی طرف متوجہ ہوگئ۔

ہال میں موجود سب نے اسکو مسکرا کر دیکھا ،کیوں کہ ابابیل کے آنے سے سکون رخصت ہوجاتا ہے۔

سب بڑے اٹھ کر اپنے اپنے کاموں پر چلے گئے اور خواتین کچن کی طرف۔

"کیا ہوا ہے ؟ کھانا کیوں نہیں کھا رہی ؟" اوزل اپنے ساتھ بیٹھی ایزل کو دیکھتے ہوئے بولا جو گم سن سی بیٹھی

تھی۔

" ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔" ایزل اداسی سے بولی۔

کیا دیکھا تھا خواب میں کے تمھاری شادی ہو رہی ہے اور ڈھکن ابھی تک کنوارے بیٹھے ہیں۔ "ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔"

ابابیل کی بات سن کر ایزل بھی ہنسنے لگی۔ لیکن اوزل پر انکی فضول بات کا کوئی اثر نہ ہوا۔

" اچھا یہ بتاؤ کیا دیکھا خواب میں؟ " ابابیل اپنی نیلی آنکھیں اس پر مرکوز کیے اشتیاق سے بولی۔۔۔

" میں نے دیکھا کہ ایک کتا بائک چلاتا ہوا میرے گھر آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا، میں نے جب دروازہ کھولا تو میں نے دیکھا وہ کسی عام انسان کی طرح بائک پر بیٹھا

ہے اور مجھ سے کہا کہ ہال میں سب کیچپ مانگ رہے ہیں ۔ لیکن میں نے دینے سے انکار کر دیا۔ پھر اس نے مجھے منہ پر تھپڑ مارا اور خود جا کر اندر سے کیچپ لے آیا اور بائک کو اڑاتا ہوا وہاں سے فرار ہو گیا۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا ،" ایزل خود بھی سناتے ہوئے ہنس پڑی ۔ ابابیل اور اوزل باقاعدہ زمین پر بیٹھے پیٹ پکڑے کر ہنس رہے ۔ انکی آنکھوں سے پانی آنے لگا ۔۔۔۔

NOVEL HUT

" ویسے ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔کسی نے یہ سچ کہا ہے۔" کتی کے خواب میں کتے " ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اوزل کی بات سن کر ایزل اور ابابیل پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی ۔
لیکن حدید کو دروازے میں کھڑا پا کر ایزل کی ہنسی کو ایک دم بریک لگی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟؟" حدید کی سرد آواز میں کیے گے سوال پر اوزل زمین سے جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہوا لیکن ابابیل ویسے ہی زمین پر بیٹھی حدید کی طرف گھومی۔۔۔۔۔

" ابھی تک تو ہوا کچھ نہیں لیکن کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔" ابابیل اپنے پورے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولی۔ اسکی بات سن کر ایزل اور اوزل کا قہقہہ بلند ہوا ۔ہاہاہاہاہاہا ۔۔۔۔۔۔۔۔

حدید کا چہرہ انتہا کا سرخ ہوگیا وہ آگے بڑھا اور ابابیل کو بازو سے پکڑ کر اوپر اٹھایا اور اپنی آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑی۔۔۔۔۔۔۔

" کبھی سیریس نہیں ہو سکتی تم ؟؟؟؟ " حدید اپنی سرمئی آنکھیں اسکی نیلی آنکھوں میں ڈالتے سرد و غصے لہجے میں بولا۔۔

" کبھی ہنس نہیں سکتے کیا آپ ؟؟؟؟ " ابابیل بھی اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہٹ دھرمی سے بولی۔۔۔۔۔۔

" کبھی خاموش نہیں ہو سکتی کیا تم ؟؟؟ " حدید اپنے اتعشال کو قابو کرتے بولا۔۔۔

" کبھی بول نہیں سکتے کیا آپ ؟؟؟ " ابابیل بھی اسکے غصے کو بھڑکاتے، مسکرا کر بولی۔۔۔۔

" بدتمیز لڑکی۔۔۔۔۔۔۔ " حدید اسکے چہرے کو قریب کرتا اسکے منہ پر پھنکارا۔۔۔

NOVEL HUT

" سڑو لڑکے۔۔۔۔۔۔۔۔ " ابابیل بھی دل جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولی اور آرام سے حدید کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹایا۔۔۔۔

" اور ایک اور بات مسٹر ! ! ! بچوں اپنی آنکھیں اور کان بند کرو۔ " ابابیل پہلے حدید اور پھر ان دونوں سے مخاطب

ہوئی۔۔۔۔۔

ایزل اور اوزل نے جلدی سے اپنا رخ پھیر کر کانوں پر ہاتھ دکھ لیے۔۔۔۔۔۔۔

NOVEL HUT

" جی مسٹر سڑوسنے ، یوں کسی خوبصورت لڑکی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہیں دیکھا کرتے پیار ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ "

حدید اپنی جگہ سٹل ہوگیا ۔ اس چٹانگ بھر کی لڑکی کی آنکھوں میں دوبارہ دیکھا ایک چمک تھی جو اسے اپنی طرف کھینچ رہی تھی ۔اسنے اپنی نظروں کا زاویہ بدلا اور اس پر ایک غصیلی نگاہ ڈالتے وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔۔۔۔۔۔۔

"سنتے جائے مسٹر سڑو !!! آپکے لیے ایک سپرائیز ہے ،تیار رہنا۔ فقط آپکی بدتمیز لڑکی۔۔۔۔۔" ابابیل نے پیچھے سے ہانک لگائی جو حدید نے با آسانی سنی۔۔۔۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

"کام ڈن ہوگیا کیپٹن چھچھوندر ؟؟؟۔۔۔۔۔۔"

"جی کیپٹن جنگلی میں نے اور کیپٹن بوزی نے کام ختم

کرلیا ہے، بس آپ اپنا کام کرکے جلدی آئے۔۔۔۔۔۔"

"اوکے !!! بس میرا کام ہوگیا ہے، آپ لوگ اپنی پوزیشن پکڑو۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اوکے کیپٹن جنگلی !!!!"کہتے ہی فون بند کردیا اور دونوں اپنی پر چھپ گئے۔۔۔۔۔۔۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

حدید کام کے سلسلے میں ایک دن کے لیے شہر سے باہر گیا ہوتا تھا۔ ابھی ہی گھر میں داخل ہوا، امبر بیگم کو سلام کیا اور آرام کرنے کے غرض سے اپنے کمرے میں آیا۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی دروازہ کھولا ٹھنڈے پانی کی بالٹی اسکے اوپر آگھری۔

"واٹ دی ہیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔غلام دین !!! غلام دین !!!!! کہاں مر گئے ہوں۔"

حدید غصے سے اپنے ملازم کو بلاتا آگے بڑھا اور اسکی نظر بیڈ پر گئی جہاں ایک باکس پڑا تھا اور اسکے اوپر بڑا سا کریپر بنا ہوا تھا۔۔۔۔

حدید آگے بڑھا اور اس باکس کو کھولا۔ باکس کے کھلتے ہی ایک زوردار دھماکا ہوا جسکی شدت سے حدید ایک

قدم پیچھے ہوا۔ کمرے میں ہر طرف کالا دھواں پھیلا ہوا تھا۔

حدید کو ایک منٹ لگا تھا سمجھتے کہ یہ کس کا کام ہے۔ وہ مڑا تو شیشے میں اپنا عکس دیکھ کر اسکا پارا ہائی ہوگیا۔ اسکا منہ پورا کالا ہوا ہوا تھا۔ بال کھڑے ہوئے تھے۔ اسکی برینڈڈ کریم کلر کی شرٹ بھی کالی تھی۔ آج تو پکا وہ اسکے ہاتھوں سے شہید ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

NOVEL HUT

وہ تن فن کرتا اسکے کمرے میں آیا لیکن وہ خالی تھا، پھر وہ اوزل اور ایزل کے کمرے میں گیا لیکن وہ بھی خالی اسکو منہ چڑھا رہے تھے، حدید نے پورا گھر چھان مارا لیکن ان تینوں کا کوئی نام نشان نہ تھا۔

اس نے امبر اور نازش سے پوچھا جو اپنی مسکراہٹ ضبط کر رہی تھی اور سنجیدگی سے "پتہ نہیں" کہتی اپنے کام میں مصروف ہوگئی۔

" رحیم کاکا وہ تینوں باہر گئیں ہیں؟؟" حدید نے اپنا غصہ ضبط کرتے آرام سے، ادھیڑ عمر کے رحیم کاکا سے پوچھا جو انکے بہت پرانے اور وفادار ملازم تھے۔

"نہیں بیٹا !! میں نے انکوں لان کے بیک سائیڈ جاتے دیکھا تھا اسکے بعد مجھے نہیں پتہ وہ کہاں گئیں ہیں۔ "

"شکریہ !!" حدید تیزی سے بیک سائیڈ پر آیا لیکن وہاں پر بھی کوئی موجود نہیں تھا۔ حدید نے غصے اور بے بسی سے اپنی گردن پر ہاتھ پھیرا تو اسکی نظر وہاں موجود تین تختیوں پر گئ۔

ایک تختی کے اوپر "کیپٹن بوزی شہید" لکھا ہوا تھا۔ دوسرے کے اوپر "کیپٹن چھچھوندر شہید" لکھا ہوا تھا۔ اور سب سے آخری والی پر "کیپٹن جنگلی شہید عرف بدتمیز لڑکی" اپنی پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔

NOVEL HUT

حدید پاس آیا تو دیکھا زمین دو فٹ گہری تھی اور اسکے اندر وہ تینوں مرنے کی ایکٹینگ کئے لیٹے ہوئے تھے۔ حدید کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔

" واٹ دی ہیل۔۔۔۔۔۔ باہر نکلو تینوں ! ! ! ! " حدید اتنے غصے سے دھاڑا کہ ان تینوں کو لگا فرشتے انکا اصل میں حساب کتاب کرنے آ گئے ہیں۔

وہ تینوں ایک سیکنڈ میں باہر آئے اور اسکے سامنے ہاتھ

باندھے کھڑے ہو گئے۔

"یہ کیا مذاق ہے ؟؟" حدید اتنے غصے دھڑا کہ ان تینوں کو اپنے کان بند ہوتے محسوس ہوئے۔

"جو آپ نے ابھی دیکھا یہ وہ والا مذاق ہے۔۔۔ " اوزل اپنے کان کی لو کھجاتا آہستہ آواز میں بولا۔

"بند رکھو اپنا منہ ، آئندہ تم مجھے لڑکیوں کے ساتھ نظر نہ آؤ۔ اور گھر تو بلکل بھی نہیں ۔۔۔۔۔ اگر کوئی کام نہیں ہے تو آفس آجانا ۔ "

" اوکے ! ! ! ! " اوزل اپنی اتنی بے عزتی پر منہ لٹکا کر منمنایا۔

" اب کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہوں جاؤ۔ جاؤ اندر۔۔۔۔"

اور تم ایزل ! ! ! ! " حدید نے ابھی اسکا نام ہی لیا تھا کہ ایزل اونچی آواز میں رونے لگی ۔ ابابیل تو اسکی ایکٹنگ پر غش کھانے لگی۔

NOVEL HUT

" ادھر آؤ ! ! ! ! " حدید نے ایزل کو اپنے پاس بلایا اور اپنے

سینے سے لگایا۔

"کل سے کالج جانا اور اب کوئی چھٹی نہیں۔۔۔۔۔ اور اپنی پڑھائی پر دھیان دو

نہ کے موج مستی پر۔۔۔۔۔۔۔"

حدید نے پیار سے سمجھایا۔ " اور اب اندر جاؤ میں ذرا آخری شہید کی بھی کلاس

لو۔۔۔۔۔"

NOVEL HUT

" اوکے بھائی !!! آئی لو یو۔۔۔۔۔۔ آپ بہت اچھے ہیں۔" ایزل حدید کے ہاتھ کو چومتے ہوئے بولی اور اندر کی طرف بھاگی۔ لیکن جاتے جاتے ابابیل کو آنکھ مارنا نہ بھولی۔۔۔۔۔۔

"یو دھرتی پے بوجھ !!!، میں تجھے چھوڑو گی نہیں۔۔۔۔" ابابیل بھاگنے میں ہی اپنی عافیت سمجھتی، ایزل کے پیچھے لپکی۔ لیکن حدید نے ایسا ممکن نہ ہونے دیا اور اسکو کلائی سے پکڑتے اپنے سامنے کیا۔

" اور سنو لڑکی ! ! کل سے میرے سارے کام تم کروگی، ناشتے سے لیکر میری رات کی کافی بنانے تک ۔ اور کوئی بھی شرارت کیے بغیر، ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہوگی۔۔۔۔۔۔ "

ابابیل کی آنکھیں اور منہ حیرت سے کھلے رہ گئیں۔ اسنے تو کبھی کوئی کام نہیں کیا تھا ، اگر کبھی کچھ کر بھی لیتی تو نقصان کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا تھا۔

ابابیل کا حیرت سے کھلا منہ دیکھ حدید سٹل ہوگیا "کیا کوئی اتنا معصوم اور پیارا بیک وقت کیسے ہو سکتا ہے" حدید کے دل نے صدا لگائی۔

حدید نے جلدی سے اسکے اوپر سے نگاہ ہٹائی۔ لیکن نگاہ بار بار بھٹکتی سامنے کالے لباس اور ساتھ ہم رنگ حجاب کیے وجود پر ٹہرتی جو ابھی بھی ویسے ہی کھڑی، حدید کو بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

" لڑکی ! ! کسی نے بتایا نہیں کہ خوبصورت مردوں کو مسلسل دیکھنے سے پیار ہو جاتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔ " حدید اپنی نظروں کو قابو میں کرتے سنجیدگی سے بولا ۔

" کیا کہا؟؟ خوبصورت ؟؟؟ وہ بھی آپ؟؟؟ ہاہاہاہاہاہاہا ! ! ! ! ! لگتا ہے آپ آئینہ دیکھ کر آنا بھول گئے ہیں۔ "

ابابیل کی بات سن کر حدید کو اپنا حلیہ یاد آیا تو اس نے سرد سانس خارج کی۔

" لڑکی اگر مرنے کا دل کیا تو میرے پاس آجانا ! ! ! ! میں اپنے ہاتھوں سے تمھاری جان لو گا ۔۔۔۔اور یقین مانو مجھے رتی برابر بھی افسوس نہیں ہوگا۔ "

حدید سرد لہجے میں کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے واک آوٹ ہوگیا۔۔۔۔۔

" انکا نام سڑو نہیں بلکے ڈائینو ہونا چاہیے جو ہر وقت منہ سے آگ اگلتا رہتا ہے ۔۔۔۔۔"

ابابیل منہ بنا کر کہتی اندر کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

اوزل پورے ایک ہفتے بعد آج ایجنسی آیا تھا۔ وہ لفٹ کے ذریعے اوپر والے فلور پر موجود اپنے آفس میں آیا۔ اور اپنے پی۔اے سے آج کی شوٹنگ کے شیڈول کے بارے میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

"جی سر آج آپکے تین شوٹ " osil trend and touch " کے ساتھ ہیں۔ "

اوزل نے ہلکا سا سر ہلایا اور اپنے مینجر کو جانے کا اشارہ کیا۔

اوزل " گلوریس ایجنسی " کی تیسری مالہ پر موجود اپنے

آفس میں بیٹھا سوچ رہا تھا ۔ سیاہ اور سفید رنگ کا مزین آفس کو جدید اور شاندار پیش کر رہا تھا ۔ ایک بڑی کھڑی جس سے باہر کا نظارہ واضح طور پر نظر آرہا تھا۔ کھڑی کے ساتھ ہی سیٹنگ ایریا بنایا گیا تھا ۔ ایک آرام دہ کرسی جس پر اوزل بیٹھا ہوا تھا اور اسکے سامنے ہی جدید طرز کا بنا کانچ کا ٹیبل جو آفس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا ۔ آفس کی دیواروں پر اوزل کی تصویریں موجود تھی۔ اور کچھ میگزین بھی۔۔

"اسلام و علیکم !!! کیسے ہوں زل۔۔۔۔۔" آیسل دھڑام سے دروازہ کھولے اندر داخل ہوئی۔

"پہلے تو ٹھیک تھا لیکن تمھارے آنے کے بعد کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔"

"بندہ سلام کا جواب ہی دے دیتا ہے"۔ آیسل بگڑے منہ کے ساتھ کہتی اسکے سامنے براجمان ہوئی۔۔۔۔۔۔

"پھر ادھر کیا کر رہی ہوں جاؤ اپنے بندے کے پاس، اس سے سلامتی وصول کرو۔۔" اوزل تھوڑا آگے کو جھکتے سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔۔۔

"سلامتی تو میں اپنے بندے سے ہی وصول کرنے آئی تھی، لیکن دراصل بات یہ ہے کے وہ نا ثواب کمانے کو گناہ سمجھتے ہیں۔" آیسل بھی تھوڑا آگے کو جھکتی مسکرا کر بولی اور مقابل کو آگ لگا گئی۔۔۔۔

" سمجھتی کیا ہوں تم خود کو ۔۔۔۔۔۔" اوزل سنجیدگی سے بولا ۔ کیونکہ مقابل پر وہ چاہ کر بھی غصہ نہیں کر سکتا تھا ، اگر ایسا کرتا تو بھگتنا اسکو ہی پڑتا تھا۔

"دے ماڈل اوزل شاہ کی فیوچر وائف سمجھتی ہوں خود کو ۔" آیسل اسکو دیکھتے سنجیدگی سے بولی۔ جو وائٹ شرٹ اور بلیک پنٹ میں ملبوس، سنہرے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے، اسکے دل کی دھڑکن سست کر رہے تھے۔

"اتنی بکواس کر کیسے لیتی ہوں تم ؟" اوزل اب زیچ ہو کر بولا ۔

"اپنی زبان سے " آیسل اپنی زبان اسکے سامنے کرتے ہوئے ایسے بولی جیسے اسکی کم عقلی پر ماتم کر رہی ہو۔

اسکی حرکت پر اوزل دل میں مسکرایا لیکن ظاہر نہیں

ہونے دیا، نہیں تو اس نے پٹری سے اتر جانا تھا۔

سامنے بیٹھی یہ لڑکی بہت عجیب تھی ۔ ترکی کی مشہور ڈیزائنر" آیسل ادیان " جو اپنے کام اور ایٹیٹیوڈ کی وجہ سے مشہور تھی۔ لیکن وہ اوزل کے سامنے بچوں والی حرکتیں کرتی اور تو اور ڈریسنگ بھی کسی بچی کی طرح کرتی تھی ۔

ابھی وہ کھلی بلیو پنٹ اوپر وائٹ لمبی اور کھلی شرٹ جو اسکے گھٹنوں تک آرہی تھی۔ کالے لمبے بال چوٹیاں میں مقید، جس سے کچھ آوارہ لٹیں اسکے چہرے پر جھول رہی تھی ۔ اور سر پر ڈھیروں پینز۔۔

"تمھارا کچھ نہیں ہوسکتا ! ! ! !"اوزل موبائل یوز کرتے، مصروف انداز میں بولا۔

"نہیں زل میرا بہت کچھ ہوسکتا ہے۔ میری تمھارے سے شادی بھی ہوسکتی ہے۔ پھر میرے بچے بھی ہوسکتے ہیں۔ اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آیسل اک دم کھڑی ہوکر اتنی تیزی سے بولی کہ اسکا سانس سینے میں اٹکنے لگا۔ اور اپنی بات مکمل نہ کرسکی۔

آیسل !!!!! اوزل تیزی سے اسکے پاس آیا جو اب اپنے سینے پر ہاتھ رکھے سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ز۔۔۔ز۔۔۔ل۔۔۔۔ می۔۔۔را۔۔۔ ب۔۔یگ۔۔ گ۔۔۔ گ۔ "

آیسل کو بولنے میں دشواری ہورہی تھی۔ اوزل اسکی بات سمجھتا جلدی سے اسکے بیگ سے انھیلر نکالتے، اسکے منہ کے ساتھ لگایا۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں آیسل کی سانس بحال ہوگئی ۔۔

NOVEL HUT

"آیسل میڈم !!! اپنے خیالات اپنے پاس ہی رکھے۔ بچوں کی تو دور کی بات ہے، آپ اپنا سانس افوڈ نہیں کر سکتی میرا کیا خاک کرے گی۔۔"

اوزل سنجیدگی سے کہتا باہر چل دیا۔ پیچھے

آیسل اسکی بات کا مطلب سمجھتے غصے اور شرم سے لال ہوتے اپنے دانت پیس رہی تھی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

ایزل کلاس میں بیٹھی ٹیسٹ کا رٹا لگانے میں مصروف تھی۔ اور ابابیل جو حدید کی سزا سے بچنے کے لیے آج ایزل کے ساتھ کالج آئی ہوئی تھی ڈیسک پر ہیڈ ڈاؤن کیے ناول پڑھنے میں مصروف تھی۔ اتنے میں ہی پروفیسر اندر آئے اور لیکچر دینے لگے۔

NOVEL HUT

"یار ابابیل دیکھو سر کتنے کیوٹ لگ رہے ہیں۔" ایزل

دونوں ہاتھ پر منہ رکھے پروفیسر کو دیکھتے بولی۔

"کیوٹ کی بچی اوپر نہیں نیچے دیکھو، تمھارا فیوچر نیچے ہیں۔"

"استغفر اللہ !!!" ابابیل کی بات پر ایزل نے پروفیسر کو اوپر سے نیچے تک دیکھا اور استغفار کرتے اپنی نظروں کا زاویہ بدلا۔

"کتنی بے شرم ہو ڈنگر عورت، استاد ہے وہ ہمارے اور تم انکے بارے میں کیسی باتیں کر رہی ہوں۔" ایزل مدھم آواز میں چلائی۔۔۔

"میں نے کیا کر دیا اب ؟؟" ابابیل حیرانی سے بولی۔

NOVEL HUT

وہی جو ابھی تم کہہ رہی تھی کہ پروفیسر کو نیچے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ توبہ توبہ مجھے بولتے ہوئے بھی شرم آرہی ہے۔

"یو دھرتی پے بوجھ ! گھر جا کر پہلے اپنا دماغ تیزاب سے صاف کرو ،بہت گندا ہو رکھا ہے ۔ میں پروفیسر کی نہیں بلکے نیچے یہ کتاب کی بات کر رہی تھی۔ تمھارا فیوچر

اس کتاب میں ہے ناکہ پروفیسر کی کیوٹنس میں۔" ابابیل اسکے سر پر ایک تھپڑ لگاتے غصے سے بولی۔۔۔۔

"اچھا سوری ! مجھے لگا تم پروفیسر کی بات کر رہی ہوں ۔" ایزل احسان کرتے لہجے میں گویا ہوئی۔

"سوری مائے فٹ ! " تم نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

You both stand up and go out from my class and discuss your problem freely.....

NOVEL HUT

پروفیسر کی گرجدار آواز ہال میں گونجی ۔ ابابیل اور ایزل ایک دوسرے کو گھورتے باہر کی جانب بڑھی۔

"بلے بلے بلے بلے ! ! ! مزہ آگیا ڈنگر عورت آج ٹیسٹ سے جان چھوٹ گئی ۔ تمھارا شکریہ کلاس سے kick out کروانے کے لیے۔"

"ناچنا بند کرو یہ کالج ہے، تمھارا سسرال نہیں۔" ابابیل اسکا بازو پکڑتے بولی۔

"میں ناچ تھوڑی نہ رہی ہوں میں تو خوش ہو رہی ہوں۔"

ایزل اپنی گردن کو آگے پیچھے ہلاتے بولی۔

"آوو میں تو بھول ہی گئی کہ تمھارا خوش ہونے کا سٹائل تھوڑا خسروں والا ہے۔" ابابیل نے کہتے ہی دھوڑ لگائی اور ایزل اپنی بکس لیے اسکے پیچھے بھاگی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

تہجد کا وقت تھا۔ احد میر تہجد پڑھنے کے لیے اٹھا۔ رات کی خاموشی میں جب سب سو رہے تھے، وہ اپنی نرم بستری سے اٹھ کر آہستہ سے کمرے کی روشنی کو دھیرے سے کھولا۔ اُس کا دل اللہ کی رضا کی طلب میں بھر آیا تھا، اور وہ جانتا تھا کہ یہ رات کا وقت سب سے بہتر ہے، جب رب العزت اپنی رحمتوں کے دروازے کھولتا ہے۔

اس نے وضو کیا، اور پھر نفل عبادت کے لیے اپنا دل صاف کر لیا۔ آسمان پر چھائی چاندنی اور رات کی ٹھنڈی ہوائیں اُس کے دل کو سکون دے رہی تھیں۔ وہ جانتا تھا کہ یہ لمحے بہت قیمتی ہیں، اور ان میں سچی توبہ اور دعا کی قبولیت کا امکان ہوتا ہے۔

تہجد کے نماز کے دوران، اُس نے اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی، دل کی ہر چھپی ہوئی خواہش کو رب کے سامنے رکھا، اور دعاؤں میں اپنی جینے کی وجہ مانگی۔

"یا اللہ ! ! آپ میری ہر بات مانتے ہیں، آپ ہی میری زندگی پر میرے سے زیادہ حق دکھتے ہیں، لیکن آج میری بس ہو چکی ہے ،مجھے وہ ایک دفعہ مل جائے ۔ پلیز۔" آنسو تیزی سے اسکی آنکھوں سے بہے جا رہے تھے۔

" آپکو پتا ہے ؟ لوگ محبت سے عشق کی شروعات کرتے ہیں، لیکن میں نے عشق سے جنوں کی شروعات کی ہے۔"

"کیا ایسا ممکن ہے کے عشق ہو اور ہجر نہ ہو۔" احد میر کی آواز بھاری ہونے لگی۔

"یا اللہ اس نے مجھے آپ سے ملایا، اب آپ بھی اپنی رحمت سے اسکو میری حیات بنا دیں۔"

NOVEL HUT

احد میر سجدے میں جاتے ہی بے آواز رونے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں فجر کی آذان ہونے لگی احد اٹھا اور مسجد کی رہ لی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

اوزل اور حدید کمرے میں بیٹھے بزنس کے متعلق باتیں کر رہے تھے ۔ اتنے میں ہی ایزل اور ابابیل آندھی طوفان کی طرح اندر داخل ہوئی۔ اوزل تو ان دونوں چمکانڈیوں کو دیکھ کر خوش ہوا کہ اب اسکی جان چھوٹ جائے گی لیکن حدید کے ماتھے پر بل ابھرے۔۔۔۔۔۔۔

NOVEL HUT

حدید انکوں اگنور کرتا اپنے لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوا اور ساتھ ساتھ کافی کے گھونٹ بھرنے لگا۔

"اوزل بھائی ہمیں Netflix کا پاس ورڈ شئیر کریں۔" ایزل حدید کے ساتھ پڑے صوفے پر بیٹھتی تحکمانہ انداز میں بولی۔

"کیوں کیا کرنا ہے ؟" اوزل ڈرائے فروٹ بھر کر منہ میں ڈالتا بولا ، ارادہ انکوں تنگ کرنے کا تھا۔

"پاس ورڈ تب ملے گا جب پہلے بتاؤ، دیکھنا کیا ہے؟ اگر میری پسند کا شو دیکھو گی تو ہی سوچا جا سکتا ہے !"

" ہم نے My fault مووی دیکھنی ہے۔" جواب ابابیل کی طرف سے تھا۔

حدید کی کافی کسی فوارے کی طرح منہ سے نکلی اور اوزل کے گلے میں ڈرائی فروٹ پھس گئے جس کی وجہ سے وہ بری طرح کھانسنے لگا۔

"کیا ہوا آپ دونوں کو ؟ میں نے کوئی غیر مخلوقی بات

کی ہے ۔" ابابیل حیرانی سے بولی۔

"ابابیل چھوڑوں بھائی کو ، ہم حدید بھائی سے لے لیتے ہیں۔" ایزل اعتماد سے بولی۔

NOVEL HUT

"یہ تم دونوں کو کس نے اس مووی کا نام بتایا ہے؟۔"

اوزل اپنی حیرانی پر قابو پاتا نارمل انداز میں بولا البتہ حدید کا چہرہ شرم اور غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا۔

"بتانا کس نے ہے، آج کل اتنی زیادہ ویڈیو آرہی ہے،جب وہ لڑکا ایک لڑکی کو آگے جانے کا کہتا ہے لیکن لڑکی اسکو پہلے جانے کا اشارہ کرتی ہے لیکن جب وہ لڑکا جانے لگتا ہے وہ لڑکی چلی جاتی ہے"

" اور ایک سین جب وہ آمنے سامنے گاڑی کی ڈرافٹنگ مارتے ہیں۔ ہائے کتنے مزے کی انکی کیمسٹری لگتی ہے۔"

ایزل مزے سے بتاتی حدید اور اوزل کا چہرہ سرخ کر گئی۔

"تم دونوں اپنا اپنا موبائل لے کر آؤ، میں دونوں کو لگا دیتا ہوں ۔" حدید ٹیشو سے اپنے کپڑے صاف کرتا

سنجیدگی سے بولا۔

"لیکن بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ " اوزل حدید کو حیرانی سے دیکھتے بولا لیکن حدید کی نظروں میں وارننگ دیکھتا چپ ہوگیا۔

NOVEL HUT

"ہم ابھی لے کر آئی۔" دونوں خوشی سے جھولتی باہر نکلی۔

"بھائی کیا سچ میں آپ ان کو پاسورڈ دینے لگے ہیں؟" اوزل نے تشویش ناک لہجے میں پوچھا۔

"نہیں ! ! ! "

"یہ لے بھائی فون جلدی سے لگا دے، نیک کام میں دیری نہیں کرنی چاہیے۔" ایزل جوش سے اپنا اور ابابیل کا فون حدید کو پکڑتے بولی۔

NOVEL HUT

"بہت ہی کوئی نیک کام My fault مووی دیکھنا۔" اوزل منہ میں بڑبڑایا۔

"اب تم دونوں جاسکتی ہوں ۔" حدید نے موبائل اپنے پاکٹ میں رکھتے کہا۔

"یو جھوٹے انسان ! میرا فون واپس کریں، اگر نہیں پاس ورڈ لگا کر دینا تو واپس دے دیں، میں کوئی اور سے بندوبست کروا لوگی۔" ابابیل غصے میں بولی۔

"اس لیے ہی تو نہیں دے رہا، تم جیسی شاطر لومڑی، مووی دیکھنے کا بندوبست کروا لوگی۔

" بھائی پاس ورڈ مانگا تھا، آپکی جائیداد نہیں مانگی جو یوں اوورریکٹ کر رہے ہیں۔" ایزل حدید کی حرکتیں دیکھتی، حیرا کن ہوتی بولی۔

" بس تم دونوں مووی نہیں دیکھو گی ، اپنی پڑھائی پر فوکس کرو۔ ابھی تمھاری مووی دیکھنے کی عمر نہیں ہے۔"

" عجیب پاگل لوگ ہیں، اگر نہیں دینا تو صاف صاف انکار کر دے ،یہ فون لینے کی کیا تک بنتی ہے۔"

ایزل منہ میں بڑبڑائی۔

"آپ کیا کر لے گے میرا میں مووی دیکھو گی ایک بار نہیں ہزار بار دیکھو گی۔ "

ابابیل غصے سے کہتے کمرے سے باہر نکل گئی۔

NOVEL HUT

" میرا اور ابابیل کا موبائل آپکو مبارک ہو، اگر اچار ڈل گیا تو جلدی واپس کر دینا۔" ایزل طنز کے تیر مارتی ابابیل کے پیچھے چل دی۔

پیچھے اوزل اور حدید نے سرد سانس ہوا میں خارج کی۔ انکے پاس انکوں اس مووی دیکھنے سے
روکنے کا اور کوئی حل نظر نہ آیا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

NOVEL HUT

صبح کے 8 بج رہے تھے۔ ابابیل اور ایزل کی رات آنکھوں میں ہی گزری۔ پوری رات دونوں کو ایک پل بھی نیند نصیب نہ ہوئی۔ دونوں کے چہرے لال

ٹماٹر بنے ہوئے تھے یا یوں کہا جائے کے بس ابھی منہ پھٹے گا اور خون کسی لاوے کیک کی طرح باہر کو آئے گا۔

"اٹھو ایزل کالج نہیں جانا کیا آج ؟" نازش بیگم ایزل کے کمرے میں آتے بولی۔ تو دیکھا ابابیل بھی ایزل کے کمرے میں موجود ہے ۔دونوں جاگی ہوئی تھی لیکن خاموشی سے لیٹی ہوئی تھی۔

" ابابیل آپ بھی آجاو، ایزل کے ساتھ ہی ناشتہ کر لو بیٹا اگر اٹھی ہوئی ہوں ۔" نازش بیگم کہتے واپس چلی گئی۔

ابابیل اور ایزل کی خاموشی ہنوز قائم تھی۔ دونوں اٹھی اور فریش ہو کر نیچے ڈائننگ ہال میں آئی ۔ وہاں سب موجود تھے۔ وہ سلام کرتی اپنی جگہ پر جا بیٹھی۔

"تم دونوں کے چہرے کو کیا ہوا ؟ طبیعت ٹھیک ہے۔" امبر بیگم نے پریشانی سے پوچھا۔ وہاں موجود سب بھی پریشانی سے انکی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا رات کو تم دونوں نے ایک دوسرے کو چنڈیں ماری ہیں، جو یوں منہ لال کیا ہوا ہے؟" اوزل اپنی بتیسی کی نمائش کرتا بولا۔ اور ساتھ ہی پانی کی بوتل کو منہ سے لگایا۔

" اوزل گلاس صرف شوپیس کے لیے نہیں بنائے ، کتنا دفعہ کہا ہے گلاس میں پانی پیا کرو ۔" نازش بیگم وارن کرتے بولی۔

"کم آون ماما ! جو اس طرح پینے میں مزہ ہے وہ گلاس میں کہا۔"

ابابیل اور ایزل کی اب بس ہو چکی تھی ، دونوں کے نوالے

گلے میں اٹکے اور بری طرح کھانسنے لگی۔ اور چہرہ پھر سے لال ہو گیا۔

" آرام سے ، کتنی دفعہ بولا بسم اللہ پڑھ کر کھایا کرو۔"

ایزل اور ابابیل نے ایک دوسرے کی طرف بے بسی سے دیکھا، ابھی تک رات کو مائے فالٹ دیکھنے کا صدمہ نہیں اترا تھا اوپر سے اوزل کی بکواس نے یاد تازہ کروا دی۔

رات کو ابابیل اور ایزل نے داجی کا موبائل چرا کر اس پر پہلے Netflix کا بدل ڈھونڈا اور پھر Netmirror ڈاؤنلوڈ کر کے اسکے اوپر مووی دیکھی۔ مائے فالٹ مووی دیکھنا ان کا زندگی کا سب سے بڑا فالٹ تھا۔ اور وہ شرم کے مارے لال گلابی ہوئے پھر رہی تھی۔ یہ دونوں ناول بھی پڑھتی تھی لیکن وہ صرف imagination کی حد تک تھا لیکن رات کو انھوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ دونوں نے ڈھیٹوں کی طرح آگے کر کے پوری مووی دیکھی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

اندھیرا چھا رہا تھا، ہوا میں ایک عجیب سا خوف تھا۔ دھندلی روشنی میں ایک سایہ آہستہ آہستہ سامنے آ رہا تھا۔ ہر قدم کے ساتھ زمین کانپتی محسوس ہو رہی تھی۔

اچانک ایک گرجتا ہوا قہقہہ گونجا۔

NOVEL HUT

"میں وہ ہوں جو خود سے بھی نہیں ڈرتا۔ تمہارے لیے صرف موت کا پیغام لایا ہوں!"

اس کی آنکھیں لال شعلوں کی طرح چمک رہی تھیں، اور ہاتھ میں ایک چمکتی ہوئی تلوار تھی جو ہر چیز کو چیر دینے کا ارادہ رکھتی تھی۔ اس کے ساتھ چلتی ہوا بھی رک سی گئی تھی، اور مقابل کا چہرہ خوف کے مارے سفید ہو چکا تھا۔

سامنے کھڑے وجود پر کپکپی طاری ہوئی، جس کی وجہ سے وہ زمین بوس ہوگیا۔

"ایول مجھے معاف کر دو۔ میں نے کچھ نہیں کیا، مجھے کہا گیا تھا یہ سب کرنے کو ۔۔۔۔ دیکھو میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں انکوں کون سمبھالے گا۔"

NOVEL HUT

"دنیا سمجھتی ہے کہ وہ مجھے قابو کر سکتی ہے، مگر وہ نہیں جانتی... میں طوفان ہوں، میں وہ سایہ ہوں جو روشنی کو نگل جائے گا۔ مجھ سے ڈرو، کیونکہ میں ہی وہ ناقابلِ روک انجام ہوں، اور تم، بے بس، صرف میرے عروج

کی ایک اور سیڑھی ہو۔"

ایول اسکی فریاد کو نظر انداز کرتے، سرد لہجے میں بولا۔

"مجھے مارنے سے تمھیں کوئی فائدہ نہیں ملے گا، جو ہونا ہے وہ تو ہو کر رہے گا، Black legion کو آج تک کوئی ہارا نہیں سکا۔ کرنے دو وہ جو کرتے ہیں، اگر تمہیں بھی مال چاہیے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

تلوار تیزی سے آتی اسکے گلے کے آر پار ہوگئی ، وہ زمین پر پڑا پھڑ پھڑانے لگا، ایول پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالتا اسکے مقابل آکھڑا ہوا۔

" اب تمھیں سکون ملے گا ، کیوں کہ یہ تمھاری موت میں تھا۔ کتنے ناداں ہو تم اتنا نہیں پتا کہ تمھارے مالک میرے دیوانے بنے پھرتے ہیں۔۔۔۔۔ خیر چھوڑو ویسے میں یہ تمھیں کیوں بتا رہا ہوں، لگتا ہے کسی کی سنگت کا اثر پڑگیا ہے۔"

ایول سائیڈ سمائل کرتا وہاں سے اپنے قدم واپس لینے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ وہاں سے غائب ہوگیا۔۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

آج حدید گھر پر موجود نہیں تھا اس لیے وہ تینوں اس

وقت آمنے سامنے بیٹھے اپنے شیطانی دماغ میں طوفانی آئیڈیا سوچ رہے تھے۔

"میرا خیال ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اپنے خیالات اپنے پاس ہی رکھو تو ہمارے لیے اچھا ہوگا۔" اوزل نے ایزل کی بات کاٹتے کہا۔

NOVEL HUT

"یو ڈھکن !!!" ایزل نے اپنے پاس پڑا چپس کا پیکٹ اوزل کے منہ پر دے مارا۔

"جی یو چمچی !!!! اوزل نے ڈھیٹوں کی طرح دانتوں کی نمائش کرتے کہا۔

ایزل غصے سے اٹھی اور اوزل کو مارنے کے لیے آگے بڑھی۔

"آہہہہہہہہ ! Your mother head" ۔ ابابیل نے اپنا پاؤں ایزل کے سامنے کیا جس سے وہ دھڑام زمین پر گری ۔

" آئی بڑی انگریز کی اولاد" ۔ ابابیل بڑبڑائی۔

"یو ڈنگر عورت مجھے کیوں گرایا۔" ایزل زمین سے اٹھتی غصے سے بولی۔ زمین پر موٹا کارپٹ بچھا ہوا تھا

جس کی وجہ سے اسے کوئی چوٹ نہ آئی۔

"میں نے کب گرایا؟ ویسے بھی گری ہوئی چیز کو گرانے کی کیا ضرورت۔" ابابیل شان بے نیازی سے کہتے اس وقت ایزل کو پوری ڈنگر عورت لگی۔

NOVEL HUT

"ابھی میرا موڈ اچھا ہے اس لیے تمہیں معاف کر رہی ہوں، نہیں تو آج یہاں ولڈ وار 3 لڑی جاتی۔" ایزل اپنی شہادت والی انگلی سے اسکو دھمکاتے اپنی جگہ جا بیٹھی۔

"میرے پاس ایک بہت مست آئیڈیا ہے۔" ابابیل نے بات کا آغاز کیا۔

"ڈرامے بعد میں، پہلے بکواس ارشاد فرمائیے۔" اوزل نے نظر ادھر ادھر گھماتے لاتعلق بنتے کہا۔

(ابے ڈھکن تھوڑی دیر میں اگر مزا نہ چھکایا تو میرا نام بھی ابابیل نہیں۔) ابابیل دل میں مخاطب ہوئی لیکن بظاہر مسکرائی۔

"میں نے بہت دماغ لگا کر سوچا کہ۔۔۔۔۔۔۔

"نہیں تو تمھارے کہنے کا کیا مطلب ہے کہ ہم کچھ اور لگا کر سوچتے ہیں ؟" ایزل تیکھی نظروں سے دیکھتے بولی۔

"ہاں ! ویسے ایزل تم نے ٹھیک کہا میں تو واشروم میں زور لگا کر سوچتا ہوں ۔" اوزل نے ایزل کی بات سے اتفاق کرتے کہا۔

" اگر دونوں کی بونگیاں ختم ہوگئیں ہو تو بات کا آغاز کرو ۔" ابابیل غصے کو پیتے بولی۔

"یو ڈھکن اور دھرتی پے بوجھ میں نے سوچا ہے کہ ہم مل کر ہمیشہ الٹا کام کرتے ہیں لیکن اس دفعہ کچھ اچھا کرے گے کہ لوگوں (حدید) کوپتا چلے کہ ہمارے پاس دماغ ہے ۔ اسی دماغ کا استعمال کرتے ، میں نے ایک گیم ایجاد کی ہے جس کا نام

" جھاڑو پوچھا " ہے ۔

" اس کو کھیلنے کا طریقہ یہ ہے کہ میری اور ایزل کی ٹیم ہوگی اور اوزل بھائی اکیلے ہوگے۔ ہم دونوں 10 پرچیاں بنا کر اس پورے لاؤنج میں کہی بھی چھپا سکتے ہیں، پھر اوزل بھائی کو اکیلے وہ ساری ڈھونڈنی ہیں ، ہم

تھوڑا تھوڑا گائیڈ کرے گے کہ آپ اسکے قریب ہیں کہ نہیں ۔ پھر آپ چھپائے گے اور ہم دونوں ڈھونڈے گے ۔ جس نے کم وقت میں زیادہ پرچیاں ڈھونڈی وہ Winner ہوگا اور ہارنے والے کو جیتنے والی کی بات ماننے پڑے گی۔

"بولو ڈن !!!"

"ڈن ۔"

"ڈن ۔"

" بھائی کہا گم ہیں؟؟" ابابیل نے اوزل کو کندھے سے جھنجھوڑا ۔

" وہیں گم ہوں جہاں تمہارا دماغ چھٹیاں منا رہا ہے ! کیا میں تمہیں پاگل دیکھتا ہوں یا میرے منہ پر پاگل لکھا ہوا ہے، جو تمھاری بات مانو ۔" اوزل انکی چلاکی سمجھتا برہمی سے بولا۔

" کھیلنا ہے تو کھیلو ورنہ پلیس گیٹ آؤٹ " ایزل نے متعجب ہو کر کہا۔

" گیٹ آؤٹ تو میں تم دونوں کو کرواؤ گا۔ جسٹ ویٹ

اینڈ واچ ۔ شروع کرو گیم ۔"

تقریباً ایک گھنٹے بعد تینوں صوفے پر بے حال پڑے ہوئے تھے۔ لاؤنج کی حالت کسی مچھلی بازار سے بھی بر تر لگ رہی تھی۔ صوفے اپنے جگہ سے اوٹھ کر امریکہ پہنچے ہوئے تھے۔ کوشنز زمین کو سلامی دے رہے تھے۔ اور برتن اپنی اتنی بے عزتی پر افسوس منا رہے تھے۔

" اتنا پسینہ تو مجھے کبھی واشروم کرتے نہیں آیا، جتنا مجھے آج تمھاری فضول گیم کھیلتے ہوئے آیا۔"

NOVEL HUT

اوزل اپنا سر صوفے کی پشت پر پھینکتے ہوئے بولا۔

"تو کس نے کہا تھا کہ ہم سے مقابلہ کریں؟ یہ تو شروع سے طے تھا کہ آپ ہار جائے گے !"

ایزل ہنستے ہوئے دوپٹہ گھماتے بولی، تو اوزل نے کشن اٹھا کر اس کی طرف پھینک دیا۔

ایزل نے پھرتی سے تکیہ پکڑ لیا اور مذاق اڑانے والے انداز میں بولی، "ہنر تو دیکھو، ہار بھی گئے اور غصہ بھی مجھ پر نکال رہے ہیں۔"

اوزل نے خشمگین نظروں سے اسے گھورا، پھر گہری

NOVEL HUT

سانس لیتے ہوئے بولا، "یہ گیم نہیں، تم نے مجھے پھنسایا ہے! تمھارے ڈائریکشن خراب تھے اور اس میں کوئی قاعدہ قانون بھی نہیں تھا!"

"قواعد قانون تو صرف آپ کے دل کی تسلی کے لیے ہیں، بھائی ! اصل مقابلہ مہارت کا ہوتا ہے۔" ابابیل نے قہقہہ لگا کر کہا۔

اوزل نے ایک لمحے کو اسے گھورا، پھر صوفے سے اٹھتے ہوئے بولا، "مہارت؟ ابھی تمہیں بتاتا ہوں کہ اصل مہارت کیا ہوتی ہے !"

یہ کہتے ہوئے اوزل نے ان دونوں کی طرف دوڑ لگائی، اور وہ دونوں ہنستے ہوئے اپنے بچاؤ کے لیے پورے کمرے میں چکر کاٹنے لگی۔

"تو کس نے کہا تھا کہ ہم سے پنگا لو؟"

ایزل نے ہنستے ہوئے کہا۔

NOVEL HUT

"ہاں بھائی، ہم نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ یہ گیم تمہارے بس کی بات نہیں !"
ابابیل نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

اوزل نے تھکے ہوئے انداز میں کہا، "تم دونوں دھوکے باز ہو ! گائیڈ کرنا تھا، لیکن الٹا گھما رہے تھے کہ دائیں جاؤ، بائیں جاؤ، اور پرچیاں منہ میں کون چھپاتا ہے۔ !"

NOVEL HUT

"ارے ! یہ تو گیم کا حصہ تھا، بھائی ! دماغ کے ساتھ ساتھ چالاکی بھی آزماتے ہیں ہم !" ابابیل کسی عقلمند بڑھی کی طرح بولی۔

اوزل نے سر اٹھا کر انہیں گھورا، "چلو ٹھیک ہے، تم جیت گئے ہم ہارے، اب بکواس کرو کیا شرط ہے ؟۔"

"ڈھکن بھائی صبر کر جائے، صبح پانچ بجے سب پتا چل جائے گا، بس آپ وقت پر صبح یہاں موجود ہونا۔ اوکے بائے !!!"۔

دونوں وہاں سے بھاگ نکلی، پیچھے اوزل اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

NOVEL HUT

"پتہ نہیں کیا کیا کروائی گی مجھ معصوم بچارے سے۔"

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

حدید دو دن سے گھر نہیں آیا تھا۔ آج ہی سارے کام ختم کر کے وہ صبح کے پانچ بجے گھر میں داخل ہوا تو دیکھا، کہ ایزل اوزل کے بال کھینچنے میں مصروف تھی اور

ابابیل میڈم اپنی ٹانگوں سے اس پر وار کرنے میں مصروف تھی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟" حدید نے ان کو سرد نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

حدید کی اچانک انٹری پر ایزل نے فوراً ہاتھ روک لیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی، کہ کوئی تو بچانے آئے۔

"بس، بھائی، ایک دوسرے کے ساتھ محبت بانٹ رہے ہیں !" ایزل نے معصومیت کا رکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔

اوزل نے شکر کا سانس لیا کہ اب اسکی جان ان دو انسان نما چڑیلوں سے بچ جائے گی۔

"اور میں تو بس انہیں سپورٹ کر رہی تھی کہ صحیح طریقے سے بانٹیں !" ابابیل میڈم نے سنجیدگی سے ٹانگ نیچے کرتے ہوئے کہا۔

NOVELHUT

"واہ بھئی ! تم تینوں کی محبت دیکھ کر میرا دل چاہ رہا ہے کہ پولیس کو بلا کر اس محبت کو قید کروا دوں !" حدید نے اپنے قدم انکی جانب بڑھائے، لہجے کا سرد پن ابھی تک برقرار تھا۔

"واہ ڈائینو!! مجھے لگا کہ آپ کو صرف منہ سے آگ ہی

آگلنے آتی ہے، لیکن آپ کو تو طنز مارنے میں بھی مہارت حاصل ہے۔" ابابیل جوش سے بولی۔

حدید نے ابابیل کو ایک نظر دیکھا، جو سفید پیروں کو چھوتی فراک میں ملبوس تھی اور سفید حجاب میں سلیقے سے لپٹی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ بے عیب تھا، جہاں کسی بھی قسم کا میک اپ نہیں تھا، بس قدرتی خوبصورتی کی جھلک تھی۔
ایزل بھی بالکل اسی طرح کی ڈریسنگ میں نظر آرہی تھی۔
لیکن حدید نے فوراً اپنی نظریں ہٹا لیں، جیسے کسی گہرے جذباتی طوفان کو روکنے کی کوشش کر رہا ہو۔ دل میں عجیب سی کیفیت تھی، مگر زبان پر خاموشی

کا پردہ ڈالا تھا، تاکہ وہ لمحہ جلدی گزر جائے۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس لمحے کی حقیقت کو پہچان لیتا تو شاید سب کچھ بدل جاتا۔

"کھڑوس دیکھ کر ایسے نظریں ہٹا لیتے ہیں جیسے کہ میں کوئی بیماری ہو، کہ زیادہ دیکھنے سے ان کے ساتھ ہی نہ چپک جاؤ۔" ابابیل دل میں جل کر بولی۔

"اتنی صبح صبح کہا جانے کی تیاری ہے؟" حدید نے اوزل کے سامنے کھڑے ہو کر سوال کیا، جیسے وہ کسی بڑی

گمشدگی کی تحقیقات کر رہا ہو۔

"وہ بھائی، کل میں شرط ہار گیا تھا، اس لیے آج اس کی بھرپائی کرتے ہوئے میں ان دونوں کو لاہور میچ دیکھنے لے کر جا رہا ہوں،" اوزل نے بالکل بے جھجک اور بے تکلفی سے اپنا مدعا بیان کیا، اور دانت نکال کر ایسے مسکرایا جیسے تھوت پیسٹ کا اشتہار چل رہا ہو، جس میں وہ ہیرو بن چکا ہو۔

"تم تینوں وہ بھی اکیلے !! سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں تو تم تینوں کو جہنم میں بھی اکٹھے جانے نہ دوں کہ وہاں کہ شیطانوں کا کیا بنے گا اور تم لاہور کی بات کر رہے ہوں !!! آرام سے گھر بیٹھوں، اگر قدم باہر نکالے تو میرے سے برا کوئی نہیں ہوگا۔"

حدید نے سرسری نظر گھمائی تو دیکھا ایزل کی آنکھوں میں آنسو چمک رہے ، وہ پوری رونے کی تیاری پکڑے ہوئے تھی ، آہستہ آہستہ ہونٹ باہر کو آنے لگے ، آواز اونچی ہونے لگی ۔ اور یہ ایزل کا باجا بجنا شروع ہوگیا۔ اوزل اور ابابیل اسکے رونے کے انداز پر ہنسی سے لوٹ پھوٹ ہو رہے تھے۔ حدید بھوکلا گیا اور جلدی سے ایزل کو اپنے حصار میں لیا۔

"کیا ہوا میری گڑیا کو ؟؟ میں نے تمہیں تو نہیں ڈانٹا۔"

"کیوں نہیں جانے دے رہے؟ آپ جانتے ہیں کہ میں نے اس دن کا کتنی شدت سے انتظار کیا تھا۔ میں پی ایس ایل کا میچ اپنی آنکھوں سے لائیو دیکھنا چاہتی تھی، اور ہر کھلاڑی سے ملنا چاہتی تھی، لیکن آپ... آپ کیوں ہمیں روک رہے ہیں؟"

"وہ ترکی نہیں ہے ! اور نہ ہی وہ ہمارا شہر ہے جہاں کے راستے ہمیں معلوم ہوں۔ فرض کر لو اگر تم لوگ چلے بھی جاتے ہو تو کیا میں تم تینوں کو اکیلے جانے دوں گا؟ کبھی نہیں، کیونکہ تم تینوں ابھی بچے ہو۔"

" واہ کیا کہنے آپ کے، بچوں کا باپ بنے کی عمر آئی تو مجھے بچہ بنا دیا " اوزل کو نئی پریشانی لاحق ہو گئی۔

" بھائی کیا آپ ہمیں نہیں جانے دے گے ؟ " ایزل نے آنکھوں میں امید لیے حدید کی طرف دیکھا۔

حدید نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا اور نفی میں سر ہلایا۔ ایزل نے اسکا جواب سنتے اسکا حصار توڑا اور دو قدم پیچھے لیے، آنکھیں نیچے تھی اور آنسو پلکوں کی باڑ توڑتے ہوئے، زمین پر جا گرے۔

ابابیل کو ہارٹ اٹیک آنے لگا۔ کیونکہ ایزل سیم ٹو سیم اس مووی کی ایکٹنگ کر رہی تھی، جو کل رات ان دونوں نے دیکھی تھی۔ لیکن ایک فرق تھا جو واضح تھا، کہ یہ منظر مووی سے زیادہ جذباتی لگ رہا تھا۔

" حدید نے ایزل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، "اچھا اب رونا بند کرو، میں بھی تمھارے ساتھ جاؤں گا۔ دو منٹ دو، میں اپنی پیکنگ کر کے آتا ہوں۔"

ایزل نے اپنے نکلی آنسو صاف کرتے ہوئے سر ہلایا۔

"اور ہاں، ایزل !" حدید نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے مڑ کر کہا، "کبھی مجھ سے دور ہونے کی غلطی مت کرنا۔ تم میری چھوٹی بہن ہو، اور بہن بھائیوں کا رشتہ ایسا ہوتا ہے کہ دنیا کی کوئی چیز اسے توڑ نہیں سکتی۔"

NOVEL HUT

"آپ فکر نہ کریں، حدید بھائی۔ میں کہیں نہیں جاؤں گی جہاں آپ میرے ساتھ نہ ہو۔" ایزل کے لیے حدید کی اتنی فکر عام سی بات تھی ۔ لیکن ابابیل اپنا پورا منہ کھولے اس ایکٹنگ کی دوکان اور اس جلاد کے پیار کو دیکھ رہی تھی۔

حدید اپنی پیکنگ مکمل کر کے تیزی سے واپس آیا۔ "بھائی، کیا آپ کو واقعی ہمارے ساتھ آنا ضروری ہے؟ ہم تو بس میچ دیکھنے جا رہے تھے، ایسے اپکا ٹائم بھی ضائع ہوگا۔"

"ہاں ضروری ہے، کیوں کہ تم ایزل کا دھیان نہیں رکھ سکتے۔" حدید نے اوزل کو سنجیدگی سے جواب دیا۔

"آپ کے پیار اور اوور پروٹیکشن نے تو مجھے بگاڑ دیا ہے۔" ایزل واقعی خوشی سے بولی۔

"اگر تمہیں بگاڑنا میرا جرم ہے، تو یہ جرم میں بار بار کروں گا۔" حدید اپنا سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے انکو باہر آنے کا کہہ کر چلا گیا۔

"میں کچھ بول دو یا شرارت کر دو ایسے اچھل اچھل کے جاتے ہیں، جیسے کسی نے نیچے تیلی لگا دی ہو۔"

ابابیل کو حدید کا صرف ایزل کا نام لینا بہت چبھا تھا لیکن اس نے اگنور کر دیا ویسے بھی انکے درمیان صرف نام کا ہی رشتہ تھا۔

"مجھے جلنے کی بو آرہی ہے۔" ایزل اپنا کندھا اسکے کندھے کے ساتھ مارتی باہر نکل گئی۔

"بو تو آنی ہے، تمھارا بھائی جو آگ اوگل کر گیا ہے۔"

ابابیل بلند آواز میں کہتی اوزل کو ساتھ لیے باہر کی جانب بڑھ گئی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

گاڑی میں بلکل خاموشی تھی، آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد یہ لوگ ایر پورٹ پہنچے۔ بورڈنگ کروانے کے بعد یہ سارے جہاز میں بیٹھے۔

اوزل کو ان سے الگ سیٹ ملی تھی، باقی حدید ابابیل اور ایزل ایک ساتھ بیٹھے تھے۔ ونڈو سائیڈ پر ایزل اسکے بعد ابابیل اور اسکے ساتھ حدید بیٹھا تھا۔

ایزل نے ونڈو سے باہر جھانکتے ہوئے آسمان کی وسعتوں کو دیکھا، جو سورج کی روشنی میں چمک رہی تھیں۔ اس کے چہرے پر سکون کے آثار تھے، جیسے وہ

NOVELHUT

کسی گہری سوچ میں گم ہو۔ ابابیل نے ایک نظر ایزل پر ڈالی اور پھر حدید کی طرف دیکھا جو خاموشی سے اپنی نشست پر بیٹھا تھا۔

"کتنا عجیب لگتا ہے نا؟" ابابیل نے آہستہ سے کہا، حدید کی طرف دیکھتے ہوئے۔

"کیا؟" حدید نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"آپکی شکل اور ہم دونوں یہاں ایک ساتھ۔" ابابیل کے لہجے میں ایک عجیب سی نرمی تھی، جیسے وہ ماضی کے کسی منظر کو یاد کر رہی ہو۔

NOVEL HUT

"زندگی میں کچھ بھی عجیب نہیں ہوتا، سب کچھ کسی نہ کسی مقصد کے تحت ہوتا ہے۔" حدید نے سنجیدگی سے جواب دیا، پھر اپنی نظریں کتاب پر مرکوز کر لیں جو وہ تھامے ہوئے تھا، اسنے اپنی شکل کے بارے میں کوئی بحث نہیں کی۔

ایزل نے ان کی گفتگو سننے کے باوجود کوئی ردِ عمل نہیں دیا۔ شاید وہ خود بھی اپنے خیالات میں گم تھی، یا شاید اسے اس لمحے کی خاموشی پسند آرہی تھی۔ جہاز کے اندر کی ہلکی سرگوشیاں اور باہر کے بدلتے مناظر اسے کسی خواب جیسا محسوس ہو رہے تھے۔

NOVEL HUT

اوزل، جو ان سے کچھ سیٹوں کے فاصلے پر بیٹھا تھا، اپنے آس پاس کے ماحول کا جائزہ لے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ایک عجیب سی بےچینی تھی، جیسے وہ کچھ کہنا چاہ رہا ہو مگر موقع تلاش کر رہا ہو۔

اوزل کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں جب اس نے آیسل کو اپنی برابر والی نشست پر بیٹھتے دیکھا۔ وہ بالکل بھی توقع نہیں کر رہا تھا کہ آیسل اس کے اتنے قریب آجائے گی۔ آیسل نے نرمی سے مسکراتے ہوئے اپنی جگہ سنبھالی اور اپنے بیگ کو اپنے پیروں کے قریب رکھا۔

"تم یہاں؟" اوزل نے تھوڑا جھجکتے ہوئے پوچھا، جیسے اس بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"کیوں؟ کیا میں یہاں نہیں بیٹھ سکتی؟" آیسل نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، جیسے وہ اس کی حیرت کا مزہ لے رہی ہو۔

"نہیں، میرا مطلب ہے... یہ اچانک کیسے؟" اوزل کے الفاظ گڑبڑا گئے، وہ اپنی حیرت کو چھپانے میں ناکام رہا۔

"مجھے لگا کہ یہ سفر کچھ خاص ہو سکتا ہے اگر ہم ساتھ ہوں۔" آیسل نے گہری نظروں سے اوزل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اوزل آیسل کی بات سن کر ایک لمحے کے لیے چونک گیا۔ وہ بے ساختہ ہنس پڑا لیکن فوراً خود کو سنبھال لیا تاکہ آیسل اپنی اپنی پٹڑی سے نہ اترے۔

"کیا کہا تم نے؟" اس نے حیرت اور صدمے کے ملے جلے انداز میں پوچھا۔

"وہی جو تم نے سنا،" آیسل نے اپنی بات دہرانے کے بجائے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنے بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کھڑکی کے باہر دیکھنے لگی۔ آج وہ بھی وائٹ کلر کی فراک میں ملبوس تھی، بال کھلے ہوئے تھے۔اور کچھ آوارہ لٹیں چہرے پر جھول رہی تھی۔

NOVEL HUT

"ولا حولا ولا قوت، واقعی !" اوزل نے آہستہ سے کہا اور پھر اسے غور سے دیکھنے لگا۔ "تم کبھی سنجیدہ نہیں ہو سکتی نا؟"

"زندگی میں سنجیدگی کے لیے بہت وقت پڑا ہے،" آیسل نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ "اور ویسے بھی، تمہیں تو اچھی طرح پتہ ہونا چاہیے کہ میں کس طرح کی ہوں۔"

اوزل نے تھوڑا سا سر ہلایا اور ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اپنی نظریں سامنے کر لیں، لیکن اس کے دل میں کچھ عجیب سا احساس جاگ رہا تھا۔ آیسل کی باتوں اور اس کے انداز میں ہمیشہ کچھ ایسا ہوتا تھا جو اسے سوچنے پر

مجبور کر دیتا تھا۔

جہاز اپنی منزل کی طرف بڑھ رہا تھا، اور ان دونوں کے درمیان یہ چھیڑ چھاڑ جیسے وقت کو تیزی سے گزار رہی تھی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

"اسلام علیکم !!! کیسے ہیں آپ؟ بہت جلدی نہیں یاد آگئی اپکو میری کہ آپکی کوئی اپنی بھی اس دنیا میں موجود ہے۔۔۔" ابابیل نے شکوے سے کہا، اس کے لہجے میں بے اختیار نم ہو چکی تھی۔

"وعلیکم اسلام !!! میں ٹھیک تو نہیں تھا لیکن آپ کی آواز سن کر لگتا ہے کہ اب کچھ دن آرام سے گزر جائیں گے۔" احد میر نے نرمی سے جواب دیا، جیسے وہ اس کے غم کو سمجھ رہا ہو۔

"میر جانی !! آپ کو پتا ہے آپ ہمیں اتنے یاد آتے ہیں جب بھی کوئی اپنی بہن سے پیار کرتا ہے۔" ابابیل کی آواز ہلکی سی کانپ رہی تھی، اور ایک آنسو کا گولہ اس کے گلے میں اٹکنے لگا۔

NOVEL HUT

"اور آپ کو پتا ہے، بابا جانی سے بھی میں بات نہیں

کر سکتی کیونکہ وہ اپنا پروجیکٹ ختم کرنے سے پہلے کسی سے رابطہ نہیں کر سکتے۔ ایک آپ ہی ہیں میرے اپنے، اور وہ بھی اتنی دیر بعد فون کیا ہے۔" ابابیل کی آواز میں خالی پن تھا، جیسے دل کی باتوں کو کسی نے نہیں سنا ہو۔

ابابیل جہاز کے اندر کھڑے ہونے والے حدید اور دوسرے لوگوں سے کچھ فاصلے پر اپنی باتیں کر رہی تھی۔ اس کا دل کہیں نہ کہیں خالی تھا، کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ کسی بھی لمحے کوئی اس کی دل کی بات سنے، مگر اس وقت وہ سب کچھ خود میں سمیٹ کر رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"پرنسس سوری آئندہ شکایت کا موقع نہیں ملے گا کیونکہ میں مصروف تھا اور آپکے لیے سپرائیز ہے بہت جلد ہماری ملاقات ہوگی۔

"میر جانی کی جان ، میں ہمیشہ آپکے ساتھ ہوں۔ آپکوں کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا، چاہے حالات جیسے بھی ہوں۔"

احد میر کے الفاظ ابابیل کے دل میں ایک گہرا سکون بھر گئے تھے۔ وہ ہمیشہ سے جانتی تھی کہ اس کے احد میر اسے بے شمار محبت کرتے ہیں، لیکن آج اس بات کا

احساس کچھ اور ہی تھا۔

"بابا، ایزل اور اوزل کے علاوہ کوئی تو تھا جو اس کی خامیوں سے بھی پیار کرتا تھا،" ابابیل نے دل ہی دل میں سوچا، اور ایک ہلکی سی مسکراہٹ اس کے

NOVEL HUT

چہرے پر آئی۔ اس کا دل نرم ہو گیا تھا، جیسے وہ اپنے اندر کی کمزوریوں کو بھی اپنی محبت میں شامل کر رہی ہو۔

ابابیل نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کیں اور اس کی آنکھوں میں ایک ہلکی سی نمی چمکی، مگر یہ نمی دکھ یا غم کی نہیں تھی، بلکہ یہ سکون اور محبت کی تھی جو وہ اب تک کسی سے نہیں پا سکی تھی۔

"میر جانی، آپ ہمیشہ میری قوت ہیں،" ابابیل نے دل ہی دل میں کہا، اور اس کے دل میں ایک گہرا اعتماد محسوس ہوا، جیسے وہ اب ہر چیلنج کا سامنا کر سکتی ہو، بس اس کی محبت اور حمایت اس کے ساتھ ہو۔

وہ جانتی تھی کہ احد میر اس کی زندگی کا وہ حصہ ہے جو اس کی سچائی کو سمجھتا ہے، اس کی کمزوریوں کو قبول کرتا ہے، اور ہر حال میں اس کے ساتھ رہتا ہے۔

"چلے اسی خوشی میں ایک نصیحت دے دیں۔"

ایزل نے نرمی سے کہا۔

NOVEL HUT

"جب سب ہو گئے دور، اور تنہائی کا سایہ چھا جائے،

اللہ کی ذات میں ایسا سکون ملے، جیسے دل کو کوئی پناہ مل جائے۔"

احد کی آواز میں ایسا سرور تھا کہ دونوں کی آنکھیں نم ہو گئی۔

"میر جانی، آپ اللہ تعالیٰ سے اتنا پیار کرتے ہیں؟ آپ کی زندگی میں اتنی سکون اور اطمینان کہاں سے آتا ہے؟"

احد میر نے ایک لمحے کے لیے سوچا، پھر نرمی سے جواب دیا، "بیٹا، اللہ کی محبت ایسی چیز ہے جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ جب آپ اُس کے قریب ہو، تو دنیا کی ہر تکلیف اور تنہائی آسان لگنے لگتی ہے۔ اُس کی رضا میں جو سکون ملتا ہے، وہ کسی اور چیز سے نہیں مل سکتا۔"

ابابیل نے اُسے غور سے سنا اور دل میں اُس کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کی۔ ابابیل نے کچھ دیر خاموش رہ کر احد میر کی باتوں پر

غور کیا، پھر نرم آواز میں کہا،

"میر جانی، جب میں اکیلی ہوتی ہوں تو کبھی کبھی دل میں یہ سوال آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کروں یا نہیں؟ کبھی ایسا لگتا ہے کہ وہ دور ہیں، اور میں اکیلی ہوں۔"

احد میر نے ابابیل کی بات سنی اور مسکرا کر کہا، "بیٹا، اللہ کبھی دور نہیں ہوتا۔ وہ تو ہمارے قریب ہے، ہم سے زیادہ قریب۔ بس جب تمہیں لگے کہ تم اکیلے ہو، تو یاد رکھو کہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔ اس کی محبت میں ایسا سکون ہوتا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا، چاہے حالات جیسے بھی ہوں۔"

ابابیل نے ایک گہری سانس لی، اور اس کی آنکھوں میں ایک نئی امید کی جھلک تھی۔ "کیا اس کا خیال رکھنے سے واقعی دل میں سکون آتا ہے؟" اس نے سوال کیا۔

"ہاں، اور اُس کا خیال رکھنے سے زندگی کا ہر لمحہ ایک نعمت بن جاتا ہے،" احد میر نے نرم لہجے میں کہا، "بس دل میں اُس کی رضا کا ارادہ رکھو، پھر دیکھو، ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔"

NOVEL HUT

ابابیل کی نظریں اب روشن تھیں، جیسے اُسے ایک نیا راستہ مل گیا ہو۔

ابابیل نے ایک لمحے کے لیے خاموشی اختیار کی اور پھر دل سے مسکرا کر کہا، "شکریہ آپ کی باتوں نے واقعی دل کو سکون دیا ہے۔ اللہ کی رضا میں سکون ہے، اور میں اب یہ جان چکی ہوں کہ میں اکیلی نہیں ہوں۔"

"یہی تو بات ہے، پرنسس، ہم سب کو اللہ کی محبت اور قریب ہونے کی ضرورت ہے۔ ہمیشہ اُس کی رضا کی کوشش کرو، سکون خود بخود آجائے گا۔"

ابابیل نے سرہلایا اور ایک آخری بار اُسے شکریہ کہا، "ان شاء اللہ، میرجانی۔ میں ہمیشہ کوشش کروں گی۔"

"اللہ آپکا حافظ، پرنسس، ہمیشہ خوش رہو۔" احد میر نے کہا اور کال کا اختتام کیا۔

ابابیل نے فون رکھ کر اپنی آنکھیں بند کیں اور گہرے سانس لئے۔ اس کے دل میں ایک نیا سکون تھا، ایک نئ امید تھی، جیسے وہ ایک نیا آغاز کر رہی ہو۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ اللہ کی محبت میں ہی اصل سکون اور

NOVEL HUT

اطمینان ہے۔

"اللہ کا شکر ہے،" ابابیل نے دل ہی دل میں کہا، "اب میں جانتی ہوں کہ میں کبھی اکیلی نہیں ہوں۔"

اس نے اپنی سیٹ کی پشت سے سر ٹکا دیا اور کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ دل میں اللہ کا شکر ادا کیا۔ وہ جانتی تھی کہ اس کا سفر صرف جغرافیائی نہیں

تھا، بلکہ ایک روحانی سفر بھی تھا، جس میں اللہ کی قربت اور محبت کی تلاش تھی۔

NOVEL HUT

"اللہ تعالیٰ آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہنا چاہیئے میں جتنی مرضی شرارتیں کر لو،" ابابیل نے نرم لہجے میں کہا اور اپنی آنکھوں میں نئے جذبے کے ساتھ زندگی کے ہر قدم کا سامنا کرنے کا عزم کیا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

" تمھارا کیا ارادہ ہے فلزہ؟؟؟ ۔ "تیز میوزک کی وجہ سے سنان نے شراب کا گھونٹ لیتے اونچی آواز میں پوچھا۔

"کس بارے میں؟ بچوں کی پلیننگ کے بارے میں یا لڑکیوں کے بارے میں جو کل ہی سمگل کر کے آئی ہیں۔؟ " فلزہ نے خباثت سے بھرپور قہقہہ لگاتے کہا اور ساتھ ہی مشروب کا گھونٹ لیا۔

بچوں کی پلاننگ تو تمھارا سر درد ہے، مجھے میرے سر درد کی دوا سے مطلب ہے
۔ قسم سے پورے تین دن سے کوئی رات سکون سے نہیں گزری۔"
سنان نے اپنے بھورے بالوں کو ایک ادا سے پیچھے کرتے کہا۔

" وہ مال بلیک لیجن کا ہے، اور اسکی مالکن ہونے کے ناطے میں تو بلکل نہیں دینے لگی، جاؤ اور خود انتظام کرو اپنا۔" فلزہ نے ہری جھنڈی دیکھاتے کہا۔

NOVEL HUT

سنان نے فلزہ کی بات پر ایک تلخ قہقہہ لگایا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"فلزہ، تم شاید بھول رہی ہو کہ میں بھی اس سلطنت کا برابر کا مالک ہوں۔ یہ بلیک لیجن صرف تمہاری نہیں ہے،

میرا بھی ہے!"

فلزہ نے آرام سے اپنے مشروب کا ایک گھونٹ لیا اور بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

"مالک ہونا ایک بات ہے، اور مالکن ہونا دوسری۔ میں وہ فیصلے کرتی ہوں جو صحیح لگتے ہیں۔"

"یہ تمہاری خودساختہ حکمرانی زیادہ دن نہیں چلنے والی۔ مجھے میرے حصے کا حق چاہیے، اور وہ بھی ابھی!" سنان نے اسکی طرف اشارہ کرتے کہا۔

"حق کی بات کرتے ہو؟ ٹھیک ہے، لیکن یاد رکھو، ذمہ داری بھی آدھی تمہاری ہے۔ جو کام میں نے سنبھالا ہے، اس کا بوجھ بانٹ سکتے ہو تو آؤ، ورنہ شکایتیں بند کرو۔"

فلزہ اپنی جگہ سے اٹھتے سنان کے سامنے آکھڑی ہوئی اور سنجیدگی سے کہا۔

NOVEL HUT

"یہ صرف ذمہ داری کا مسئلہ نہیں، فلزہ۔ یہ تمہارے اس رویے کا مسئلہ ہے، جہاں تم سب کچھ کنٹرول کرنا چاہتی ہو!"

سنان نے دانت پیستے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر کیا خیال ہے؟ اپنی مرضی چلانا چاہتے ہو؟ میدان حاضر ہے۔ لیکن یاد رکھو، یہ بلیک لیجن ہے۔ یہاں نہ جذبات چلتے ہیں، نہ رشتے۔ صرف اصول اور طاقت۔"

فلزہ مسکرائی، لیکن اس کی مسکراہٹ میں چیلنج واضح تھا۔

NOVEL HUT

سنان نے گہری سانس لی اور قدم پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا، "

ٹھیک ہے، اگر یہی کھیل ہے تو میں بھی دیکھتا ہوں کہ کون زیادہ مضبوط ہے۔"

"بہتر ہے۔ لیکن خبردار، یہاں ہارنے کی گنجائش نہیں۔" فلزہ نے سر ہلا کر کہا۔

" اوکے میری پیاری بہنا ! ! ! میں چلا اپنے خودی کے لیے لڑکیاں لینے اور ان پر پہلا حق صرف میرا ہوگا بعد میں وہ بلیک لیجن کے لیے فروخت کر دو گا۔

فلزہ نے سنان کی بات سن کر اپنی ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کی اور شراب کا گلاس میز پر رکھتے ہوئے بولی۔

"لڑکیاں لینے جا رہے ہو؟ اور ان پر پہلا حق تمہارا ہوگا؟ سنان، تم واقعی سوچتے ہو کہ میں یہ تماشہ ہونے دوں گی؟"

"تم روکنے کی کوشش کر سکتی ہو، لیکن حقیقت یہی ہے کہ میں بھی بلیک لیجن کا مالک ہوں۔ اپنے لیے کچھ خوشی ڈھونڈنا جرم تو نہیں، نہ ہی بزنس کے اصولوں کے خلاف۔" سنان نے کندھے اچکاتے ہوئے ایک ادا سے کہا،

"تمہارا یہ 'خودی کا مشن' سن کر مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے تم نے کوئی فلمی ڈائیلاگ یاد کر رکھا ہو۔ لیکن یاد رکھو، بلیک لیجن ایک اصول پر چلتا ہے: یہاں کوئی فیصلہ جذبات پر نہیں، بلکہ دماغ سے ہوتا ہے۔" فلزہ نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"اور دماغ ہی استعمال کر رہا ہوں، پیاری بہن۔ جذبات تو کہیں دور ہیں۔" سنان نے فلزہ کے سامنے جھکتے ہوئے شرارت سے کہا۔

فلزہ نے گہری سانس لی اور جواب دیا، "ٹھیک ہے، لیکن ایک بات یاد رکھنا، سنان۔ جو بھی تم کرو گے، اس کا

نتیجہ بھی تمہارے ہی سر ہو گا۔ بلیک لیجن کے اصول کبھی نہیں ٹوٹنے چاہئیں۔ ورنہ..."

"ورنا کیا؟ مجھے بلیک لیجن سے نکال دو گی؟ یاد رکھو، فلزہ، یہ کھیل ہم دونوں کے بغیر مکمل نہیں۔"

سنان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا.

"یہی بات یاد رکھو، سنان۔ ورنہ شاید تمہیں اپنی 'خودی' کے ساتھ ساتھ یہ سلطنت بھی کھونی پڑے۔" فلزہ نے سنجیدگی سے کہا۔

"چیلنج قبول ہے، بہن۔ دیکھتے ہیں، کون جیتتا ہے۔" سنان نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر ایک ادا سے اپنے بھورے بال پیچھے کرتے ہوئے کلب سے نکل گیا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

ڈنگر عورت آٹھ جاؤ ورنہ میچ دیکھنے کے لیے لیٹ ہوجائے گے۔ ایزل نے ابابیل کی ٹانگ کھینچتے ہوئے کہا۔ جو مردوں سے شرط لگا کر سو رہی تھی۔

"ایزل، تمہیں تو ہمیشہ جلدی ہوتی ہے۔ مردوں سے شرط لگائی ہے، کوئی مذاق نہیں۔ انہیں ہر حال میں ہرانا ہے۔" ابابیل نے غنودگی میں ہی ہنکارا بھرا۔

"تم نا، کوئی بہت ہی ڈنگر عورت ہو! مرو ادھر، ہم سارے جا رہے ہیں۔" ایزل ایک ہاتھ کمر پر رکھے اور دوسرا نچاتے ہوئے بولی۔

ابابیل نے لحاف کھینچ کر خود پر ڈالتے ہوئے منہ بنایا، "تو جا رہی ہو، جاؤ! مجھے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ویسے بھی، مردوں کو ہرانے کے لیے میں اکیلی ہی کافی ہوں۔"

ایزل نے سر جھٹکتے ہوئے کہا، "ٹھیک ہے، پھر جب ہار جاؤ گی، تو رونا مت !"

" حد ہوتی ہے دھرتی پے بوجھ !! مر تھوڑی نہ جاؤ گی جو میچ نا دیکھا اور ویسے بھی مجھے کیا میری جوتی کو بھی میچ پسند نہیں، میں تو بس لاہور کی ہوا کھانے آئی ہوں۔ " ابابیل غصے سے لحاف اتارتی بولی۔

" اور وہ کیا نام ہے اس چوہے کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہاں !! داشاب، کبھی اسکے دانت دیکھے ہیں، تمھارے دماغ سے زیادہ بڑے ہیں۔ اور وہ دوسرا کیا نام تھا۔۔۔۔ہاں جنگ اعظم وہ۔۔۔۔۔۔۔۔ "

ابابیل ابھی اپنی بات پوری کرتی کہ ایزل نے پاس پڑا پاور بینک اسکے منہ پر دے مارا جو سیدھا ابابیل کے ماتھے پر لگا۔

"آہہہہہ ! ایزل، تم نے میرے سر پر پاور بینک مار دیا؟ یہ کیا بدتمیزی ہے !"

ابابیل نے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے غصے سے کہا۔

"تمہاری بکواس ختم کرنے کا یہی ایک طریقہ تھا ! اور ان دونوں کا نام شاداب اور بابر اعظم ہے ،آئندہ میرے ساتھ انکے بارے میں مذاق نہیں کرنا ؟"

ایزل نے بے غصے سے کہا۔

NOVEL HUT

"اور تمہیں میرے مذاق کی عادت ڈالنی چاہیے۔ ویسے بھی، داشاب اور جنگِ اعظم کے نام ہی ایسے ہیں کہ ہنسی آتی ہے۔" ابابیل نے تکلیف سے کراہتے ہوئے کہا۔

"اب اگر ان کا مذاق اڑایا تو اگلی بار پاور بینک نہیں، تمہارے جوتے پھینکوں گی!" ایزل نے سخت لہجے میں کہا۔

ابابیل نے لحاف ایک طرف پھینکا اور جھنجھلا کر کہا، "ٹھیک ہے، اٹھ رہی ہوں! لیکن یاد رکھنا، یہ مار کھانے کا بدلہ جلد یا بدیر لوں گی!"

"پہلے اپنے ماتھے کی سوجن کم کرو، پھر بدلہ لینے کی

بات کرنا !"ایزل نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور چلی گئی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

"بدتمیز سالی نہ ہوں تو !!!!! اتنا زور کا کون مارتا ہے؟؟ سارا منہ کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔" ابابیل گاڑی میں بیٹھی غصے سے بڑبڑائی۔

وہ لاہور میں پی ایس ایل کا میچ دیکھنے سٹیڈیم کی طرف روانہ تھے۔ گاڑی حدید چلا رہا تھا اور اسکے ساتھ ابابیل بیٹھی تھی جو (بقول ابابیل کے لاہور کے سارے راستے اسکو حفظ ہیں۔) راستے بتا رہی تھی۔ اور پیچھے اوزل اور ایزل بیٹھے تھے۔

"کھڑوس، ذرا آرام سے گاڑی چلا لو ! ورنہ کہیں یہ لاہور کے راستے میں بھول نہ جاؤں !" ابابیل نے غصے سے حدید کی طرف دیکھ کر کہا۔

"تمہیں راستے کب یاد تھے؟ ابھی کچھ دیر پہلے تم نے ہمیں دو گلیاں غلط موڑ پر لے کر گھمایا تھا۔" حدید غصے بھری نظروں سے اسکی طرف دیکھ کر بولا۔

NOVEL HUT

"غلطی آپکی تھی ! میں نے کہا تھا سیدھا جاؤ، لیکن آپ نے زبردستی بائیں موڑ لیا۔" ابابیل نے جھٹ اپنی صفائی پیش کی۔

"ابابیل، تم نے لاہور کے سارے راستے حفظ کیے ہوئے تھے نا، لیکن پھر بھی ہمیں سٹیڈیم پہنچنے میں ایک گھنٹہ زیادہ لگے گا۔" ایزل غصے سے بولی دل تو کر رہا تھا گلہ دبا دے اس عورت کا۔

"حدید بھائی، میرا خیال ہے کہ ہم گوگل میپ آن کر لیں، ورنہ میچ شروع ہونے سے پہلے ہی واپس گھر کا راستہ ڈھونڈ رہے ہوں گے۔" اوزل نے پیچھے سے ابابیل کو چٹکی کاٹتے کہا۔

NOVEL HUT

"تم سب مل کر میرا مذاق اڑا رہے ہو؟ میں تمہیں صحیح راستہ دکھا رہی ہوں، مسئلہ تم لوگوں کی عقل کا ہے!" ابابیل نے غصے سے مڑ کر کہا۔

"عقل کا تو پتا نہیں، لیکن تمہارے غصے سے گاڑی کا دروازہ ہل رہا ہے۔ حدید بھائی، گاڑی ذرا آرام سے چلانا، ورنہ ابابیل کہیں راستے میں ہی نہ کود جائے!" ایزل منہ کے زاویہ ٹیڑھے کرتی بولی۔

"چلو، سب خاموش ہو جاؤ۔ مجھے لگتا ہے، ہم وقت پر پہنچ جائیں گے۔" حدید نے سرسری سی نظر ابابیل کے ماتھے پر ڈالی اور بولا۔

NOVEL HUT

" اور ابابیل، اگر تمہارے راستے ٹھیک نکلے تو ہم سب چائے کا بل تمہارے کھاتے میں ڈال دیں گے۔"

ابابیل نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا، "چائے کا بل نہیں، بلکہ لاہور کی مشہور فالودہ کھلاؤں گی ! تم سب میچ کے بعد میرے راستوں کی تعریف کرو گے !"

ابابیل بھی اپنے غلط راستوں کو صحیح کہتے ان سے شرط لگا بیٹھی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

میچ اپنے اختتام پر پہنچنے والا تھا۔بیٹنگ پہلے لاہور قلندرز کی تھی۔ لاہور قلندرز نے انتہائی شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا تھا اور ایک بڑے اسکور کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ان کے بیٹسمینوں نے پورے میدان میں خطرناک شاٹس مارے اور اسلام آباد کے بالرز کو پریشان کر دیا تھا۔

لاہور نے 20 اوورز میں 198 رنز کا ہدف سیٹ کیا تھا، جس میں فخر زمان اور عبداللہ شفیق کی جانب سے عمدہ اننگز شامل تھی۔ دونوں کھلاڑیوں نے سیال ٹائمز میں بہترین اسٹرائیک لی اور اسلام آباد کے بالرز کے خلاف طاقتور شاٹس مارے۔

اسلام آباد کی ٹیم نے میدان میں قدم رکھا اور ایک مشکل ہدف کا پیچھا کرنے کی تیاری کرلی تھی۔ ایزل اور اوزل نے جوش و خروش میں بھر کر کہا، "اب دیکھتے ہیں کہ اسلام آباد کی ٹیم اس ہدف کو کیسے حاصل کرتی ہے، ہمیں امید ہے کہ وہ لاہور کو شکست دیں گے!"

ابابیل، جو ابھی تک غصے میں تھی، نے سر جھٹکا۔

لاہور نے آخری اوورز میں بہترین کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے میچ جیت لیا۔
اسلام آباد کی ٹیم جیت کے قریب پہنچنے کی کوشش کرتی رہی، لیکن آخرکار لاہور
نے فتح حاصل کرلی۔ اس جیت کے ساتھ ہی سٹیڈیم میں جشن کا سماں تھا
اور لاہوری شائقین خوشی سے جھوم رہے تھے۔

ایزل، جو میچ کے دوران اسلام آباد کی جیت کی امید لگا کر بیٹھی تھی، دل
شکستہ ہو گئی۔ اس کا چہرہ غمگین

NOVEL HUT

تھا اور آنکھوں میں آنسو تھے۔ اس نے آہستہ آہستہ کہا، "کیوں نہیں جیت
سکے ہم؟ اتنی محنت کے باوجود، یہ اتنی بڑی شکست۔"

ابابیل نے ایزل کو تسلی دیتے ہوئے کہا، "اے ایزل، میچ کا نتیجہ کبھی بھی کسی کے قابو میں نہیں ہوتا۔ ہار جیت کھیل کا حصہ ہے، ہم اگلے میچ میں بہتر کر سکتے ہیں۔"

لیکن ایزل کی آنکھوں میں دکھ تھا۔ "بس دل نہیں مان رہا، اتنی امیدوں کے ساتھ بیٹھے تھے، اور پھر یہ شکست..." ایزل نے مزید کہا، اور دوبارہ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

NOVEL HUT

ابابیل نے اس کا حوصلہ بڑھانے کی کوشش کی، "ایزل، دکھ ہو رہا ہے، پر ہم ہار کر بھی کبھی نہیں ہارتے۔ اگلے میچ میں پاکستان جیت کر واپس آئے گا، ہمیں ان کی حمایت کرنی ہوگی، چاہے جیت ہو یا ہار۔"

ایزل نے سر اٹھایا اور آہستہ سے کہا، "ہاں، تم درست کہہ رہی ہو۔ میں نے شاید بہت زیادہ توقعات لگا لی تھیں، لیکن اگلی بار ہم جیتیں گے !"

"یہ ہوئی نا اچھی بچوں والی بات چلو اسی خوشی میں ایک خوشی والی پہیلی پوچھتی ہوں۔"

ابابیل اور ایزل پیچھے چل رہے تھے اور حدید اور اوزل اپنی باتوں میں مگن آگے چل رہے تھے۔

"بھالو آپ بھی آجاؤ، میں آپکا دکھ بھی تھوڑا کم کر دیتی ہوں ۔"

سنان جس کی آنکھوں میں مٹی جانے کی وجہ سے پانی بھر آیا تھا اور ملنے کی وجہ سے آنکھیں لال ہوگئ تھی، نظر اٹھا کر مخاطب کرنے والے کو دیکھا ۔ اور بس سنان کو ایسا لگا کہ ساری دنیا وہی رک گئ ۔ سنان کی نظریں اُس شخص پر ٹک گئیں جس کی موجودگی نے اس کی دنیا کو پل بھر میں بدل دیا۔ اس کی آنکھوں کی لالی اور رونے کی وجہ سے ایک عجیب سی کشش تھی، جیسے وہ کسی گہرے جذبات میں غرق ہو، اور وہ شخص اس کے دل کی دھڑکنوں کو محسوس کر رہا ہو۔ سنان کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا، اور اس کے اندر ایک عجیب سا احساس تھا جیسے وقت نے اپنی رفتار بدل دی ہو۔ وہ لمحہ ایسا تھا جس نے سنان کو اپنی تمام تر سوچوں اور جذبات میں گم کر دیا تھا۔

"بھالو جی !!! کیا آپ سن نہیں سکتے ؟" اب کی بار ایزل

نے مخاطب کیا۔ تو سنان ہوش کی دنیا میں واپس آیا، "پہلے اپنی جسامت کو دیکھا جو مسلسل جم جانے اور سخت محنت کرنے کی وجہ سے اس کے ڈولے اور 6پیک نمایاں ہو رہے تھے، جسم کی ہر لکیریں گواہی دے رہی تھیں کہ اس نے کتنی محنت کی ہے۔ اس کے عضلات میں طاقت اور توانائی تھی، جو کہ اس کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ تھی۔ لیکن یہ ان کو بھالو جسامت جیسا لگا،

سنان نے افسوس سے سر جھٹکا اور ان سے مخاطب ہوا۔

"جی !! بولیں۔" سنان کی نظر تو جیسے جم ہی گئی تھی۔

"جی ! ! تو بس آپکے ایک منٹ لوگی ، تاکہ آپکی بھی اداسی ہوا میں اڑ جائے۔"

"یہ بتائیں کہ، خوشی کی ماما نے خوشی کے پاپا سے کیا کہا ؟؟؟؟ ۔" ابابیل بڑے اشتیاق سے انکی طرف دیکھتی کہا۔

سنان کی نظر تو مسلسل ان پر ہی مرکوز تھی ۔ ایزل نے بھی کچھ دیر سوچنے کے بعد ہار مان لی۔

" سمپل ! ! ! کہ آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔ " ابابیل کے جواب پر ایزل اور ابابیل خودی ہنسنے لگی۔ سنان تو جیسے اسکا مزید اسیر ہوگیا۔ دماغ تو کہہ رہا تھا کہ اسکو ابھی سب کی نظروں سے چورا کر کہی دور لے جائے

،لیکن دل بغاوت پر اتر آیا تھا اور اسکی تمام تر سوچوں کو جھٹکا۔

جب ہوش میں آیا تو دیکھا، وہاں کوئی موجود نہیں تھا لیکن اسکی خوشبو اسکے دل و دماغ میں نقش ہو گئی تھی۔

"بہت جلد آپ سے مل کر بھی ہماری خوشی ہوگی۔۔۔۔" سنان بہکے ہوئے لہجے میں بولا اور اپنے راستے چلنے لگا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

بارش کی ہلکی پھوار سے بھیگی ہوئی شام تھی۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے اور گلیوں میں روشنیوں کا عکس پانی پر جھلملا رہا تھا۔ اوزل اور ایزل چھتری لیے باہر کھانا لینے نکلے تھے۔ سڑکوں پر بارش کے بعد کی خوشبو اور موسم کی خنکی نے ان کا سفر خوشگوار بنا دیا تھا۔ انھوں نے ابابیل کو جگانا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ سر پر لگی چوٹ کی وجہ سے اس کو بخار نے آن گھیرا، سٹیڈیم

سے واپسی پر سب لمبی تان کر سو گئے تھے، سوائے حدید کے جو اپنے کاموں میں مصروف تھا۔ شام کے وقت دونوں بہن بھائی لاہور کی سڑکوں پر لور لور پھر رہے تھے۔

ابابیل کی آنکھیں بادلوں کی گرج سے کھلیں، اور ایک

لمحے کے لیے وہ سرگوشی میں بڑبڑائی، "یہ کیا تھا؟ آسمان بھی کہیں سے غصے میں آگیا؟"

NOVEL HUT

وہ سست قدموں سے کمرے کی کھڑکی تک پہنچی، باہر کا منظر دیکھتے ہوئے اس کا دل تیز دھڑک رہا تھا۔ "نہیں، نہیں! یہ تو بہت زیادہ ڈراؤنا موسم ہے!" اس نے خود سے کہا اور فوراً تکیے کے اندر اپنا چہرہ چھپانے کی کوشش کی۔

مگر پھر ایک اور گرج نے کمرے کی دیواریں ہلائیں اور ابابیل کے دل کی دھڑکن مزید تیز ہو گئی۔

"مجھے نہیں لگتا کہ میں اس موسم سے اکیلا مقابلہ کر سکتی ہوں!" وہ خوف زدہ ہو کر تیز قدموں سے حدید کے کمرے کی طرف دوڑی۔

حدید کمرے میں اپنے کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا تھا، جب اچانک دروازہ کھلا اور ابابیل اندر داخل ہوئی، جیسے کسی نے اسے بھاگ کر پناہ لینے کے لیے مجبور کیا ہو۔

"شوہر جی ! میں نہیں جا سکتی باہر، بادل غصے میں ہیں !" ابابیل نے ہانپتے ہوئے کہا۔

NOVEL HUT

حدید نے سر اُٹھا کر اسے دیکھا، یقین ابابیل کو اسے کوئی کام تھا اس لیے حدید کو اتنے تمیز سے مخاطب کر رہی تھی ۔

"کیا؟ بادل غصے میں ہیں؟" حدید کو اسکے دماغی توازن پر شک سا گزرا۔

"ہاں جی !" ابابیل نے نرگسیت سے کہا، "انہوں نے اتنی گرج کی کہ مجھے لگا کوئی آسمانی فوج آرہی ہے اور مجھے میرے کرتوتوں کی وجہ سے اپنے ساتھ لی جائیں گے !"

"اوہ ! تو آپ نے آسمان کی فوج سے پناہ لینے کے لیے میرے کمرے کا رخ کیا؟" حدید نے سنجیدگی سے اسے دیکھے بغیر کہا۔

"کیا آپ نے مجھے ہیرو سمجھا؟" حدید اپنی چیزیں سمیٹتے ہوئے بولا۔

"جی ہاں ! آپ ہی تو ہیں میرے شوہر جی ، جو میرے خوف کو سمجھ سکتے ہیں !" ابابیل نے ایک انکھ مار کر کہا،

"اب آپ مجھے بتائیں، اگر بادلوں کو کوئی جوش آجائے تو ہم کہاں چھپیں گے؟"

"کوئی ضروری کام ہے تو بتاؤ ! ! ورنہ یہاں سے جاؤ۔" حدید نے اسکی طرف دیکھنے سے اجتناب برتا اور سنجیدگی سے کہا۔

NOVEL HUT

ابابیل حدید کے سڑے ہوئے جواب سے واقف تھی، اس لیے اپنے ڈر کی وجہ سے کمرے میں آکر بیزاری سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔

حدید نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سر اُٹھایا اور قریبی دراز میں کچھ تلاش کرتے ہوئے کہا،

"کوئی کام ہے ؟"۔

"مجھے بخار بھی ہے، اور سر میں بھی درد ہو رہا ہے۔" ابابیل نے ایک ڈرامائی انداز میں اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھا اور کہا۔

NOVEL HUT

"کیا تمہیں ڈاکٹر کی ضرورت ہے؟" حدید اپنے موبائل میں گھسے مصروف انداز میں بولا۔

"نہیں، ڈاکٹر نہیں ! میں تو بس... کنگھی کروانی تھی آپ سے۔" ابابیل نے فوراً ہاتھ اٹھایا اور تحکمانہ انداز میں کہا۔

حدید نے چونک کر اسے دیکھا، " کنگھی؟ تمہیں بخار اور سر درد ہے اور تمہیں کنگھی کروانی ہے؟"

"جی ہاں ! میرے سر کی حالت ایسی ہو گئی ہے کہ خود سے کنگھی نہیں کر پا رہی !" ابابیل نے اداسی سے کہا، "آپ کے پاس کوئی جادوئی طریقہ ہے؟"

حدید نے اس کے چہرے پر ایک عجیب سی نظر ڈالی، پھر بیزاری سے بولا،
"تمہیں واقعی بخار ہے؟ یا بس تمہیں کوئی اور بہانہ چاہیے تھا؟ یا پھر بخار
تمھارے دماغ پر چڑ گیا ہے۔۔"

"نہیں نہیں! بخار ہے!" ابابیل نے سنجیدہ ہونے کی کوشش کی، لیکن پھر
مسکرا کر کہا، "لیکن ساتھ ساتھ کنگھی بھی ضروری تھی، ورنہ سر میں اور درد ہو
جاتا!"

ابابیل کو سمجھ نہ آیا کہ وہ اس موسم سے بچنے کے لیے کیا جھوٹ بولے، جس
سے وہ ایزل کے آنے تک اس کھڑوس کے ساتھ رہے۔

"میں نہیں کر رہا کنگھی، تمھارے ہاتھ ٹوٹے ہوئے ہیں کیا۔" حدید نے بیزاری سے کہتے ہی اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے، کیونکہ موسم اور سامنے بیٹھے وجود دونوں ایک جیسے تھے، جو بس دل کی دنیا میں طوفان برپا کرتے تھے۔

حدید کمرے سے باہر جانے لگا، بارش کی ہلکی پھوار اور خنک ہوا اسے ایسا کرنے سے بعض کر رہی تھی۔ لیکن جیسے ہی وہ دروازے کی دہلیز تک پہنچا، ایک لمحے کے لیے رک گیا۔

NOVEL HUT

اسکی آنکھوں کے سامنے ابابیل کا بخار سے سرخ اور ڈرا ہوا چہرہ، اور ماتھے پر سوجن سے لبریز چہرہ لہرایا، اس کی نظریں کچھ کہہ رہی تھی، جیسے روک رہی ہوں، جیسے بارش سے زیادہ اس وجود کا ساتھ اہم ہو۔

ابابیل کچھ کہے بغیر اسکی پشت دیکھ رہی تھی، جیسے اسے کچھ کہنا ہو، یا شاید روکنا ہو۔

حدید نے ایک لمحے کو گہری سانس لی اور باہر نکلنے کے بجائے واپس پلٹ آیا۔ ابابیل کی نظریں اسی پر اٹکی ہوئی

تھی۔ حدید اسکے پاس آکر کھڑا ہوا تو ابابیل نے نظر ہٹائی اور آہستہ سے کہا،

"کبھی کبھی لگتا ہے، باہر کی دنیا ہمیں کھینچتی ضرور ہے، مگر سکون وہیں ہوتا ہے جہاں دل لگتا ہو۔"

ابابیل نے نہ جانے کہاں سے اتنی گہری بات کی تھی، کہ کچھ پل کے لیے حدید بھی حیران ہوگیا۔ اگر ایزل یا اوزل یہاں موجود ہوتے تو یقین صدمے سے مرے پڑے ہوتے۔

حدید نے مسکراتے ہوئے کرسی کھینچی اور اس کو اس پر بیٹھنے کا اشارہ کیا، جس پر وہ خاموشی سے اس پر آبیٹھی۔

کمرے میں سکون کی ایک لہر دوڑی، کیونکہ ابابیل میڈم اکیلے ہونے کی وجہ سے اپنے شوہر سے تھوڑا تھوڑا ڈر رہی تھی، جو حدید نے باخوبی جان لیا تھا۔ باہر بارش کی موسیقی اور اندر دو خاموش دلوں کی ہم آہنگی نے ماحول کو مزید خوبصورت بنا دیا۔

حدید نے دھیرے سے ابابیل کا حجاب اتارا، جیسے کسی مقدس شے کو چھوا ہو۔ جوڑے میں مقید بالوں کو کیچر سے آزاد کیا تو وہ کمر سے نیچے تک بکھر گئے، جیسے رات کی سیاہ خاموشی میں کوئی نرم سی ہوا چل پڑی ہو۔

ابابیل نے پلکیں جھکائے خاموشی اختیار کی، مگر اس کے چہرے پر سرخی کی ہلکی جھلک حدید کی نظر سے چھپ نہ سکی۔ وہ ایک پل کو رکا، اس کی جانب دیکھتے ہوئے دھیمی آواز میں بولا، "تمہیں یوں دیکھنا... جیسے وقت تھم گیا ہو۔"

ابابیل نے آہستہ سے سر اٹھایا، نظریں ملی تو الفاظ کی ضرورت ختم ہو گئی۔ باہر بارش تیز ہو چکی تھی، اور اندر خاموشی کے باوجود دلوں کی دھڑکنیں گفتگو کر

رہی تھیں۔ حدید نے اپنے کنگھی سے اس کے بکھرے بالوں کو سنوارا اور دھیرے سے کہا، "یہ لمحہ ہمیشہ کے لیے قید کر لینا چاہتا ہوں۔"

ابابیل نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، "لمحے قید نہیں ہوتے، شوہر جی ، لیکن یادیں ہمیشہ زندہ رہتی ہیں۔"

حدید اس کے الفاظ پر مسکراتا ہوا خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ اس کی نگاہوں میں کچھ ایسا تھا جو ابابیل کو بےچین کر رہا تھا کہ یہ اس کھڑوس کے اندر شوہروں والا کیڑا کب سے آگیا ، لیکن وہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکی۔ کمرے میں بارش کی آواز کے سوا کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا، اور ان دونوں کے درمیان موجود خاموشی گہری ہوتی جا رہی تھی۔

حدید نے آہستہ سے اس کے بال جوڑے میں مقید کیے۔ "کبھی کبھی کچھ لمحے زندگی بدل دیتے ہیں۔یہ لمحہ بھی ویسا ہی ہے۔"

ابابیل نے اپنی نظریں جھکا لیں، لیکن دل کی دھڑکن اس کے خاموش چہرے سے زیادہ شور کر رہی تھی۔ "آپ ساروں کے سامنے میرے ساتھ اتنا روڈ بیہو کیوں کرتے ہیں، اپکو تو میرے سے پیار سے بات کرنی چاہیے میں تو اپکی بیوی ہوں نا۔"

NOVEL HUT

حدید نے اس کی بات سن کر گہری سانس لی اور دھیرے سے اپنا ہاتھ اسکے بالوں سے ہٹایا۔

"شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو، لیکن میرے لیے یہ لمحہ ہمیشہ زندہ رہے گا، چاہے ہم اس کا حصہ رہیں یا نہ رہیں۔" حدید اسکی بات کو گول کر گیا۔ اور ہاتھ بڑھا کر دوبارہ اسکے بالوں کو آزاد کیا۔

حدید نے ایک لمحے کو اس کے بکھرے بالوں پر نظریں جمائے رکھتے ہوئے نرم لہجے میں کہا، "اپنے بالوں کا خیال

رکھنا، یہ بہت خوبصورت ہیں۔ اور کسی لڑکی کے سامنے بھی نہ کھولنا، یہ راز ہے جو بس تم پر ہی جچتا ہیں۔" اور باہر کی جانب چلا گیا۔

ابابیل نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا، مگر اس کے گالوں کی سرخی نے اس کے دل کی کیفیت عیاں کر دی۔ وہ کچھ کہے بغیر اپنی نظریں جھکا کر بالوں کو دوبارہ جوڑے میں باندھنے لگی، لیکن حدید کی باتیں اس کے دل کی گہرائیوں میں اتر چکی تھیں۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

NOVEL HUT

FROM NOVEL-HUT

If you are a writer and confused about where to publish

your novel , no worries . novel - hut is here.

to publish your contact us on instagram : novel_hut_ .

Enjoy reading !

اوزل اور ایزل لاہور کی گلیوں میں مزے سے کھانے کی تلاش میں نکلے تھے۔ دونوں نے سوچا تھا کہ بس پانچ منٹ میں کچھ کھانے کا بندوبست ہو جائے گا، لیکن لاہور کی گلیوں نے انہیں ایسا گھمایا کہ کھانے کی تلاش، گمشدگی کے ایڈونچر میں بدل گئی۔

"ایزل! یہ کہاں لے آئی ہوں؟" اوزل نے مڑتے ہوئے پوچھا۔

"بھائی، میں نے کہا تھا سیدھے چلتے ہیں، آپ نے زبردستی یوٹرن لیا!" ایزل نے اپنا دفاع کیا۔

اب دونوں ایسی گلی میں کھڑے تھے جہاں کھانے کا تو دور دور تک نام و نشان نہیں تھا، لیکن کتے، بکریاں اور بند دروازے ضرور تھے۔

"چلو واپس چلتے ہیں،" اوزل نے کہا، لیکن تبھی اس کی نظر ایک لڑکی پر پڑی جو ان کی طرف دوڑتی ہوئی آ رہی تھی۔ "ارے! یہ آیسل ہے!"

ایزل نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا اور اوزل کا بھی یہی حال تھا۔ لیکن ان کی حیرت زیادہ دیر نہیں رہی کیونکہ آیسل کے پیچھے غنڈے بھی دوڑ رہے تھے، اور وہ سب ایسے لگ رہے تھے جیسے فلم کے ولن کا آڈیشن دینے آئے ہوں۔

NOVEL HUT

"ارے ڈھکن، یہ لاہور ہے، یہاں غنڈے واقعی غنڈے ہوتے ہیں، یہ مذاق نہیں!" ایزل نے گھبرا کر کہا۔

"مذاق؟ دھرتی پے بوجھ، یہ فلم نہیں، ہم بھاگتے ہیں!" آیسل نے اوزل کو دیکھا تو اسکی آنکھیں تشکر سے بھیگ آئی، دونوں کہ پاس پہنچتے ہی آیسل نے اوزل اور ایزل کا ہاتھ پکڑا اور تینوں دوڑنے لگے۔

"یہ سب میری چپل کی وجہ سے ہوا!" راستے میں آیسل نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب؟" ایزل نے حیرت سے پوچھا۔

"میں نے ان غنڈوں پر اپنی چپل ماری تھی، اب یہ بدلہ لینے آئے ہیں!"

ایزل نے بھاگتے ہوئے اوزل سے کہا، "اب سمجھ آیا کہ چپل کا بدلہ خطرناک ہوتا ہے!"

تینوں دوڑتے ہوئے ایک اور گلی میں مڑے تو وہاں ایک گدھا گاڑی کھڑی تھی۔ اوزل نے فوراً کہا، "یہی ہماری سواری ہے!"

تینوں گدھا گاڑی پر چڑھ گئے، اور ایزل نے گدھے کو ہانکنے کی کوشش کی۔

"چلو بھائی، ڈنگر عورت کے رشتہ دار ہونے کے ناطے اسپیڈ دکھاؤ!" ایزل نے گدھے سے کہا، لیکن گدھا ویسے کا ویسا کھڑا رہا، جیسے اسے حالات کی کوئی فکر ہی نہ ہو۔

پیچھے غنڈے قریب پہنچ چکے تھے، اور اوزل نے گدھے سے منت کی، "بھائی، اگر آج ہمیں بچا لیا تو اگلی بار ڈنگر عورت کو تم سے ملانے لاؤں گا!" یہ سنتے ہی گدھے نے اچانک دوڑ لگا دی۔

غنڈے پیچھے رہ گئے، اور تینوں ہانپتے کانپتے اپنی منزل تک پہنچ گئے۔ ایزل نے سکون کی سانس لی اور کہا، "اوزل، کھانے کا پلان بہت شاندار تھا۔ اگلی بار سیدھا گھر سے ڈیلیوری کرا لیے گے !"

اوزل نے قہقہہ لگایا، "اور آیسل، اگلی بار چپل پھینکنے سے پہلے یہ سوچ لینا کہ لاہور میں گلیاں ختم نہیں ہوتیں، لیکن غنڈے ضرور ہر جگہ ہوتے ہیں !"

"اچھا تو تمہیں یہ سکھانا تھا کہ لاہور میں غنڈوں سے کیسے بچا جائے؟" آیسل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہمیں نہیں سکھانا تھا، بس بچنا تھا !" ایزل نے جواب دیا، اور پھر سب تینوں اپنی ہنسی روکتے ہوئے، ہوٹل کے اندر جانے لگے۔ اوزل کو پورا یقین

تھا کہ آئسل نے بھی اس ہوٹل میں سٹے کیا ہوا ہے، کیونکہ کہ اس نے آئسل کو جہاں بھی پایا تو اپنے سے دو انچ کے فاصلے پر پایا۔

"یاد رکھو، آج ہم نے تمہیں بچایا ہے، اگلی بار چپل کی جگہ کچھ اور مار کر آنا!" اوزل نے آئسل کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

"یہ چپل کا مسئلہ نہ تھا، وہ جو گھومتے ہوئے راستے تھے، وہی مسئلہ تھا!" آئسل نے سر جھکاتے ہوئے کہا، "اگر آپ لوگوں نے مجھے بلیچنگ کا کوئی راستہ بتایا ہوتا، تو ہم بھی بچ جاتے!"

"بلیچنگ کا؟" ایزل نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں، بلیچنگ ! یعنی ایسے گھومتے رہو کہ سیدھے راستے بھی تمہیں گمراہی کی طرف لے آئیں !" آیسل نے مزید ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ، تو تمھیں ان غنڈوں سے بچنے کے لیے بلیچنگ کا طریقہ یاد آیا تھا؟" اوزل نے حیرت سے کہا، "بہت عجیب ! تم لڑکیاں بھی نا، ہر بات کو اتنا پیچیدہ بنا دیتی ہو !"

سب ہنستے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔ آیسل کا روم ان لوگوں کے روم کے دائیں طرف تھا۔ روم میں داخل ہو کر آیسل نے اپنا سر باہر نکال کر کہا، "اگلی بار ہم لاہور میں کہیں بھی جائیں، پہلے راستوں کی نقشہ تیار کر کے نکلے گئے !"

وہ دونوں بھی ہنستے ہوئے اپنے روم میں داخل ہوئے۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

رات کی تاریکی میں بندرگاہ پر سنان غصے سے لبریز تھا۔ اس کے آدمی، جمال، نے خبر دی تھی کہ ایک لڑکی ان کے ہاتھوں سے نکل گئی ہے۔ اس نے اپنی جوتی سے ان کے دو آدمیوں کو زخمی کیا اور دو اجنبیوں کے ساتھ فرار ہو گئی۔

سنان نے جمال کی بات سن کر گہری سانس لی اور سرد لہجے میں کہا، "تم سب نکمے ہو۔ ایک لڑکی تمہارے قابو سے باہر ہو گئی؟"

"سر، وہ بہت تیز تھی۔ ہمارے آدمی سمجھ ہی نہیں پائے کہ..." جمال نے وضاحت دینے کی کوشش کی، مگر سنان نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کر دیا۔

"بکواس بند کرو!" سنان نے غرّا کر کہا۔ "اس لڑکی کے جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ کچھ بھی کر لے، ہم اپنا کام روکنے والے نہیں ہیں۔ جو لڑکیاں ہمارے پاس ہیں، وہ کل رات تک ترکی پہنچ جائیں گی۔"

"لیکن سر، اگر وہ لڑکی پولیس یا کسی اور کو بتا دے تو؟" جمال نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

سنان کے ہونٹوں پر ایک خطرناک مسکراہٹ ابھری۔ "اس سے پہلے کہ وہ کچھ کر سکے، ہم یہاں سے غائب ہو جائیں گے۔ اور اگر وہ دوبارہ میرے راستے میں آئی..." اس نے اپنی جیب سے سگریٹ نکال کر سلگائی اور دھواں اڑاتے ہوئے کہا، "تو وہ جانتی نہیں، میں کیا کر سکتا ہوں۔"

جمال نے سر ہلایا، لیکن اس کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی تھی۔ سنان نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے کہا، "جمال، اپنے آدمیوں کو کہو کہ اس لڑکی کو بھول

جائیں۔ ہماری توجہ باقی کام پر ہونی چاہیے۔ جب تک وہ خود ہمارے راستے میں نہ آئے، میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔"

اس رات، بندرگاہ پر سنان کا غصہ اور اس کے ارادے کی سختی صاف ظاہر تھی۔ وہ ایک خطرناک انسان تھا، جو کسی کے لیے نرمی نہیں رکھتا تھا۔ اس کے لیے لوگ صرف مہرے تھے، جنہیں وہ اپنی چالوں میں استعمال کرتا تھا۔ لڑکی کی بہادری اس کے لیے صرف ایک وقتی جھنجھلاہٹ تھی، مگر وہ جانتا تھا کہ اگر وہ دوبارہ اس کے سامنے آئی، تو اس کی ہمت کی قیمت اسے چکانی پڑے گی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

ترکی سے واپسی کے بعد، اوزل کی زندگی ایک چلتی پھرتی عدالت میں بدل چکی تھی، جہاں جج بھی ابابیل تھی، وکیل بھی ایزل، اور مجرم؟ اوزل خود۔ دونوں چڑیلیں اس سے ایسے خفا تھیں جیسے اس نے ترکی میں چھٹیاں گزارنے کے بجائے کسی خفیہ ایجنسی میں ملازمت شروع کر دی ہو۔

ابابیل نے کمرے میں داخل ہوتے ہی اوزل پر نظریں گاڑھ دیں۔ "ڈھکن، آپکوں آیسل کے بارے میں ہمیں بتانے میں کیا مسئلہ تھا؟"

NOVEL HUT

اوزل، جو اس وقت اپنے موبائل پر میمز دیکھ رہا تھا، فوراً سیدھا ہو بیٹھا۔

"وہ... وہ... میں بتانے ہی والا تھا، لیکن موقع ہی نہیں ملا !"

"موقع؟ ابے ڈھکن ، موقع تو ہمیں بھی نہیں ملا کہ ہم آپکوں دو جوتے ماریں ! لیکن یقین کرو، یہ کمی جلد پوری ہو سکتی ہے۔" ایزل نے طنزیہ ہنسی کے ساتھ کہا۔

"میں نے تو آپکوں اپنے بچپن کے نکاح تک کے بارے میں بتا دیا تھا ! اور یہ بھی بتایا تھا کہ میں اس کھڑوس کو پسند

کرتی ہوں ، دھرتی پے بوجھ کے منہ پر ہی لکھا ہوا ہے ، وہ کنواری مرے گی ، اسکا تو کوئی سین نہیں آن ۔ ہم دونوں نے اپنے راز آپکو بتائے اور آپ ؟ آپ نے آیسل جیسے اہم مسئلے پر چپ سادھ لی؟" ابابیل نے ہاتھ نچا کر غصے میں کہا۔

اوزل نے بے بسی سے سر پکڑ لیا۔ "ارے، میں سوچ رہا تھا کہ یہ سب تم دونوں کو بتادو ۔ ویسے بھی، میں تم دونوں سے بڑا ہوں۔ جو کچھ بھی ہوا، اس وقت میں وہاں تھا !" اوزل کا اشارہ اسکے اور حدید کے نکاح کی طرف تھا۔

"ڈھکن ، بڑے ہیں؟ یہ بڑے ہونے کا بہانہ ہمیں نہ دیں ۔ بڑے ہونے کا مطلب یہ تو نہیں کہ رازوں کا ڈیٹا بیس بن جاؤ !" ایزل نے آنکھیں گھما کر کہا۔

ابابیل نے ایک گہری سانس لی اور طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولی، "کر یپر ٹھیک کہتا تھا، ڈھکن تمہارا دماغ واقعی 'لو پاور موڈ' پر چل رہا ہے۔

اوزل نے ہار مانتے ہوئے کہا، "ارے سالیوں، میں نے کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا۔ تم دونوں کو بتانا تھا، غلطی ہو گئی۔ لیکن اب یہ مسئلہ بار بار اٹھانے کی کیا ضرورت ہے؟"

"ٹھیک ہے، اب مسئلہ اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ہم جوتا اٹھانے کا حق رکھتے ہیں۔" ایزل نے اپنا جوتا اٹھاتے بولا۔

NOVEL HUT

"یار، جوتے کی بات کیوں بار بار آرہی ہے؟ تم لوگ بات کروں، تشدد کا سہارا نہ لو!" اوزل نے پریشان ہو کر ہاتھ جوڑ دیے۔

ابابیل اور ایزل کی ہنسی چھوٹ گئی، مگر ان کی آنکھوں میں ابھی بھی ناراضی کی جھلک باقی تھی۔ اوزل دل ہی دل میں سوچ رہا تھا، یہ بہنیں نہ صرف دل کی عدالت ہیں بلکہ سزا بھی موقع پر دیتی ہیں!

اوزل نے ایک لمحے کے لیے گہری سانس لی اور پھر ایک ہنسی کے ساتھ اپنی بات شروع کی، "تو سنو، آیسل کے بارے میں میں تم دونوں کو سچ بتاتا ہوں۔"

ابابیل اور ایزل دونوں کا دل تیز ہو گیا، جیسے کوئی سنسنی خیز راز سننے والا ہو۔

"آیسل؟ وہ کالج سے ہی مجھے پسند کرتی تھی، اور میں...

میں بس اس کو نظر انداز کرتا رہا۔" اوزل نے معصومیت سے کہا۔

"کیا؟ مطلب وہ آپکو پسند کرتی تھی اور آپ نے اسے ہمیشہ اگنور کیا؟ ڈھکن، یہ تو اچھی بات نہیں ہے نا !" ابابیل نے جھٹ سے کہا۔

"ہاں، بالکل! جب سٹڈیز ختم ہوئیں، تو میں نے ماڈلنگ شروع کر دی۔ آیسل جو میڈیکل کی سٹوڈنٹ تھی، وہ میرا پیچھا کرتے کرتے ایک دن ڈیزائنر بن گئی!" اوزل نے جھیل کی طرح پرسکون چہرے کے ساتھ کہا۔

"یعنی آیسل نے آپکی 'فیشن سینس' کے پیچھے پیچھے ڈیزائننگ شروع کر دی؟ وہ اس بات پر بہت فخر محسوس کر رہی ہوگی!" ایزل نے اشتیاق سے کہا۔

NOVEL HUT

"کچھ ایسی ہی بات تھی، ہاں۔" اوزل نے سر جھکاتے ہوئے کہا، "لیکن میری زندگی کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ میں نے ہمیشہ اسے اگنور کیا کیونکہ میں اسکا فیوچر خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔"

"ابے ڈھکن، آپ کی اگنور کرنے کی مہارت تو لائقِ تحسین

ہے۔ آیسل تو میڈیکل سٹوڈنٹ تھی، پھر بھی وہ آپکی ماڈلنگ اور فیشن سینس کے پیچھے پیچھے دوڑتی رہی !"ابابیل نے منہ بنا کر کہا۔

"یعنی، میرا اگنور کرنا ہی شاید اس کے لئے موٹیویشن بن گیا تھا۔ میں جتنا اگنور کرتا، وہ اتنی ہی زیادہ میرے قریب آتی۔"اوزل نے شوخ انداز میں کہا۔

"تو مطلب آپکی اگنور پالیسی اتنی کامیاب تھی کہ آیسل ڈیزائنر بن گئی؟ یہ تو سچ میں نیا طریقہ ہے کامیاب ہونے کا !"ایزل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب تم دونوں اس طرح مت ہنسو۔ سچ کہوں، تو کبھی کبھار میری اگنور پالیسی اتنی طاقتور تھی کہ آیسل کو خود بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ میڈیکل سٹوڈنٹ ہے یا میری فیشن گائیڈ!" اوزل کی آنکھوں کے سامنے آیسل کا چہرہ لہرایا۔

"یعنی آپ نے آیسل کو نہ صرف اگنور کیا، بلکہ اس کی تقدیر بھی بدل ڈالی؟ بس، یہ آخری ہی کمال تھا!" ابابیل نے مسکرا کر کہا۔

"بس، اب تم دونوں بھی تو اتنا مذاق نہ کرو۔ لیکن اگر میں سچ کہوں تو، آیسل کی ڈیزائننگ کا کریڈٹ بھی میرے اگنور کرنے کی طاقت کو جاتا ہے!"

اوزل نے اپنی بات ختم کی تو ایزل نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا، "ڈھکن ، اگر تمہارا یہ اگنور کرنے کا ہنر اتنا کامیاب ہے، تو ہمیں بھی سکھا دو۔ شاید ہم بھی اپنی زندگی میں کچھ معجزے کر لیں!"

"ہاں، اور پھر ہم اپنی اگنور پالیسی سے دنیا کے مسائل حل کریں گے۔ یہ لو، آپ تو خود ایک بین الاقوامی مشیر بن سکتے ہو!" ابابیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دیکھو، مذاق مت اڑاؤ۔ میری اگنور پالیسی نے آیسل کو ایک کامیاب ڈیزائنر بنایا۔ اب یہ میرا کمال نہیں تو اور کیا ہے؟" اوزل نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔

"اور اگر آیسل کبھی یہ سن لے کہ اس کی کامیابی کا راز آپکا 'اگنور' کرنا تھا، تو وہ ڈیزائنر سے فائٹر بن جائے گی!" ایزل نے مذاق میں کہا۔

"یہی تو میں چاہتا ہوں! آخر کار، میری اگنور پالیسی اتنی پرفیکٹ ہے کہ کسی کو غصہ دلائے بغیر کامیابی دے دیتی ہے۔" اوزل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ڈھکن، آپکو اپنی اگنور پالیسی کا ایک کورس شروع کرنا چاہیے۔ 'اوزل کی اگنور اکیڈمی'!" ابابیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

اوزل نے قہقہہ لگایا، "کیوں نہیں؟ پہلے تم دونوں کو اسٹوڈنٹس بناؤں گا۔ دیکھو، کیسے اگنور کرنا زندگی میں ضروری ہے!"

ایزل نے جھوٹ موٹ سنجیدہ ہو کر کہا، "پلیز، ہمیں کوئی اگنور نہ کرے، ہم بہت حساس ہیں!"

"اور آیسل؟ وہ تو شاید اب تک یہ سمجھ رہی ہوگی کہ ڈھکن اسے ہمیشہ سپورٹ کر رہے تھے، لیکن حقیقت میں؟" ابابیل نے شرارتی انداز میں کہا۔

"حقیقت میں، میں اسے بس نظرانداز کر رہا تھا۔ دیکھو، کتنا زبردست نتیجہ نکلا!" اوزل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا آپ آیسل کو پسند کرتے ہیں۔؟"

اوزل نے سوال سنتے ہی آنکھیں مٹکائیں اور ایک ہلکی سی کھانسی کرتے ہوئے کہا، "یہ کیسا سوال ہے؟ پسند؟ آیسل؟ ارے بندریوں، تم لوگوں کو کوئی اور موضوع نہیں ملا؟"

"موضوع تو بہترین ہے ! اور جواب؟"ایزل نے قہقہہ لگا کر کہا۔

اوزل نے ہلکی سی شرارت بھری مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "دیکھو، آیسل کو پسند کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ تو ہمیشہ میرے پیچھے پیچھے رہتی تھی، جیسے کوئی سیل مین ہر وقت آفرز دے رہا ہو ! "
ابابیل نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا، "ہاں، اور آپ اسے اگنور کر کے مزید آفرز کا انتظار کر رہے تھے؟"

اوزل نے سر جھٹک کر کہا، "یار، یہ اگنور کرنا میری فطرت ہے۔ اور ویسے بھی، وہ اتنی باتیں کرتی تھی کہ میں کبھی سمجھ ہی نہیں پایا کہ وہ مجھ سے کیا چاہتی ہے!"

ایزل نے شرارتی لہجے میں کہا، "اوہ، تو مطلب تمہیں سمجھنے کے لیے آیسل کو ڈاکٹری چھوڑ کر ڈیزائننگ میں

NOVEL HUT

آنا پڑا؟"

اوزل نے معصومیت سے کہا، "ہاں، شاید! لیکن دیکھو، اس نے اپنی محنت سے کامیابی حاصل کی۔ میرا اگنور کرنا اُس کے لیے ایک موٹیویشن تھا!"

ابابیل نے قہقہہ لگایا، "موٹیویشن؟ ڈھکن، آپ کا اگنور کرنا اتنا کامیاب ہے کہ اگر آپ کسی کو اور بھی اگنور کریں، تو وہ شاید چاند تک پہنچ جائے!"

اوزل نے سر کھجاتے ہوئے کہا، "شاید یہی میرا ٹیلنٹ ہے۔ لیکن پسند کرنے والی بات؟ ارے، میں ابھی اپنی ماڈلنگ کیریئر پر فوکس کر رہا ہوں۔ آیسل کا کیا؟ وہ اپنی ڈیزائننگ پر فوکس کرے، سب خوش!"

"اوزل بھائی، آپ سیدھا ہاں کیوں نہیں کہتے؟ آپ کی یہ فلسفیانہ باتیں سن کر تو بندہ اپنی عقل بھی اگنور کر دے!" ایزل نے چڑ کر کہا۔

"ہاں؟ میں کیوں کہوں؟ اور اگر میں نے کہا کہ ہاں، تو کیا تم لوگ شادی کی تاریخ فائنل کر دو گے؟" اوزل نے مصنوعی معصومیت سے کہا۔

"شادی کی تاریخ تو ہم نے پہلے ہی فائنل کر لی ہے، بس تمہارے ہاں کا انتظار تھا!" ابابیل نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"اوہ، تو اب میری زندگی کا فیصلہ تم دونوں کرو گی؟"

NOVEL HUT

"ہاں، کیونکہ تم اپنی زندگی کو اگنور کر رہے ہو، جیسے آیسل کو کرتے تھے!" ایزل نے شرارت سے کہا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

رات کا کھانے کا وقت تھا۔ سب لوگ دستر خوان پر موجود تھے، اور ماحول عام سا تھا، لیکن ابابیل اور ایزل کے دماغ میں کچھ خاص چل رہا تھا۔

"اوزل، تمہاری ماڈلنگ کیسی جا رہی ہے؟" دادا جی نے کھانستے ہوئے کہا۔

"جی دادا جی، ٹھیک چل رہی ہے۔" اوزل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
ایزل نے موقع کا فائدہ اٹھایا اور شرارتی انداز میں بولی، "دادا جی، ماڈلنگ تو ٹھیک ہے، لیکن شادی کا کیا؟"

دادا جی نے چونک کر اوزل کی طرف دیکھا، "شادی؟ اوزل، کیا بات ہے؟"

"ہاں دادا جی، ہمیں بھی یہی فکر ہے۔ اب تو آیسل بھی اتنی بڑی ڈیزائنر بن گئی ہے، کیا پرفیکٹ جوڑی نہیں؟" ابابیل نے جلدی سے کہا۔

"آیسل؟ کون آیسل؟" ابراہیم شاہ نے حیرت سے پوچھا۔

ایزل نے سنجیدگی کا ڈرامہ کرتے ہوئے کہا، "بڑے تایا جی، وہی لڑکی جو بھائی کو کالج سے پسند کرتی ہے، اور جسے بھائی اگنور کرتا رہے ہیں۔"

NOVEL HUT

امبر بیگم نے حیرت سے کہا، "اوزل کسی کو اگنور بھی کرتا ہے؟ میں تو سمجھتی تھی کہ یہ سب کو پسند کرنے کا ماہر ہے!"

دادا جی نے تھوڑا جھنجھلا کر کہا، "یہ لڑکی کون ہے؟ اور تم لوگ کھانے کے وقت ایسی باتیں کیوں کر رہے ہو؟"

فاروق شاہ نے ہنستے ہوئے کہا، "ابا جی، یہ بچے ہمیشہ مزے لے رہے ہوتے ہیں۔ لیکن اوزل، سچ بتاؤ، تم نے واقعی کسی کو اگنور کیا؟"

"اب یہ سب کچھ مذاق ہے! آیسل ایک اچھی دوست ہے، اور... اور کچھ نہیں!" اوزل نے سر جھٹک کر کہا۔

"دوست؟ اچھا، تو یہ بات ہے؟ تم تو ہمیں کبھی بتاتے ہی نہیں!" نازش بیگم نے شرارت سے کہا۔

"دادا جی، آپ کو پتہ ہے، آیسل نے تو میڈیکل چھوڑ کر ڈیزائننگ اسی لیے کی، کیونکہ اوزل بھائی ماڈلنگ کر رہے تھے!" ابابیل نے موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔

"یہ کیا بکواس ہے؟ لڑکی ڈاکٹر بننے جا رہی تھی، اور یہ گدھا اسے ڈیزائنر بنا رہا تھا؟" دادا جی نے غصے سے کہا۔

"دادا جی، آپ نہیں سمجھیں گے، اوزل کی اگنور پالیسی بہت مشہور ہے!" ایزل نے قہقہہ لگایا اور آگ کو مزید ہوا دی۔

"اگنور پالیسی؟ یہ کیا نئی بات ہے؟" فاروق شاہ نے حیرت سے کہا۔

ایزل نے ہنستے ہوئے وضاحت کی، "بس، جہاں اوزل بھائی کسی کو اگنور کرتے ہیں، وہاں لوگ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ یہ خود ایک زندہ موٹیویشنل کوٹ ہے!"

"اوزل، تو کیا تمہارے اگنور کرنے کی فیس لینی شروع کریں؟" دادا جی نے زوردار قہقہہ لگایا۔

"فاروق بھائی، کہیں ہمارا بھتیجا خود بھی کسی کو پسند تو نہیں کرتا؟"

"نہیں، بالکل نہیں! ایسا کچھ ہی ہے۔۔۔۔۔ مطلب نہیں ہے!" اوزل نے کھانستے ہوئے کہا۔

"اچھا؟ تو پھر یہ آیسل کی بات کیوں بار بار آ رہی ہے؟"

"دادا جی، فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ ہمیں بس آیسل بھابھی چاہیے!" ابابیل نے دادا جی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا، تو اب کھانے کی میز پر رشتے طے ہوں گے؟" دادا جی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لگتا ہے اوزل کے اگنور کرنے کا وقت ختم ہو گیا ہے۔" فاروق شاہ نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"آپ سب مل کر مجھے تنگ کر رہے ہیں ! کوئی آیسل نہیں، کوئی شادی نہیں، اور کوئی اگنور نہیں۔ میرے سے بڑے حدید بھائی ہے ،پہلے انکا حق ہے ویسے بھی انکا نکاح تو ہو چکا ہے ،بس رخصتی باقی ہے۔" اوزل نے جھنجھلا کر کہا۔

" میں نہیں کر رہا شادی۔۔۔۔۔۔ وہ بھی اس سے ، اس بات کو چھوڑ دے تو سب کے لیے اچھا ہوگا۔"

حدید نے انکار کر کے کمرے سے نکلتے ہوئے دروازہ زور سے بند کیا، اور سب حیرت سے اسے جاتے دیکھتے رہے۔ لیکن جیسے ہی دروازہ بند ہوا، ابابیل نے گہری سانس لی اور فوراً اپنا دوپٹہ سر پر لیا، چہرے پر مصنوعی اداسی سجا کر بولی، "ہائے ! اب میں کیا کروں؟ کریپر نے انکار کر دیا، میری زندگی تو برباد ہو گئی !"

"ڈنگر عورت، یہ تمہیں کیا ہوا؟ حدید بھائی کے انکار کا تم سے کیا تعلق؟" ایزل نے یہ دیکھا تو اپنی ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولی۔

"کیسے نہیں تعلق؟ کرپپر کی شادی کا ذکر ہو رہا تھا، اور دلہن میں بنتی۔ اب وہ نہیں مان رہے، تو میرا خواب ٹوٹ گیا!" ابابیل نے اداس آواز میں کہا۔

اوزل نے تیزی سے پانی کا گلاس میز پر رکھا اور غصے سے کہا، "ابھی میری شادی کی بات کیوں گول کر رہے ہوں، اور بھائی کے انکار کا تم سے کیا تعلق، ابھی تمھاری عمر پڑھنے کی ہے؟"

"لینا دینا کیوں نہیں؟ رخصتی کی بات ہو رہی تھی، اور دلہن بننے کا شوق تو مجھے بچپن سے ہے، ڈھکن!" ابابیل نے معصومیت سے کہا۔

ایزل نے قہقہہ لگایا، "ارے، ڈھکن، ابابیل آپ کو یہ بتا رہی ہے کہ اس کو شادی کرنے کا بہت شوق ہے، اور حدید بھائی اس کی سہاگ رات پر پانی پھیر گیے ہیں۔ ! "

"یہ فلمی سین میں برداشت نہیں کر سکتا ! حدید بھائی نے انکار کیا ہے کوئی جنگ نہیں کی جو تم اوور ریکٹ کر رہی ہوں؟" اوزل نے سر پکڑ لیا اور غصے سے بولا۔

"ڈھکن، آپ کو تو خوش ہونا چاہیے کہ کھڑوس نے انکار کیا۔ آپ کا نمبر پہلے آ سکتا ہے ! " ابابیل نے ہاتھ نچاتے ہوئے کہا۔

اوزل کے چہرے پر بے یقینی چھا گئی۔ وہ ہکا بکا رہ گیا اور پھر بولا، "میرا نمبر؟ خدا کے لیے، یہ سب بند کرو ! ۔

"ڈھکن، اب تو آپ کو تیار رہنا چاہیے۔ کہیں دادا جی اگلے اعلان میں آپ کی شادی نہ کروا دیں ! " ایزل نے مزے لیتے ہوئے کہا۔

ابابیل نے مصنوعی شرم سے نظریں جھکا کر کہا، "اوزل جان، اگر آپ چاہیں تو میں دلہن بننے کے لیے تیار ہوں!"

"یہ کیا ہو رہا ہے؟ کوئی مجھے بچائے! یہ دونوں مل کر مجھے پاگل کر دیں گے!" اوزل نے کرسی سے اچھل کر کہا۔

ایزل نے ہنستے ہوئے کہا، "ڈھکن، آپ تو خود کو فیشن کا ماہر کہتے ہیں۔ دلہن کے لیے جوڑا ڈیزائن کروائیں گے یا ابھی سے بھاگنے کی تیاری کریں گے؟

"میں سب کے سامنے کہہ رہا ہوں، مجھے تم سے کوئی شادی نہیں کرنی۔ ورنہ حدید بھائی نکاح نامے سے پہلے میرا جنازہ پڑھوا دینا ہے!" اوزل نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"ہائے ! میری زندگی میں کوئی امید باقی نہیں رہی۔ جلاد کریپر نے انکار کر دیا، اور ڈھکن بھی بھاگ رہے ہیں ! "ابابیل نے مصنوعی رونے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری یہ اداکاری دیکھ کر حدید بھائی کمرے میں واپس آجائیں گے، اور کہیں گے کہ چلو، ابابیل کی رخصتی کروادو ! "ایزل نے قہقہہ لگایا۔

یہ سنتے ہی اوزل نے سر پکڑ لیا اور بولا، "میں واقعی پاگل ہو جاؤں گا ! خدا کے لیے، یہ مذاق بند کرو۔ میں آیسل کو پسند کرتا ہو اور اسے سے ہی شادی کرو گا۔ ! "اور پورا کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا، سوائے اوزل جس کو اب سمجھ آیا کہ، ابابیل یہ اداکاری صرف اوزل سے آیسل کے لیے اظہار سننے کو کر رہی تھی۔

اوزل غصے سے ان کو گھورتے کمرے سے باہر نکل گیا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

رات گہری ہو چکی تھی۔ مسجد کے صحن میں ایک عجیب سا سکون تھا۔ عشاء کا وقت کب کا گزر چکا تھا، اور باقی نمازی اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے تھے۔ مسجد کی روشنی مدھم تھی، لیکن اندر کا ماحول سکون بخش اور روح کو سکون دینے والا تھا۔

NOVEL HUT

احد میر، جو مسجد کے کونے میں اکیلا بیٹھا تھا، آج بہت مختلف محسوس کر رہا تھا۔ اس کا دل ایک عجیب سرشاری اور شکرگزاری سے بھرا ہوا تھا۔ وہ اس خدا کے حضور جھکا ہوا تھا جس نے اس کی ہر دعا کو سنا اور قبول کیا۔ آج اس

نے شکرانے کے نفل ادا کرنے کی نیت باندھی تھی، کیونکہ وہ لڑکی جس کا ذکر وہ اپنی ہر دعا میں کرتا رہا، جسے وہ اپنے دل کی گہرائیوں سے چاہتا تھا، وہ اسے مل گئی ہے۔

یہ وہ لمحہ تھا جس کا وہ برسوں سے منتظر تھا۔ ہر سجدے میں، ہر رکوع میں، اس نے اپنی محبت اور شکرگزاری کو رب کے حضور پیش کیا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ خوشی محض اس کی قسمت کا کھیل نہیں، بلکہ اس کے صبر، محبت، اور دعا کی قبولیت کا نتیجہ تھا۔ مسجد کی خاموشی میں، اس کے دل سے نکلا ہر لفظ جیسے خدا کے عرش تک پہنچ رہا تھا۔ احد میر سجدے میں جھکا ہوا اپنے رب سے ہمکلام تھا۔ مسجد کی خاموشی میں اس کی سرگوشیاں ہوا کے جھونکوں میں گھل رہی تھیں۔ وہ اپنی دعاؤں اور جذبات کو الفاظ کی صورت میں پیش کر رہا تھا۔

NOVEL HUT

"یا رب ! آپ جانتے ہیں ہے میں نے آپ سے ہمیشہ وہی مانگا جو میرے حق میں بہتر ہو۔ لیکن اُس وقت جب میرے دل نے کسی کے لیے دھڑکنا شروع کیا، تب بھی میں نے اپنے اختیار پر بھروسہ نہیں کیا۔ آپ سے مانگا، آپ سے دعا کی، اور آپ نے میری سن لی۔ یا رب ! کیسے آپکا شکر ادا کروں؟"

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، لیکن ان آنسوؤں میں غم کی جھلک نہیں تھی۔ یہ آنسو شکر گزاری اور عاجزی کے تھے۔

NOVEL HUT

"آپ نے میری دعاؤں کو قبول کر لیا، میرے صبر کا صلہ دیا۔ میں کیسے بیان کروں کہ میں کتنی خوشی محسوس کر رہا ہوں؟ آپ میرے رب ہے، میرا حامی

وناصر۔ اس دل کو آپ نے جو سکون بخشا، اس کے لیے میں ہمیشہ آپکا مقروض رہوں گا۔"

احد کا دل پر سکون تھا، اور اس کا رب سے یہ مکالمہ اسے مزید قریب لے جا رہا تھا۔ ہر لفظ میں محبت اور شکر کا ایک نیا رنگ تھا۔ جیسے وہ اپنے رب کے ساتھ راز و نیاز کر رہا ہو، اور رب اس کے دل کے ہر گوشے کو سن رہا ہو۔

احد میر نے دوبارہ نیت باندھی اور دو رکعت نفل شکرانے کے ادا کیے۔ سلام پھیرنے کے بعد، وہ دوبارہ سجدے میں گر گیا۔ اس کے لبوں پر دعا کے الفاظ تھے، اور دل میں ایک ہی خواہش۔ وہ اپنے رب سے مخاطب تھا، آنسو اس کے گالوں پر بہہ رہے تھے۔

"یا اللہ ! آپ نے میری دعائیں سن لیں، وہ مجھے مل گئی ۔ پروردگار ! میں آپ سے ایک اور دعا کرتا ہوں، آپ ہمارے اس رشتے کو پاکیزہ کر دیں، اور اسے میرے نصیب میں ہمیشہ کے لیے لکھ دیں۔ یا اللہ ! جلدی وہ وقت لے آئیں

جب وہ میری محرم بن جائے، میری زندگی کا حصہ بن جائے۔"

احد کا دل سچائی سے لبریز تھا، اور اس کی دعا رب کے حضور عاجزی کی انتہا کو چھو رہی تھی۔

"یا رب! میں اس رشتے میں برکت اور سکون چاہتا ہوں، اسے ہمارے لیے رحمت کا سبب بنا دیں۔ ہمیں ان لوگوں میں شامل کر لیں جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ ہمیں حلال کے رشتے میں باندھ دیں، تاکہ میں آپ کی رضا کے ساتھ اس کی حفاظت کر سکوں۔"

مسجد کی خاموشی میں، احد میر کا یہ سجدہ طویل ہو گیا۔ وہ اپنے رب سے مانگ رہا تھا، دل کے ہر گوشے کو کھول کر رکھ رہا تھا، اور یقین رکھتا تھا کہ جس رب نے اس کی دعاؤں کو قبول کیا، وہ اسے اس کی محبت کو حلال رشتے میں بدلنے کی توفیق بھی دیں گے۔

"جہاں دعا ہو دل کی، وہاں عشق کا حصول حقیقت بن کر سامنے آتا ہے،
چاہے وہ مجازی ہو یا حقیقی۔"

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

آج سارے بڑے آیسل کے گھر رشتہ لینے گئے۔ اوزل کے تو

دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے ، لیکن بظاہر وہ سنجیدگی کا مظاہرہ کررہا تھا۔
آیسل کو اپنے والدین کا کوئی پتہ نہیں تھا ۔ جب اس نے آنکھ کھولی تو اپنے آپ کو دارالامان میں پایا۔ آہستہ آہستہ وقت کے ساتھ آیسل بڑی ہوئی اور اپنے پاؤں پر کھڑی ہوکر اپنا علیحدہ گھر بنایا۔ آج آیسل کی زندگی کا بہت قیمتی دن تھا ، لیکن وہ اس سے انجان بنی اپنے کمرے میں نیند کے مزے لے رہی تھی۔

گھر میں صرف ابابیل، ایزل اور اوزل موجود تھے ۔ ابابیل اور ایزل خوشی کے مارے بھنگڑے ڈال رہی تھی۔ ابھی وہ بھنگڑے ڈالنے میں مصروف تھی کہ

اچانک اوزل کے چلانے کی آواز آئی۔ دونوں بھاگتی ہوئی اوزل کے کمرے میں گئی۔ لیکن وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔ انکے نظر باتھروم کی طرف گئی ،جہاں سے کھٹر پٹر کی آواز آرہی تھی۔۔

"کیا ہوا ہے ڈھکن ! ! ! " ابابیل باتھروم کے دروازے کے باہر کھڑی چلا کر بولی۔

"اوے ڈھکن ! کیا ہو رہا ہے اندر؟ بھوت پریت کا سامنا کر رہیے ہے کیا؟"

ایزل بھی بولی۔

"ابابیل ! ایزل ! فوراً آکر دروازہ کھولو ! کنڈی خراب ہو گئی ہے اور میں یہاں قید ہو گیا ہوں، !"اندر سے اوزل کی غصے بھری آواز آئی۔

"کنڈی خراب ہو گئی یا آپکی قسمت؟ اور ویسے آپ باتھروم میں کیا نیا ایجادات کرنے گئے تھے؟" ایزل نے ہنسی چھپاتے ہوئے کہا۔

"زیادہ باتیں مت کرو! جلدی آکر دروازہ کھولو، ورنہ میں خود توڑ دوں گا!" اوزل نے چیخ کر کہا،

"توڑنے کی کوشش مت کرنا، ورنہ باتھروم بھی جائے گا اور اپکی عزت بھی!" ابابیل نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مذاق کیا۔

"اور اگر دروازہ ٹوٹا، تو سب کو کیا وضاحت دیں گے کہ ڈھکن بیچاری کنڈی کے ساتھ زبردستی کر رہے تھے!" ایزل نے شرارت سے کہا۔

"تم دونوں مذاق کرنے آئی ہو یا مدد؟" اوزل نے زور سے دروازے کو دھکیلتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا، ٹھہرو، ایزل! پیچ کس لے آؤ، ہم اوزل بھائی کو آزادی دلائیں گے!"

ایزل جلدی سے ایک پیچ کس لے کر آئی اور جیسے ہی دروازہ کھولا، ابابیل نے ناک پر ہاتھ رکھ کر کہا، "ڈھکن، یہ کیا قہر ڈھا دیا ہے؟ یہ بو آپ نے خود پھیلائی ہے یا کسی کی مدد لی ہے؟"

"لگتا ہے ڈھکن نے خود ساختہ گیس چیمبر بنا لیا ہے!" ایزل اپنا دوپٹہ ناک پر رکھتے بولی۔

"یہ گیزر سے گیس لیک ہو رہی ہے، اور میں یہاں پھنسا ہوا تھا ! شکر ہے جلدی دروازہ کھلا، ورنہ میں ختم ہو جاتا آج !" اوزل اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے بولا۔

"اور اگر دروازہ نہ توڑا ہوتا تو ہم کل کی اخبار میں لکھواتے، 'شجاع اوزل عرف ڈھکن نے اپنی ہی پھیلائی بو کے خلاف جنگ لڑتے لڑتے موت کو گلے لگا لیا !'" ایزل ایک نقشہ پیش کرتے بولی۔ جس پر اوزل نے جھرجھری لی۔

NOVEL HUT

"دونوں چپ کرو۔" اوزل غصے سے بولا۔

"ٹھیک ہے، لیکن وعدہ کرو کہ پہلے نہانا ہے، کیونکہ یہ بو گلی تک پہنچ رہی ہے !" ابابیل نے کہا۔

"لگتا ہے، ڈھکن نے آج کنڈی اور اپنی بو دونوں کے ساتھ جنگ کا اعلان کر دیا تھا!" ایزل نے زور کا قہقہہ لگایا۔

"اور یہ جنگ جیتنے کے لیے شیمپو اور پرفیوم کا استعمال ناکافی رہا۔" ابابیل اپنی ناک پر دونوں ہاتھ رکھتے بولی۔

"تم دونوں باز آؤ ورنہ تمہیں اسی باتھروم میں بند کر کے چھوڑ دوں گا!" اوزل بھی اپنی ناقابل برداشت بو پر اپنی ناک پر ہاتھ رکھے بولا۔

" سڑے رہوں یہاں پر، ایک تو مدد کی اوپر سے لڑائی ایسے کر رہے ہیں جیسے یہ بو آپ نے نہیں ہم نے پھیلائی ہوں ۔مجھے تو لگتا اپکا گیزر اور کنڈی اسی وجہ سے مرے ہیں۔" ایزل غصے سے بولتی ابابیل کو ساتھ لیے کمرے سے نکل گئی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

شام کا وقت تھا ، باہر ہلکی ہلکی ہوائیں چل رہی تھی۔ سردیوں کے اولین دن تھے۔ اس سرد موسم میں ابابیل اور ایزل مین گیٹ کے دروازوں پر لٹکی جھولے لے رہی تھی۔ اور ساتھ ساتھ نگاہیں باہر بھی ٹکا کر رکھی تھی، اور سب بڑوں کا انتظار کر رہی تھی کہ وہ آئے اور سب کو آیسل کی ہاں کی خوشخبری دے۔

اوزل بھی انکے پاس چیر رکھے ، اس پر کھڑا تھا۔ کیونکہ بقول اوزل سارے چیر پر بیٹھتے ہیں، لیکن وہ سب سے الگ ہے اس لیے آج وہ کھڑا ہوگا۔

"ڈنگر عورت، اگر آیسل بھابھی نے ہاں کر دی تو گھر میں جشن ہوگا، لیکن اگر نہ کر دی تو ؟"ایزل دروازے پر جھولے لیتے ہوئے بولی۔

"اگر نہ کی، تو ڈھکن کا دل بھی ٹوٹے گا اور یہ چیئر بھی !" ابابیل نے زور کا قہقہہ لگایا۔

"تم دونوں میرے خوابوں کا مذاق نہ اڑاؤ ! میں آج چیئر پر کھڑا ہوں کیونکہ یہ میرے عزم کی علامت ہے۔"اوزل، جو چیئر پر کھڑا تھا، فوراً بولا۔

"ڈھکن ، کہیں یہ علامت آپ کے نیچے سے نکل نہ جائے !"ایزل نے شرارتی انداز میں کہا۔

"ہاں، اور اگر چیئر ٹوٹ گئی تو ہم اسے یادگار کے طور پر رکھیں گے: 'اوزل کی شکست کی نشانیاں!'" ابابیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں کوئی عام انسان نہیں، میں وہ ہوں جس کا خواب ہے کہ آیسل کی زندگی کا ہیرو بنوں۔ اور یہ چیئر میرے عزم کی گواہ ہے!" اوزل نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں، لیکن اگر یہ عزم چیئر سمیت زمین پر آ گیا تو؟" ایزل نے جھولے کو زور سے دھکا دیتے ہوئے کہا۔

اتنے میں ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا، اور چیئر ہلنے لگی۔ اوزل نے توازن برقرار رکھنے کی کوشش کی، لیکن اس کی قسطیں ٹوٹ گئیں۔

"ڈھکن، لگتا ہے آپ کے ارادے ہلنے لگے ہیں! "ابابیل نے ہنسی چھپاتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو، میں گرا نہیں ہوں! "اوزل نے غصے سے کہا۔

ابھی وہ جملہ مکمل کر ہی رہا تھا کہ چیئر ایک زوردار آواز کے ساتھ زمین پر آ گئی، اور اوزل اس کے ساتھ گر پڑا۔

NOVEL HUT

ایزل اور ابابیل نے قہقہوں سے پورا گھر گونج دیا۔ ایزل بولی، "یہ ہوئی نہ بات! پہلے ہی جشن کا آغاز ہو گیا! "

"تم دونوں میری عزت کا جنازہ نکالنے کے لیےپیدا ہوئی ہو !"اوزل زمین پر پڑا، اپنا سر پکڑ کر بولا۔

"ارے نہیں، ڈھکن ! ہم تو صرف آپ کے خوابوں کو زمین پر لانے میں مدد کر رہے ہیں !"ابابیل نے مزید مذاق کرتے ہوئے کہا۔

"اور ویسے بھی، آیسل بھابھی کو ہاں کہنے سے پہلے آپ کو زمین سے قریب ہونا ضروری تھا !"ایزل نے فوراً اضافہ کیا۔

"آج کے بعد نہ چیئر پر کھڑا ہوں گا، نہ تم دونوں کو اپنی باتوں میں شریک کروں گا !"اوزل نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

NOVEL HUT

"یہ وعدہ بھی چیئر کی طرح ہلکا ہے، ڈھکن !" ابابیل اور ایزل نے ایک ساتھ کہا۔

ایزل جھولے سے اتری اور جلدی سے سیدھی ہو کر بولی، "ڈنگر عورت، میں اندر جا رہی ہوں، تم یہیں مزے کرو۔"

ابابیل نے حیران ہو کر پوچھا، "کیوں؟ جھولا چھوڑ کر کہاں جا رہی ہو اتنا مزہ تو آرہا ہے اور ابھی کوئی آیا بھی نہیں؟"

ایزل نے معصوم شکل بنا کر کہا، "ارے بس ذرا ہاتھ دھونے جا رہی ہوں مٹی لگ گئی ہے۔"

اصل میں ایزل نے دور سے حدید کی گاڑی آتے دیکھ لی تھی اور سمجھ گئی کہ خطرہ قریب ہے۔ وہ جلدی سے اندر غائب ہو گئی اور ابابیل کو دروازے کے جھولے پر لٹکتے چھوڑ دیا۔

حدید کی گاڑی دھیرے دھیرے گیٹ کے قریب آ کر رکی۔ اس نے شیشہ نیچے کیا اور ابابیل کو دروازے سے جھولتے دیکھ کر بھنویں چڑھا لیں۔

NOVEL HUT

حدید نے گاڑی سے اتر کر گہری آواز میں کہا، "لڑکی، کیا یہ جھولا بچپن کی یاد تازہ کر رہا ہے یا تمہیں سواری کا شوق ہو گیا ہے؟"

ابابیل، جو اپنی دنیا میں مست تھی، حدید کی آواز سن کر چونک گئی۔ جھولے سے اترنے کی کوشش کی، لیکن پیر صحیح سے نہ ٹکا اور وہ تقریباً جھولے کے ساتھ ہی نیچے گری۔

"واہ، کیا انداز ہے! لگتا ہے کہ تم کسی تھیٹر کی مشق کر رہی ہو۔" حدید ایک آئیبرو اوپر کرتے بولا۔

"وہ... وہ میں بس ہلکی ورزش کر رہی تھی، سردیاں ہیں نا، حرکت ضروری ہے!" ابابیل نے فوراً اپنا حجاب ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

حدید نے آنکھیں سکڑ کر کہا، "اچھا؟ ورزش؟ اور یہ گیٹ کے ساتھ کیوں؟"

NOVEL HUT

"اوہ، یہ ایزل کا آئیڈیا تھا!" ابابیل نے جلدی سے جواب دیا۔

اتنے میں پیچھے سے دوسری گاڑی بھی آ گئی، جس میں بڑے موجود تھے۔ حدید نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا، "بچپن کا جھولا شوق اگلی بار اپنے کمرے میں لے آنا۔ اور یاد رکھو، میں ہمیشہ دیکھ رہا ہوں اور خبردار جو آئندہ یوں باہر نکلی!"

ابابیل سر جھکائے اندر کی طرف بھاگ گئی، اور ایزل، جو پہلے سے اندر تھی، زور زور سے ہنس رہی تھی۔ ابابیل نے غصے سے کہا، "تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ ڈنگر مرد آ رہا ہے؟"

"ارے ! میں نے سوچا، تمہاری جھولے والی ورزش خود ہی سب کو دکھا دوں تاکہ ان کو بھی تمھاری خوبصورتی کا راز پتا چلے !" ایزل نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

ابابیل غصے سے پاؤں پٹختی واک آؤٹ ہو گئی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

آیسل نے ہاں کر دی تھی، اور یہ خبر سن کر اوزل خوشی سے پاگل ہو گیا تھا۔ پورے گھر میں خوشیوں کی لہر دوڑ گئی۔ یہ گھر کی پہلی بڑی خوشی تھی، اور سبھی افراد تیاریوں میں مصروف تھے۔ اگلے ہفتے شادی کی تقریبات شروع ہونے والی تھیں، اور ہر طرف گہما گہمی کا عالم تھا۔

گھر کے بڑے اور اوزل شاپنگ کے لیے باہر گئے ہوئے تھے۔ اس وقت گھر میں صرف ابابیل اور ایزل موجود تھیں، جو ایزل کے کمرے میں بیڈ پر لیٹی ہوئی تھیں۔ باہر سردیوں کی ہلکی ہوائیں چل رہی تھیں، لیکن کمرے میں گرم کمبل اور شرارت بھری باتوں کا ماحول تھا۔

ایزل اور ابابیل اپنا سر بیڈ سے نیچے لٹکائی ہوئی تھی، ایزل فون پر سکرول کر رہی تھی۔ دوسری طرف ابابیل گہری سوچ میں ڈوبی تھی۔

"دھرتی پے بوجھ ! " ابابیل نے اپنا پاؤں اسکے پاؤں پر مارتے بولا۔

"ہاں جی بکواس کرو !" ایزل اپنی مکمل توجہ اسکی طرف کرتی بولی۔ "

" میرے ساتھ چلو !!!" ابابیل بیڈ پر سیدھی بیٹھتی بولی۔

"کہا !!!" ایزل آنکھیں چھوٹی کرکے بولی۔

" اپنا بدلہ لینے۔۔۔۔۔ ویسے میرے بدلے تمھاری طرف سے بھی بہت نکلتے ہیں، لیکن ابھی انکو دفعہ کرو، میں اور

NOVEL HUT

تم ابھی جاکر ڈھکن اور کھڑوس کر یپر کے ارادہ پر پانی پھیر کر آئے گے۔"

ابابیل دونوں ہاتھوں کو باہم ملائے جوش سے بولی۔

" کون سے ارادے ۔۔۔۔۔۔۔مجھے تو کسی نے کچھ بتایا ہی نہیں " ایزل کو اپنی ہی فکر لاحق ہوگئ۔

" اوہوووووو۔۔۔۔۔۔پاگل میرا مطلب ہے ، کہ ڈھکن شاپنگ سے تھکا ہوا آئے گے اور کھڑوس کر یپر آفس سے دونوں کا اولین ارادہ کچھ دیر آرام کرنے کا ہوں گا ، تو ہم انکے ارادوں پر پانی پھینک آئے گے مطلب بیڈ پر۔۔۔۔۔۔۔ " ابابیل ایزل کی گردن کے گرد ہاتھ باندھے بولی۔

NOVEL HUT

" واہ کیا کہنے ڈنگر عورت تمھارے !!!! "

"پہلے ڈھکن کے بیڈ پر پانی گراتے ہیں، !"ابابیل نے چمکتی آنکھوں کے ساتھ ایزل کو دیکھا۔

"یہ تمہارا مذاق ہے یا کسی فلم کا سین، اگر دونوں نے ہمیں پکڑ لیا؟" ایزل نے الجھ کر کہا۔

"بس دیکھتی جاؤ!" ابابیل ہنستے ہوئے بولی۔

وہ دبے قدموں اوزل کے کمرے میں گئیں اور ابابیل نے جلدی سے پانی کا جگ اٹھا کر بیڈ پر انڈیل دیا۔ پانی پھیلتے ہی ایزل نے حیرت سے کہا، "ڈنگر عورت! یہ تو پورا ڈیم بنا دیا تم نے!"

"چلو، اب کھڑوس کے بیڈ کی باری!" ابابیل نے قہقہہ لگایا۔

دونوں حدید کے کمرے میں داخل ہوئیں۔ ابابیل نے پانی کا جگ اٹھایا اور بیڈ کے قریب پہنچ گئی۔ لیکن جیسے ہی پانی انڈیلنے والی تھی، حدید کی سرد آواز گونجی،

"اگر گرا دیا تو خود اس بیڈ پر سو گی اور اگر ایسا نہ کیا تو تم جان سکتی ہوں میں کیا کچھ نہیں کر سکتا۔ !"

ابابیل کا ہاتھ وہیں رک گیا، اور اس نے حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھا۔ "یہ آواز کہاں سے آئی؟ کھڑوس کیا میرے خیالوں پر بھی سوار ہو گیا ہے؟"

حدید دروازے کے پیچھے سے نکل کر سامنے آیا۔ وہ پہلے سے ہی کمرے میں موجود تھا لیکن ان دونوں کو نظر نہیں آیا تھا۔

NOVEL HUT

ان دونوں کی آواز سنتے ہی حدید کو یقین ہوگیا تھا کہ کچھ تو برا ہونے والا ہے۔

"یہ سب ابابیل کا آئیڈیا تھا!" ایزل جلدی سے بولی۔

"میں تو بس... آپکی مدد کر رہی تھی، بیڈ ٹھنڈا کرنے کے لیے، کیونکہ آپ ہر وقت گرم جو رہتے ہیں!" ابابیل نے معصوم شکل بنا کر کہا۔

" ایزل میں نے کتنی دفعہ بولا ہے، کہ اپنی پڑھائی پر دھیان دو اور اس جیسی لڑکیوں کہ ساتھ نہ گھوما کرو۔ خودی تو نالائق ہے ساتھ ساتھ تمہیں بھی کر رہی ہے۔ جاؤ اپنے کمرے میں اب مجھے تم اسکے ساتھ نظر نہ آؤ، اور کل کالج جانا لازمی۔" حدید ایزل کو مخاطب کرتے بولا۔

" جی بھائی ! ! ! " ایزل اپنی جان بچاتی بوتل کے جن کی طرح غائب ہوئی۔

پیچھے ابابیل بیچارے کو ایزل پر نئے سرے سے غصہ چڑھنے لگا، جو ہر باری کی طرح ہی اسی آج اکیلا چھوڑ بھاگی ہے۔

" لڑکی ۔۔ تمھیں کون سی زبان سمجھ آتی ہے۔؟؟" حدید اسکی طرف قدم بڑھاتے، بہکے ہوئے لہجے میں بولا۔

" مجھ۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔مجھے سی پلس لینگویج سمجھ آتی ہے۔ " ابابیل اپنی قدم پیچھے کو بڑھاتی بولی۔

NOVEL HUT

"سی پلس پلس؟ کیا میں کوئی کمپیوٹر ہوں جو اس زبان میں پروگرام ہوگا؟" حدید نے اپنی آنکھیں سکیڑ کر ابابیل کو دیکھا۔ اور مزید قدم ابابیل کی طرف بڑھائے۔

"نہیں، لیکن آپ کا موڈ دیکھ کر لگتا ہے کہ آپ کا 'ایرر' آرہا ہے، اور مجھے فوراً 'کوڈ' بدلنا پڑے گا۔" ابابیل اپنے قدم پیچھے کو لیتی، تھوک نگل کر بولی۔

حدید نے ایک قدم اور آگے بڑھایا، "تو تمہیں 'ڈی بگ' کرنا آتا ہے؟"

"ہاں! لیکن پہلے آپ کو 'ریبوٹ' ہونا پڑے گا!" ابابیل نے فوراً کہا۔

"کھڑوس کریپر، آپ کی 'سافٹ ویئر' میں، میں نے کوئی 'وائرس' ڈال دیا ہے، جو مجھے دیکھ کر ہینگ ہو جاتے ہیں!" ابابیل کا دل حدید کے ہر قدم کے ساتھ اسکے کانوں میں دھڑک رہا تھا۔

"بس، اب تمھیں 'شٹ ڈاؤن' کرنا پڑے گا!" حدید نے اپنے قدم بڑھائے تو ابابیل دیوار کے ساتھ جا لگی۔ حدید نے اسکے اطراف ہاتھ رکھے اور دھیمی آواز میں بولا۔

NOVEL HUT

"دیکھیں، ہم تو صرف 'سسٹم کول' کرنے آئے تھے!" ابابیل نے جلدی سے پانی کا جگ حدید کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن تم نے تو میرا سارا سسٹم وارم کر دیا ہے ۔" حدید اسکی طرف جھکتے بہکی آواز میں بولا۔

ابابیل کو اسکے ارادے کچھ نیک نہیں لگے۔ اس لیے جلدی سے سارا جگ حدید پر انڈیل دیا۔
حدید کے ارمان سارے اس پانی کے ساتھ بہے گئے ۔اس نے ابابیل کی طرف دیکھا جو سرخ منہ کے ساتھ آنکھیں میچ کر کھڑی تھی۔

NOVEL HUT

"اور اب تم 'لوگ آؤٹ' ہو جاؤ، ورنہ میں تمہارا 'سارا ڈیٹا ڈیلیٹ' کر دوں گا !" حدید اس سے پیچھے ہوتا ، منہ سے پانی صاف کرتے ضبط سے بولا۔

"یہ لڑکی میری عقل کے 'پروسیسر' کو جلا دیتی ہے ہمیشہ !" ابابیل کے بھاگنے کی تیزی پر حدید آنکھیں بند کرتے بولا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

آج پھر ابابیل میڈم حدید سے بچنے کے لیے ایزل کے ساتھ کالج آئی ہوئی تھی۔ لیکن بد قسمتی سے اپنا فون لانا بھول گئی تھی، جسکی وجہ سے اب وہ ایزل کا دماغ کھا رہی تھی، جو اپنی کلاس اسائنمنٹ میں مصروف تھی۔

"یار ڈنگر عورت کیسی دوست ہوں، کہ اپنی دوست کی مدد نہیں کر رہی۔" ایزل بیچارگی سے بولی۔ کیونکہ پروفیسر نے انہیں انگلیش کا کلاس ٹاسک دیا تھا۔ جس میں محبوب کے نام خط لکھنا تھا۔

ابابیل نے کرسی پیچھے کھینچی اور اپنی کہنی ایزل کی میز پر رکھ کر بولی، "یار، مجھے تو بس اتنا سمجھ نہیں آرہا کہ یہ محبوب کے نام خط کیوں لکھنا ہے؟ مطلب کیا پروفیسر کو کوئی ذاتی مسئلہ ہے؟"

"شاید وہ رومینٹک ادب کو پروموٹ کرنا چاہتے ہیں؟" ایزل نے اپنا تکا لگایا۔

"رومینٹک ادب؟ کھڑوس کے نام خط لکھ کر بھیج دوں تو پروفیسر کو کوئی مسئلہ تو نہیں؟" ابابیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں ! ! یہ ٹھیک ہے، پروفیسر کو کیا پتہ کھڑوس کون ہے۔"

ابابیل نے ایک ادا سے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا، "چلو، میں خط میں تمہاری مدد کرتی ہوں۔"

ایزل نے فوراً کاغذ اٹھایا اور لکھنا شروع کیا:

استقلال سٹریٹ ،مرکز ترکی،

برگر کینگ،

ایٹ ویکس میوزیم،

پیارے محبوب !!!!

ہیلو !!!! آج کی رات مزہ حسن کا آنکھوں سے لیجیے۔ جیسا کہ آپکو معلوم ہے کہ ہم آپکے حسن کے دلدار رہے پورے ایک سال ۔ آپ کے پیلے موتیوں

جیسے دانتوں پر ہم نے ہمیشہ قصیدے پڑھے۔ جیسا آپکی آنکھوں میں بسے سرمے میں سمائے سرخی جیسے لال آپکے ہونٹوں پر فدا رہے۔ مگر یہ دور محبت مختصر تھا۔ میری امی ابو نے میری زبردستی شادی کرنے فیصلہ کر لیا ہے۔ آپ کے پیلے موتیوں جیسے دانتوں کو یاد کرتے مجھے یرقان ہو گیا ہے۔ میں اپکا دل دکھانے کی وجہ سے کبھی شرمندہ نہیں ہوگی۔آپ خوبصورت تھے لیکن میرا کزن آپ سے زیادہ خوبصورت ہے۔ اور سب سے بڑھ کر میرا وہ دلدار بھی ہے ۔ میں اپنے ٹوٹے دل کی طے سے اپکو اپنی شادی پر مدعو کرتی ہوں۔ آپکی آمد میرے لیے اتنی ہی ضروری ہے جتنی واشروم میں بو۔

آپکی بڑی مہربانی ہوگی ، بھائی اگر آپ میری شادی میں تشریف لائے گے۔

گزشتہ چند سالوں میں اپنا ٹھرک پن دیکھانے پر شرمندہ ہو۔

آپکی ساری گرلز فرینڈ کو میرا سلام ! ! ! ! !

آپکی۔۔۔۔۔X

اپکا محبوب !

" زبردست ! ! ! " ابابیل اور ایزل نے یک زبان کہا۔

ابابیل نے ایزل کے ہاتھ سے اسائنمنٹ کا کاغذ چھین لیا اور پروفیسر کی طرف بڑھ گئی۔

"ڈنگر عورت، یہ کیا کر رہی ہو، آخر میں جمع کروائے گے تاکہ بے عزتی سے بچ جائے؟" ایزل نے گھبرا کر کہا۔

NOVEL HUT

"یقین رکھو، لیجنڈ ہمیشہ اپنے فیصلے صحیح کرتے ہیں !" ابابیل نے پیچھے مڑ کر سرگوشی کی۔

پروفیسر نے اسے اپنی طرف آتے دیکھا اور چشمہ سیدھا کرتے ہوئے انگلیش پوچھا، "جی، مس؟ کیا آپ نے اپنا خط مکمل کر لیا؟"

ابابیل نے مسکراتے ہوئے کاغذ ان کے ہاتھ میں دیا، "جی سر، یہ رہا۔ میں نے دل سے لکھا ہے۔"

پروفیسر نے کاغذ اٹھایا اور پڑھنا شروع کیا۔ جیسے جیسے وہ پڑھتے گئے، ان کے چہرے کے تاثرات بدلتے گئے۔

پروفیسر نے کاغذ کو نیچے کرتے ہوئے گہری سانس لی، "مس، یہ کیا ہے؟"

ابابیل نے معصومیت سے کہا، "سر، یہ میری ایمانداری ہے۔ آپ نے کہا تھا دل سے لکھیں، تو میں نے لکھ دیا۔"

ایزل، جو دور بیٹھی سب دیکھ رہی تھی، اپنا سر ڈیسک پر مارنے لگی۔ پروفیسر نے اپنی غصہ دباتے ہوئے کہا، "یہ انوکھا خط ضرور ہے، لیکن میں اسے کلاس میں سب کے سامنے پڑھ کر سناؤں گا۔"

"سر! یہ تو پرسنل ہے!" ابابیل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا؟ باقی سب کو بھی تو سیکھنا چاہیے، کہ محبت کے خط میں ایمانداری کیسے ہوتی ہے۔" پروفیسر نے تیز لہجے میں کہا۔

NOVEL HUT

"سر، میرا مطلب تھا کہ... آپ کو شاید دوسرا خط زیادہ پسند آئے گا!" ابابیل جلدی سے بولی اور ان کے ہاتھوں سے کاغذ کھینچا۔

"مس، آپ کا تخیل بے مثال ہے، لیکن اگلی بار تھوڑا کم تخلیقی ہونے کی کوشش کیجیے گا!" پروفیسر نے اپنا چشمہ اوپر کرتے طنز مارا۔

ابابیل نے فرمانبرداری سے سر ہلایا اور واپس آکر ایزل کے پاس بیٹھ گئی۔

NOVEL HUT

ابابیل جیسے ہی واپس اپنی کرسی پر بیٹھی، ایزل نے اسے گھورا، "یہ کیا کیا تم نے؟ پوری کلاس کے سامنے ہماری عزت کا جنازہ نکال دیا!"

ابابیل نے بے پروائی سے کہا، "یار، عزت سے زیادہ ضروری مزہ ہوتا ہے، اور ویسے بھی، پروفیسر کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لائق تھے !"

ایزل نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا، "تمہاری اس لیجنڈری حرکت کی وجہ سے اب پوری کلاس ہمیں عجیب نظروں سے دیکھے گی !"
"دیکھنے دو، مشہور ہونا آسان نہیں ہوتا !" ابابیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہاری یہ مشہوری ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑے گی۔ اور یہ کیا بات ہوئی کہ خط میں کھڑوس کا ذکر کر دیا؟" ایزل غصے سے بولی۔
"تو کیا ہوا؟ کھڑوس ہی تو ہمارے روزمرہ کے ڈراموں کا مین کریکٹر ہیں !" ابابیل نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

ایزل نے بے ساختہ ابابیل کے کاندھے پر ہلکا سا تھپڑ مارا، "تم پاگل ہو!"
ابابیل نے پلٹ کر مذاق میں ایزل کو مارا، اور دونوں ایک دوسرے کو مارنے لگیں۔

"آپ دونوں میری کلاس سے باہر جا کر اپنی لڑائی کریں، یہ کلاس روم ہے آپکے محبوب کا گھر نہیں۔" پروفیسر کی

NOVEL HUT

گرجدار آواز پورے ہال میں گونجی۔ ایزل اور ابابیل دونوں معصومیت سے پروفیسر کو دیکھتے باہر کی جانب بڑھی۔

"ڈنگر عورت ! یہ تمہاری آخری حرکت تھی، آئندہ مجھے کسی بھی ڈرامے میں شامل مت کرنا۔ اور توبہ میرے باپ دادے کی جو میں تمھیں اپنے ساتھ کالج لے آئی !"

ابابیل نے قہقہہ لگا کر جواب دیا، "ایسا ممکن نہیں، تم میری زندگی کا حصہ ہو !"

ایزل نے غصے سے اسکو دیکھا، پھر اسکو ایک ٹانگ مار کر گراؤنڈ کی طرف بھاگی پیچھے ابابیل بھی غصے سے اسکے پیچھے بھاگی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

اوزل کی شادی قریب تھی، اور گھر میں ہر طرف خوشیوں کا سماں تھا۔ لیکن ایزل اور ابابیل، جنہیں بازار جانے سے سخت چڑ تھی، نے اپنی سہولت کے لیے آن لائن شاپنگ کا سہارا لیا۔ دونوں نے سوچا کہ گھنٹوں دھکے کھانے سے بہتر ہے کہ گھر بیٹھ کر آرام سے موبائل پر چیزیں دیکھیں اور خرید لیں۔ پورے ہفتے یہ دونوں اپنی پسند کے ڈریسز، حجاب، اور جوتے آرڈر کرتی رہیں، ہر بار یہی کہتی ہوئی، "آن لائن شاپنگ سب سے بہترین ہے!"

گھر میں مہمان آنا شروع ہو گئے تھے، اور ہر طرف ہنسی مذاق اور گہما گہمی کا ماحول تھا۔ خاندان کے دور دراز کے رشتے دار، دوست، اور محلے دار سب ایک کے بعد ایک پہنچ رہے تھے۔ کل اوزل کی مہندی تھی، اور تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔

مہمانوں کے درمیان گپ شپ کا دور چل رہا تھا، بچے بھاگ دوڑ کر رہے تھے، اور خواتین اوزل کی مہندی کے گانے اور رسموں کی باتیں کر رہی تھیں۔

ابابیل، ایزل اور اوزل لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک اوزل کی نظر داخلی دروازے پر گئی، جہاں سے حدید دو لڑکیوں کے ساتھ اندر آ رہا تھا۔ اوزل کی نظریں تھوڑی دیر کے لیے اس منظر پر رک گئیں، جیسے اس نے کسی عجیب سی بات کو محسوس کیا ہو۔ ابابیل اور ایزل بھی حدید اور لڑکیوں کی آمد دیکھ حیران ہوئی۔

آہستہ آہستہ وہ قریب آ رہے تھے، اور وہاں موجود سب کی نظروں کا مرکز صرف حدید تھا، جو ہر وقت سنجیدہ رہتا تھا اور لڑکیوں کو دیکھتا تک نہ تھا

،یہاں تک کے اپنی منکوحہ کو بھی نظرانداز کرتا تھا تو آج یہ دو لڑکیاں کون تھی ، جو مسکرا کر اسکے ساتھ اندر کی جانب بڑھ رہی تھی۔

"اسلام علیکم ! یہ میرے رشتہ دار ہیں، اوزل کی شادی اٹینڈ کرنے آئے ہیں، امید کرتا ہوں آپ ساروں کو کوئی مسئلہ نہیں ہوگا، اگر ہے تو مجھے بتا دے تاکہ میں ان کا بندوبست کہیں اور کروادوں۔"

حدید کے الفاظ سادہ تھے، لیکن اس کے لہجے میں کچھ عجیب سا تھا، اور آنکھوں میں وحشت کی جھلک تھی، جو صرف ابابیل نے نوٹ کی۔ ابابیل کا دل ایک لمحے کے لیے دھڑک کر رک گیا۔ اس نے حدید کی آنکھوں میں خوف کی لہر محسوس کی، جیسے کچھ ایسا تھا جو وہ چھپانے کی کوشش کر رہا ہو۔

" نہیں۔۔۔بیٹا ہمیں کیوں مسئلہ ہوگا، یہ تمھارے رشتےدار ہیں تو ہمارے بھی رشتےدار ہوئے۔ ایسی باتیں کرکے ہمیں پرایا نہ کرو۔" دادا جی جو اپنے کمرے سے باہر آرہے تھے، حدید کی بات سن کرپیار سے بولے۔

" ابے ڈھکن !!! یہ کیا سین چل رہا ہے ؟؟" ابابیل نے چور نظروں سے اوزل کو دیکھا، ایزل بھی منتظری نظروں سے اوزل کو دیکھ رہی تھی۔

" یار مجھے کیا پتا، یہ تو مجھے بھی عجیب لگ رہا ہے، ابھی دیکھا تھا کہ دادا جی نے کہا تھا تمھارے مہمان ہے تو ہمارے بھی ہیں۔ " اوزل بھی بے چینی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔

"ماما یہ ہیں جیکلین آنٹی اور یہ ان کی بیٹی نور، آپ ان کو ان کا کمرہ دکھا دیں، میں فریش ہونے جا رہا ہوں۔" حدید نے امبر بیگم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

اوزل، ایزل اور ابابیل تو ان کی بیٹی نور پر ہی اٹک گئے تھے۔ وہ تینوں ایک لمحے کے لیے چپ ہو گئے، کبھی جیکلین آنٹی کو دیکھتے جو اپنی عمر سے کم عمر کی لگ رہی تھیں، اور کبھی نور کو، جو تقریباً ان کی ہی ہم عمر لگ رہی تھی۔

NOVEL HUT

ابابیل نے سرگوشی کی، "یار، یہ لڑکی کچھ زیادہ ہی بڑی لگ رہی ہے، اور اس کی ماں تو۔۔۔ کوئی 25 سال کی بھی نہیں لگتی۔"

ایزل نے بھی اسی انداز میں کہا، "ہاں، واقعی کچھ عجیب ہے۔ یہ دونوں کیوں اتنی جوان لگ رہی ہیں؟"

اوزل نے چپچاپ نظریں گھماتے ہوئے کہا، "شاید تم دونوں کی نظر زیادہ تیز ہے، مگر کچھ تو مختلف ہے۔ حدید بھائی کی نظریں بھی عجیب سی تھیں جب وہ انہیں لائے تھے۔"

NOVEL HUT

ابابیل کی آنکھوں میں اب سوالات کا طوفان تھا۔ اس نے فوراً اپنی توجہ جیکلین اور نور سے ہٹا کر اوزل کی طرف مرکوز کی،
"کیا آپکو بھی ایسا لگ رہا ہے؟ کچھ تو ہے، جو ہمیں نہیں بتایا جا رہا۔"

"مجھے بھی یہی لگ رہا ہے، کچھ نہ کچھ تو گڑبڑ ہے ڈنگر عورت ! ! " ایزل بھی انکے کان میں گھستی سرگوشی میں بولی۔

"چلو پھر دادا جی کے پاس دیر کس بات کی؟" اوزل نے جلدی سے کہا، اور تینوں نے فوراً اپنے قدم بڑھا دیے۔

دادا جی کے کمرے میں پہنچتے ہی، وہ تینوں یہ جان کر دنگ رہ گئے، کہ حدید دراصل امبر بیگم اور ان کے شوہر ابراہیم کی اولاد نہیں ہے۔ بچپن میں ہی حدید کے والد کا ایک خوفناک حادثہ ہوگیا تھا جس کی وجہ سے ان کی موت ہو گئی تھی۔ ابراہیم، جو حدید کے والد کا قریبی دوست تھا، اس کے بعد امبر بیگم سے شادی کرلی ۔

ابابیل، ایزل اور اوزل نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، ان کے دماغ مفلوج ہو گئے تھے اتنی بڑی حقیقت سننے کے بعد۔

" اس لیے میں سوچ رہی تھی کہ تایا ابو اتنے کھڑوس نہیں ہیں تو پھر یہ کھڑوس کس پر چلا گیا ہے۔" تینوں دادا جی کے کمرے سے باہر نکلے اور اوزل کے کمرے کی طرف بڑھے۔

"یار بیچارے کو کھڑوس تو نہ کہوں ، تھوڑا پیار سے رہنا اب حدید بھائی کے ساتھ، تم ہی ان کا سہارا ہوں، تم ہی انکی زندگی کو خوشگوار بنا سکتی ہوں۔" اوزل کسی سیانے کی طرح ابابیل کو سمجھا رہا تھا۔

"ہاں ڈھکن بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ بھائی نے زندگی میں بہت کچھ کھویا ہے ۔ " ایزل بھی اداسی سے بولی۔

"یہ اداسی کتنی دیر کی ہے، جلدی بتاؤ تاکہ میں سو کر اداسی کو بھاگا دو ! " ابابیل انگڑائی لیتے ہوئے بولی، جیسے کوئی سپر ہیرو اپنے مشن پر جانے کی تیاری کر رہا ہو۔

"بس تین منٹ میں ختم ہو جائے گی۔ میرے سے بھی اس اداس روح کے ساتھ نہیں رہا جا رہا ! " اوزل بھی صوفے پر ٹانگیں اوپر کرتے ہوئے بولا، جیسے وہ کوئی سائنسی تجزیہ کر رہا ہو۔ "اداسی کا وقت کم، اور ہمارے مزاح کا وقت زیادہ ! "

ایزل نے بھی ہنستے ہوئے کہا، "اگر اداسی کا اتنا کم وقت ہے تو پھر ہم تینوں کو اگلے تین منٹ میں چاکلیٹ کھا کر خوشی کو بھی ساتھ لے آنا چاہیے !"

"بالکل !" ابابیل نے فوراً کہا، "اداسی تو ایک ٹرین کی طرح ہے، جیسے ہی ہم چڑھیں گے، وہ خود ہی نکل جائے گی۔"

" اب ہمارا مشن ہے حدید بھائی کو مزید تنگ کرنا تاکہ وہ کبھی اپنا ماضی نا یاد کریں۔" اوزل نے ہاتھ آگے کرا جس پر دونوں نے ہاتھ رکھ کر عہد کیا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

"ہاں جلدی بولوں سنان ، میں نے تمھیں منع بھی کیا تھا کہ کچھ دنوں تک مجھ سے رابطہ نہ کرنا لیکن تم پتہ نہیں کون سی زبان سمجھتے ہوں۔" فلزہ واشروم میں موجود آواز کو دھمیی کرتے موبائل کان سے لگائے بولی۔

" جو لڑکے تم نے پرسوں سمگلنگ کئے تھے، ان کو پکڑ لیا گیا ہے اور پولیس ہمیں ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور ہمارے پانچ اڈوں پر بھی حملہ کیا ہے۔" سنان پریشانی سے بولا۔

NOVEL HUT

"سنان، تم ابھی تک خوف میں بتلا ہو؟ مجھے پہلے ہی علم تھا کہ کچھ ایسا ہونے والا ہے، اس لیے میں پہلے ہی انڈر گراؤنڈ ہوگئی ہوں۔ اور تمہیں بھی یہی

مشورہ دوں گی—چند دنوں کے لیے غائب ہو جاؤ۔"فلزہ نے سنان کی باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے، بغیر کسی خوف کے اور پُرعزم لہجے میں کہا۔

"پولیس ہمیں ڈھونڈ رہی ہے، اڈوں پر حملے ہو رہے ہیں، اور تم ابھی تک گھبرا رہے ہو؟ یہ معمولی بات نہیں، سنان۔ ہم جس دنیا میں رہ رہے ہیں، وہاں خطرات ہمیشہ ہوتے ہیں، اور تمہیں ان کا سامنا کرنا ہوگا۔"

فلزہ کا لہجہ مزید سخت ہوا، "اب تمہیں فیصلہ کرنا ہے—کیا تم ان کمزوریوں کے ساتھ جیو گے یا پھر میرے ساتھ مل کر اس سارے کھیل کو اپنے حق میں پلٹنے کی کوشش کرو گے؟ تمھاری کمزوری یہ ہے کہ تم ابھی تک اپنے آپ کو اس کھیل کا حصہ سمجھتے ہو، جب کہ میں ہمیشہ اس کھیل کا کھلاڑی رہی ہوں۔"

"تمہاری باتوں میں جو اعتماد ہے، وہ میرے لیے ایک دھچکے سے کم نہیں۔ تمہیں لگتا ہے کہ میں کمزور ہوں؟ میں بھی تمہاری طرح سب کچھ جانتا ہوں، فلزہ۔"

سنان خاموشی سے فلزہ کی باتیں سن رہا تھا، لیکن اس کی آنکھوں میں اب غصہ اور اضطراب دونوں کی جھلک تھی۔ اس نے گہری سانس لے کر کہا۔

"ہاں تم کمزور ہوں۔۔۔۔۔۔۔ تمھاری کمزوری لڑکیاں ہیں۔ میں پورے یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ یہ سب تمھاری لاپرواہی کی وجہ سے ہوا ہے۔ کیونکہ تمھارے اس کھیل میں شامل ہونے سے پہلے کبھی ایسی صورت حال پیش نہیں آئی۔" فلزہ غصے سے بولی۔

" اب فون رکھو ، جب تک میں کال نہ کروتب تک مجھ سے رابطے کی کوشش ہرگز نہ کرنا۔" فلزہ نے کہتے ساتھ ہی فون بند کیا اور اپنے ماتھے پے آئے پسینے کے چند قطروں کو صاف کیا۔

"میں جانتی ہوں کہ میں نے کیا کرنا ہے، اور کون مجھے روک سکتا ہے؟ یہ دنیا میرے قدموں میں گرے گی، کیونکہ میں وہ ہوں جو ہر کھیل کو اپنے حق میں موڑ لیتی ہوں۔ جو مجھے چیلنج کرتا ہے، وہ خود اپنی موت کا پیغام لکھتا ہے!" فلزہ آئینے میں دیکھتی ایک شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

آج اوزل کی مہندی تھی۔ ہر طرف گہما گہمی تھی۔ گھر کو دلہن کی طرح سجایا جاتا رہا تھا۔ مہندی کا فنکشن گھر کے وسیع و عریض لان میں منعقد کیا گیا تھا۔ لان کو رنگ برنگے قمقموں، جھالرز، اور پھولوں کی آرائش سے شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ ہر طرف رنگوں کی بہار اور خوشبو محسوس ہو رہی تھی۔ درمیان میں ایک خوبصورت اسٹیج بنایا گیا تھا، جہاں اوزل کے لیے مہندی کی رسم انجام دی جانی تھی۔ مہمانوں کے لیے نرم قالینوں اور آرام دہ نشستوں کا اہتمام کیا گیا تھا۔ لان میں جھولے بھی لگائے گئے تھے، جہاں بچے خوشی سے کھیل رہے تھے۔

اوزل اٹھتے ساتھ ہی ایزل کے کمرے میں گیا، اسکو پورا یقین تھا کہ ابابیل بھی ادھر ہی موجود ہوگی۔ لیکن اسکا یقین مٹی میں مل گیا جب ایزل کے کمرے کو خالی پایا۔

" ماما ! ! دونوں چڑیلیں کہاں ہیں؟؟" اوزل بھاگتا ہوا نیچے نازش بیگم کے پاس آیا ، جو ملازموں کو ہدایت دے رہی تھی۔

" وہ دونوں آیسل کی طرف گئیں ہیں، شادی کے جوڑے اور چیزیں لے کر، اور انھوں نے کہا ہے کہ لڑکی والی ہیں، اس لیے اب وہ شادی کے بعد ہی گھر واپس آئی گی۔" نازش بیگم نے مصروف انداز میں بولا۔

NOVEL HUT

"کیا مطلب اب وہ وہاں رہی گی ؟؟" اوزل چیختے ہوئے بولا۔

" جی ہاں ! ! ! وہ وہاں ہی رہے گی، اور مجھے ان کے فیصلے پر فخر ہے۔" نازش بیگم پیار سے بولی۔

" وہ مجھے اکیلا کیسے چھوڑ کر جا سکتی ہیں ماما؟؟ بلکہ انھیں مجھے بھی ساتھ لے کر جانا چاہیے تھا۔" اوزل زمین پر پاؤں مرتے بولا۔

"بیٹا جی آپکی شادی ہے اس لیے اپکو نہیں لے کر گئی۔ اور آیسل کا کوئی نہیں ہے، اس لیے ان دونوں نے یہ فیصلہ لیا ہے۔"

" اب کہا جا رہے ہوں، مہمان آگئے ہیں ان کو اٹینڈ کرو۔" نازش بیگم اسکو غصے سے باہر نکلتے دیکھ بولی۔

" وہ دونوں مجھے اکیلا چھوڑ کر جا سکتی ہیں، لیکن انکا یارم انکوں کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گا۔"

اوزل سنجیدگی سے کہتا، باہر کو بڑھا اور اپنی گاڑی میں بیٹھتے ہی اسکو بھاگا لے گیا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

آیسل کے لیے آج کا دن بہت خاص تھا، لیکن وہ اتنی خوش نہیں تھی۔ دل میں ایک خالی پن تھا، اپنے اپنوں کی شدید کمی محسوس ہو رہی تھی۔ گھر میں بس چند ایک دوستیں اور کچھ پڑوسی تھے، لیکن وہ اپنے خاندان والوں کی کمی شدت سے محسوس کر رہی تھی۔ خاص طور پر اُس دن جب سب کچھ اتنا اہم تھا، لیکن وہ اتنی تنہائی میں تھی۔

آیسل لان میں لگے جھولے پر بیٹھی، آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے آہستہ آہستہ روتی جا رہی تھی۔ اسے ایسا لگ رہا تھا کہ اس کے آس پاس کا سارا جہاں

چپ ہو چکا ہے، اور اس کا دل ایک دکھی کہانی کی طرح سکڑ رہا تھا۔ اُس نے چند لمحے اپنی زندگی کے بارے میں سوچا، اور پھر دل میں ایک خواہش ابھری، "کاش کوئی ہوتا جو میری اس اداسی کو سمجھ سکے۔"

اسی لمحے میں، اس کے گھر کے دروازے پر ایک دستک ہوئی ۔ آیسل نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ پھر ایک بار اور دستک ہوئی اور دروازہ کھلا۔ آیسل نے سر اٹھایا، اور اس کی نظریں دو اجنبی لڑکیوں پر جا کر رکی۔
دونوں لڑکیاں اس کے سامنے کھڑی تھیں، اور ان کے چہروں پر وہ مسکراہٹ تھی جس میں بے شمار شرارتیں اور محبت بھری تھیں۔
آیسل نے انہیں پہلے نہیں پہچانا، لیکن ان کے انداز میں کچھ خاص تھا۔ ایک لڑکی نے اپنے چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ سجائی اور کہا،

"ہیلو ! ہم ہیں ایزل اور ابابیل، اور ہم اوزل عرف ڈھکن کی سب سے پیارے یار ہیں ۔"

"اور اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ ہم اب آپکی بہنیں ہیں، یہ فیصلہ ہم نے بالکل آج ہی ، سوچ سمجھ کر کیا ہے !" ابابیل نے بھی خوش ہو کر کہا۔

آیسل نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا، اور ایک لمحے کے لیے وہ چپ ہو گئی، جیسے کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو۔

"ہم اپکی زندگی میں رنگ بھرنے آئے ہیں، جیسے ڈھکن ہمیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گے ویسے ہی ہم آپکو اکیلا نہیں چھوڑ سکتے، کیونکہ اپ ہمارے ڈھکن کی دیچکی ہیں"

" اوزل بھائی کی زندگی میں ہم نے جو خوشیاں بھری ہیں، وہی ہم آپکے ساتھ بھی شیئر کریں گے۔" ایزل نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"ہم تو اپکو ڈھکن کی طرح ہی سمجھیں گے، بس تمہیں تھوڑا سا تحمل سے برداشت کرنا پڑے گا، کیونکہ ہمارے ساتھ رہتے ہوئے کبھی بھی بوریت کا سامنا نہیں ہو گا۔ ہم مزے کرتے ہیں، شرارتیں کرتے ہیں، اور سب سے بڑھ کر ہم ہر وقت بے عزت ہوتے رہتے ہیں" ابابیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

NOVEL HUT

"اوہ، تو تم دونوں وہ لڑکیاں ہو جو زل کے ساتھ ہمیشہ ہنسی مذاق کرتی ہیں؟"آیسل نے ہنستے ہوئے کہا۔

" جی ہاں ہم وہ ہی ہیں، " اپنے یارم کے یار" ایزل نے ادب سے سر کو خم دیتے کہا ۔

آیسل کی آنکھوں میں چمک آگئی، اور اس نے دونوں کو گلے لگا لیا۔

"تم دونوں نے میری اداسی دور کر دی ہے۔ تمہارے ساتھ میں بالکل الگ محسوس کر رہی ہوں، جیسے میرے ساتھ وہ سب کچھ ہو جو میں ہمیشہ چاہتی تھی۔"

ابابیل اور ایزل نے مسکرا کر کہا، "یہی تو ہے ! ہم اپکو خوش دیکھنا چاہتے ہیں، اور اب سے آپکی شادی کے دنوں میں خوشیاں اور شرارتیں ہوں گی ! "

" اگر یہ ملن کا دور ختم ہوگیا ہو تو ، چلے آج کے دن کو یادگار بنانے ۔" آیسل نے دونوں کے گال چومتے ہوئے کہا۔

"نیکی اور پوچھ پوچھ ! ! ! چلے پھر چلتے ہیں ترکی کو بتانے کے تین ترکی کی دیوانی آرہی ہیں ۔" ابابیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ویسے آپ ناول پڑھتی ہیں؟" ایزل نے آیسل سے پوچھا، تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کیا اس کو بھی اتنا ہی شوق ہے ترکی دیکھنے کا، جہاں ان کے پسندیدہ ناول کے کرداروں نے اپنی زندگی گزاری تھی۔

NOVEL HUT

"کیوں نہیں؟ ناولز نے تو میرے خوابوں کو حقیقت کی شکل دی ہے۔ اور یہ جو ترکی کے گلیوں میں بھٹکنے کا پلان ہے، یہ کسی ناول سے کم نہیں لگ رہا !" آیسل نے سوال سنا اور مسکرا کر کہا،

"بس، پھر تو ہم ایک ہی صف میں ہیں ! ان جگھوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا، وہی مقامات جہاں ہمارے کردار اپنے جذبات اور کہانیاں جیتے تھے، یہ تجربہ کچھ اور ہی ہوگا۔" ایزل نے چمک کر کہا۔

NOVEL HUT

ابابیل نے سر ہلاتے ہوئے کہا، "تو پھر فیصلہ ہوگیا ! ہم سب ان کہانیوں کا حصہ بننے جا رہے ہیں، اور یہ سفر ایک ناول سے کم نہیں ہونا چاہئے !"

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

وہ تینوں دن بھر ترکی کی گلیوں میں گھومتی رہیں، ہر مقام کو اپنی نظریں اور دل سے محسوس کرتی گئیں۔ صبح سے لے کر شام تک استنبول کے رنگین بازاروں، تاریخی عمارتوں اور حسین مناظرات کا لطف اٹھاتی رہیں۔

"ہر جگہ کا اپنا ایک راز ہے، جیسے یہ شہر اپنے اندر ہزاروں کہانیاں چھپائے بیٹھا ہو۔" ایزل اپنے اردگرد دیکھتے مسمرائز ہوتے بولی۔

وہ استقلال سٹریٹ سے ہوتے ہوئے، بوسفورس کے کنارے چلتے ہوئے نیلے پانیوں کی روانی میں گم ہو گئیں، پھر آہستہ آہستہ وہ تینوں تاریخی عمارتوں کے

قریب پہنچنے لگیں۔ ان کے قدم آخر کار بلیو موسک کی طرف بڑھنے لگے، جو اپنی دلکشی اور عظمت کی وجہ سے معروف تھا۔

"یہ وہ جگہ ہے، جسے ہم نے ناولز میں پڑھا تھا!" آیسل نے کہا، اور ان کی نظریں جیسے خود بخود اس کی بلند و بالا چھتوں کی طرف مڑ گئیں۔

جب وہ بلیو موسک کے دروازے کے قریب پہنچیں، ان کے دلوں میں ایک عجیب سا احساس تھا۔ یہ وہی جگہ تھی

جہاں جنت کے پتے کے کردار جہان نے اپنا تعارف کروایا تھا ولید لغاری کو ۔ عمارت کی بے پناہ خوبصورتی اور سکون نے ان کے دلوں کو اپنی گرفت میں لے لیا۔

NOVEL HUT

ابابیل نے اپنی نظریں بلند کرتے ہوئے کہا، "یہ سب کچھ بالکل ویسا ہے جیسے ہم نے کتابوں میں پڑھا۔ حقیقت میں آکر ان جگھوں کو دیکھنا ایک جادو کی طرح ہے۔"

"کاش کوئی میرا بھی پھوپھو کا بیٹا ہوتا، جو مجھے بھی یہاں آکر اپنی بیوی کے نام سے تعارف کرواتا۔" ایزل مایوس ہو کر بولی۔

NOVEL HUT

"دھرتی پے بوجھ!! ابھی تو تمھارا کرش عمر حیات پر تھا۔" ابابیل اسکو ایک تھپڑ رسید کرتی بولی۔

" اوووہاں میں تو ایموشن میں بھول ہی گئی ،کہ مجھے تو عمر حیات چاہیے۔"

ایزل اپنے سر پر تھپڑ مارتے بولی۔

" اسلام علیکم ! ! ! " احد میر جو ابابیل کے بلانے پر یہاں آیا تھا ، اپنی نظریں جھکا کر بولا۔

" وعلیکم السلام ! ! ! " سب نے جواب دیا ، لیکن آیسل اور

NOVEL HUT

ایزل اس اجنبی کو دیکھ کر کچھ حیران تھی۔

" کہی سچ میں تو نہیں، تمھارا جہاں سکندر آگیا " آیسل ایزل کے کان کے قریب ہوتے بولی۔

ایزل نے اسے عجیب سی نظروں سے دیکھا اور کہا، "نہیں، وہ ایسا تمیز دار نہیں تھا ! " پھر اس نے احد کو غور سے دیکھا جو سفید شلوار قمیض میں ملبوس تھا اور اپنے گرد کالی شال لپیٹے ہوئے تھا۔ اس کی جسامت سے ہی یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ باقاعدہ کسرت کرتا ہے اور اپنے جسم کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ اس کے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے، جیسے وہ ابھی کسی خوبصورت دنیا سے آیا ہو۔ اس کی آنکھیں اتنی زیادہ جھکی ہوئی تھیں کہ ان کی تفصیل دیکھنا تقریباً ناممکن تھا۔ اور پھر اس کی داڑھی اور مونچھیں، جو اس کے چہرے کو ایک خاص وقار دے رہی تھیں، اور اس کے حسن میں ایک الگ ہی کشش پیدا کر

رہی تھیں۔ وہ بالکل ابابیل جیسے لگ رہا تھا، جیسے دونوں کا کوئی خاندانی رشتہ ہو، دونوں میں کچھ عجیب سا ہم آہنگی تھی۔

" اتنی گھور کر کیوں دیکھ رہی ہوں ، نظر لگانی ہے میرے بھائی کو ! ! ! "

ابابیل نے ایزل کے آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے کہا۔

آیسل اور ایزل کو اتنی حیرانی نہیں ہوئی کیونکہ ایزل اور اوزل کو پہلے سے ہی ابابیل نے بتا دیا تھا کہ اسکا ایک بڑا بھائی ہے جو کچھ دشمنیوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہی منظر عام سے غائب تھا۔ آیسل کو بھی ابھی کچھ دیر پہلے ہی معلوم ہوا تھا۔

" اتنے بھی پیارے نہیں ہیں، کہ نظر لگ جائے ۔" ایزل اسکی بات پر ہڑبڑئی، لیکن جلدی ہی جلے کٹے لہجے میں بولی۔

اسکی آواز سنتے ہی احد کی دل کی دھڑکنیں سست ہوئی۔ اسکا دماغ کہہ رہا تھا بس ایک بار اسکو دیکھ لے ، لیکن دل نے کہا کہ اگر ایک بار دیکھ لیا تو تمھارے لیے ہی مشکل ہوگی۔

"تم تو ہمیشہ جلی ہی رہنا ! ! ! مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے ، اپنے بھائی کو دنیا کو دیکھانے کا لیکن ہمیں انکی ضرورت ہے۔ کیونکہ رات بھی ہونے والی ہے اور ہم اکیلے ہیں ۔

ابابیل کی بات پر دونوں نے اتفاق کیا ، کیونکہ ترکی بھی سب ممالک کی طرح ہی خطرناک ہے ،جہاں پر انسانوں کی سمگلنگ کو عام سمجھا جاتا تھا۔

" بھائی کیا آپ میری شادی میں شرکت کرے گے، پلیز انکار نہ کرنا ۔" آیسل احد کو مخاطب کرتے بولی ،جو مسلسل نیچے کی طرف دیکھ رہا تھا ۔

" جی بلکل ! ! آپ اتنے پیار سے انوائیٹ کرے گی تو میں ضرور آو گا ۔" احد کا لہجہ ٹکرا ہوا تھا ، آواز اتنی بھاری تھی کہ سننے والا اسیر ہو جائے۔

" تھینک یو بھائی ! ! آیسل خوشی سے بولی ۔

احد ان سے ایکسکیوز کرتا ، مسجد کے دوسری طرف چلا گیا۔

NOVEL HUT

"یو بندریوں ! ! ! آج تم لوگ میرے ہاتھوں سے زندہ بچ کر دیکھاو " اوزل تیزی سے انکے پاس آتے غصے سے چلایا۔

تینوں نے مڑ کر آواز کا تعاقب کیا تو اوزل کو دیکھ کر حیران ہوئی کیونکہ وہ پسینے میں شرابو تھا اور سارے بال اسکے ماتھے پر بھکریں ہوئے تھے۔آنکھوں میں غصے اور تھکن واضح ہورہی تھی۔آیسل نے اسکو دیکھا اور شرم سے اپنی نظریں جھکا لیں۔

"آپ یہاں کیسے مطلب ؟؟؟ مطلب آپکو کس نے بتایا کہ ہم یہاں ہیں؟ " ابابیل نے حیرانی سے پوچھا۔

"تمھیں ڈھونڈنے کے لیے میں نے اتنی محنت کی ہے! تم لوگ کہاں چھپے بیٹھے تھے، میں نے پورے شہر کا چکر لگا لیا!" اس کی آواز میں غصے کے ساتھ ایک عجیب سی مایوسی بھی تھی، جیسے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ کیوں اس نے ان دونوں کے ساتھ دوستی کی۔

"تو آپ نے پورے شہر کا چکر لگا لیا؟ اور ہمیں نہ بتایا؟ ہم بھی آپکے ساتھ گھومتی، مزے کرتیں۔" ایزل اسکی بات سنتی اداسی سے بولی۔

اوزل کا چہرہ مزید سرخ ہوگیا، "تمھیں پتا ہے کہ تم تینوں کو ڈھونڈنے کے لیے کتنی محنت کی ہے۔ صبح سے شام ہوگئی ہے اور آج اس محترمہ کی مہندی بھی ہے۔"

اوزل غصے سے آیسل کو کہتا ،نیچے زمین پر بیٹھ گیا۔ تھکن سے اسکا انگ انگ درد کر رہا تھا۔

"آپکو اپنی مہندی کی فکر کرنی چاہیے کیونکہ آج آپکی

بھی مہندی ہے ۔ "آیسل بھی بدو بد بولی۔

"چلو میرے ساتھ میں تم دونوں کو لینے آیا ہوں "اوزل تھوڑے وقفے کے بعد اپنی سانس بحال کرتے بولا۔

" ہم پہلے بتا کر آئے تھے کہ ہم آیسل آپی کہ ساتھ ہیں، اور ہم شادی تک انکے گھر ہی رہے گے۔" ابابیل اوزل کے ساتھ بیٹھتی اسکو سمجھاتے بولی۔ اتنے میں احد بھی انکے پاس آکر کھڑا ہوگیا۔

"تو اسکو بھی اپنے ساتھ لے آؤ، اس میں کون سی بڑی بات ہے۔" اوزل اپنی ضد پر ہی آڑ گیا۔

"یہ کیسے آسکتی ہیں؟؟ ابھی یہ آپکی محرم نہیں بنی۔" ایزل اسکی عقل پر ماتم کرتے بولی۔

"مجھے کچھ نہیں پتا ، بس اتنا پتہ ہے کہ تم دونوں کے بغیر میری زندگی نامکمل ہے ۔ ! ! اور محرم بننے میں کونسا ٹائم لگتا ہے ۔ " اوزل کھڑے ہوتے ضدی لہجے میں بولا۔

" مطلب ؟ " آیسل نے حیرت سے پوچھا۔

" آج ہی اور ابھی ہی میں آیسل سے نکاح کرو گا ، اور تم تینوں کو اکٹھے ہی گھر لے کر جاؤ گا ، اسطرح کسی کو کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔ " اوزل کا انداز ایک دم بدل گیا ، اسکی بات سن کر سارے شاک میں چلے گے ۔

" ہم یہاں مولوی کہا سے لائے گے ؟؟ " ابابیل نے کچھ دیر بعد سوچتے ہوئے بولا۔ کیونکہ وہ اس سے متفق نظر آرہی تھی۔

" تمھارا بھائی ہے نہ ! ! ! ! اس سے بڑا مولوی میں نے آج تک نہیں دیکھا ! ! " اوزل ہنستے ہوئے احد کی طرف اشارہ کرتے بولا۔ سب نے احد کی طرف دیکھا۔

" کیا آپکو نکاح پڑھنا آتا ہے۔ ؟؟؟ " ایزل کے لہجے میں حیرانی کی جھلک تھی۔

" میرا خیال ہے کہ ہر بھائی کو اتنا قابل ہونا چاہیے، کہ اپنی بہن کا نکاح خودی پڑھوا سکے ! ! ! " احد نے نرمی سے جواب دیا۔ ایزل اور سب بھی اسکی بات سے متاثر ہوئے۔

تھوڑی دیر میں نکاح کا انتظام کیا گیا اور مغرب کی نماز کی امامت احد نے کروائی اور اسکے پیچھے سب مردوں

نے نماز پڑھی۔ لڑکیاں علیحدہ نماز پڑھنے میں مصروف تھی۔
ساروں کو ابابیل کی قسمت پر رشک آیا جسکا بھائی اتنا قابل تھا کہ جو بھی اسکے ساتھ ہوگا وہ اسکو اپنے ساتھ جنت تک لے کر جائے گا۔

مغرب کی نماز کے احد نے ان دونوں کا نکاح احسن طریقے سے انجام دیا۔

پھر احد اپنے گھر کی طرف بڑھا اور وہ چاروں اپنے گھر کی طرف ۔ ان چاروں کو کوئی فکر نہیں تھی کہ انکی غیر موجودگی سے گھر والے کتنے تپے ہوئے ہوگے اور

NOVEL HUT

حدید نے تو انکے لیے ایسا سپرائیز تیار کر رکھا تھا کہ انکوں انکی نانی یاد آنے والے تھی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

دادا جی کے کمرے کا ماحول غیر معمولی حد تک خاموش اور سخت تھا، لیکن اس خاموشی میں ایک عجیب سا طوفان چھپا ہوا تھا۔ سارے گھر والے کمرے میں موجود تھے، اور ان کے چہرے غصے اور حیرت کا عجیب امتزاج پیش کر رہے تھے۔ دادا جی اپنے مخصوص تخت پر بیٹھے ہوئے تھے، ان کی آنکھوں میں غصے کی چمک اور پیشانی پر گہرے بل واضح تھے۔ وہ بار بار اپنی لاٹھی کو زمین پر

ٹکا رہے تھے، جیسے اپنی بے چینی کو قابو میں رکھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

ابابیل ، ایزل اور اوزل، جو دادا جی کے عتاب کا اصل نشانہ تھے، کمرے کے وسط میں کھڑے تھے۔ ان کے چہروں پر کسی قسم کی پریشانی یا شرمندگی کا کوئی نشان نہیں تھا، بلکہ ان کی بے نیازی جیسے سب کو مزید بھڑکا رہی تھی۔ وہ تینوں اطمینان کے ساتھ کھڑے تھے، جیسے کسی کہ بولنے کا انتظار کر رہے ہوں ۔ ابابیل کی آنکھوں میں شرارت کی چمک تھی، جیسے وہ اپنی حرکت کو صحیح سمجھتی ہوں ۔ اس کے ساتھ موجود۔

حدید، جو ایک طرف کھڑا تھا، اپنی نظروں سے ان تینوں کو مسلسل گھور رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں غصہ اور سردپن صاف جھلک رہا تھا ۔ وہ چاہتا تھا کہ کچھ کہے، مگر شاید دادا جی کے حکم کا انتظار کر رہا تھا۔ گھر کے باقی افراد بھی اپنی اپنی جگہ پریشان اور غصے میں تھے۔

آیسل، جو صورتحال سے زیادہ الجھن کا شکار لگ رہی تھی، کو ابابیل کے کمرے میں بھیج دیا گیا تھا تاکہ وہ اس تنازعے سے دور رہے۔ کمرے میں موجود ہر شخص کو دادا جی کے اگلے قدم کا انتظار تھا۔

"چلو جو ہوا اسکو رہنے دو ! ! اب ہم جو کرے گے وہ زیادہ اہم ہوگا۔۔۔۔"

یوسف شاہ کی آواز سب کی سماعت میں گونجی۔

NOVEL HUT

" اوزل شادی ویسے ہی ہوگی جیسے پہلے ہونی تھی، بس فرق یہ ہوگا کہ اب آیسل کی بھی اسکے ساتھ رسومات ہوگئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اب سارے جاؤ اور

مہندی کے لیے تیار ہوں ، اور فنکشن شروع کرو آگے ہی ہم لیٹ ہو گئے ہیں۔"یوسف شاہ سنجیدگی سے کہا۔

سب ان تینوں کو گھورتے باہر کی جانب بڑھے، اب پیچھے وہ تینوں، حدید اور یوسف شاہ کمرے میں موجود تھے۔
جیسے ہی گھر والے کمرے سے باہر نکلے، وہ منظر بالکل کسی پرانی فلم کا لگ رہا تھا جہاں ہیرو کے سامنے سب ولن چپ چاپ نکل جاتے ہیں، لیکن یہاں ولن وہ تینوں تھے، جو اپنی خودی کی دنیا میں مگن ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارے کر رہے تھے۔
دادا جی کے "آج تو میں سب کو سیدھا کر دوں گا" والے تاثرات اور باقی گھر والوں کی خاموشی سے لگ رہا تھا کہ

سب کو ذرا سا وقت چاہیے اس صورت حال کو ہضم کرنے کے لیے۔ اب کمرے میں صرف وہ تینوں، حدید، اور یوسف شاہ رہ گئے۔ حدید نے اپنی آنکھیں سکیڑ کر انہیں گھورا، جیسے کسی ابھی سالم نگل جائے گا۔

یوسف شاہ، جو عام طور پر سب سے سمجھدار مانے جاتے تھے انکی حرکتیں دیکھ ،اب اپنی ہنسی چھپانے کی کوشش کر رہیے تھے۔ لیکن دل ہی دل میں وہ خود بھی سوچ رہے تھے کہ کیا یہ سب واقعی ہوا؟

NOVEL HUT

ابابیل نے ایک نظر حدید کی طرف ڈالی اور اپنی جیب سے ٹافیاں نکال کر میز پر رکھ دیں۔

"یہ لیں، سب کے لیے !" اس نے اطمینان سے کہا، جیسے نکاح نہیں، کوئی سالگرہ کی تقریب منا کر آئی ہو۔

حدید نے غصے میں اپنی کرسی سے اٹھنے کی کوشش کی، لیکن کرسی کی ٹانگ نے احتجاجاً ایک زوردار "کڑاک" کی آواز نکال دی۔ داداجی اپنی ہنسی روک نہ سکے اور زور سے قہقہہ مار دیا۔

حدید کی آنکھیں مزید سکڑ گئیں، جیسے ابھی کسی کو گدی سے پکڑ کر باہر پھینک دے گا۔

"تو، اب تم لوگوں نے آگے کیا کرنا ہے؟" داداجی نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"آگے؟ داداجی، ابھی تو صرف ہنی مون پلان کرنا ہے اور میں پہلے بتا دو یہ دونوں میرے ساتھ جائے گی !"اوزل نے دھیمی آواز میں لاپرواہی سے بولا، جو صرف حدید نے باخوبی سنا اور خود کو داداجی کے سامنے کچھ برا کہنے سے روکا ،ورنہ حدید کے پاس ایسا جواب تھا جو اسکی بولتی دو سیکنڈ میں بند کر دیتی۔

"کیا کہا سمجھ نہیں آئی؟؟؟" داداجی اپنے کان اسکی طرف موڑتے ہوئے بولے۔

"کچھ نہیں کہا داداجی۔۔۔۔ آپ نے جو فیصلہ کرنا تھا آپ وہ رہنے ہی دے، آپکے فیصلے بھی انکی طرح ناپائیدار ہیں !!!! اب میں انکوں سزا دو گا

کیونکہ دن با دن انکی شرارتیں بڑھتی ہی جارہی ہیں۔ اور آپ انکی سائیڈ نہیں لے گے ! !" حدید نے سنجیدگی سے کہا اور ان تینوں کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

" دیکھنا ڈنگر عورت ! ! ! ابھی بھائی آئے گے اور کہے گے 'داداجی ابھی اور اسی وقت مجھے ابابیل کی رخصتی چاہیے، میں خود اپنے طریقے سے اسکو سزا دو گا '۔۔۔" ایزل اپنی آواز کو بھاری کرتے، آہستہ آواز میں ابابیل کے کان میں بولی۔جسے سنتے ہی ابابیل کا چہرہ سرخ ہوگیا۔

"یو دھرتی پے بوجھ ! ! ! ! پتہ ہے وہ تمھارے بارے میں کیا بولے گے ؟؟؟ کہ اسکی شرارتیں تو اسکے قد سے زیادہ بڑھتی جا رہی ہے، داداجی، جو کل رکشے

والے کا رشتہ آیا تھا، اسکو ہاں کردے اور اوزل کے ساتھ ہی اسکی بھی رخصتی کردے۔" ابابیل بھی بدلہ لیتے بولی۔

" اگر تم دونوں کی کانفرنس ختم ہوگئی ہو تو میری بات غور سے سنو ! ! ! "

"آج رات کے جتنے بھی برتن ہوگے وہ تم تینوں دھوگے، اور خبردار جو مجھے تمھاری شکایت ملی، ورنہ کل صبح کا ناشتہ اور صفائیاں بھی تمھارے ذمے ہوگی ۔ اگر ایسا نہ کیا تو تینوں کو الگ الگ ملکوں میں پھینک آوگا۔ پھر کرتے رہنا یاد ایک دوسرے کو۔"

حدید کی اتنی سخت دھمکی پر تینوں نے پہلے بیچارگی سے ایک دوسرے کو دیکھا پھر داداجی کو جنھوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کر لیے، مطلب صاف تھا کہ ان سے کوئی امید نہ رکھے۔

تینوں حدید کو گھورتے ہوئے باہر نکل گئے۔ تینوں کی گھورنے کا انداز ایک جیسا تھا۔مگر حدید کو ابابیل کے
گھورنے کا انداز اتنا اچھا لگا کہ مسکراہٹ نے اسکے لبوں کو چھوا لیکن یہ صرف کچھ سکینڈ کے لیے تھا، وہ پھر اپنے اوپر سنجیدگی کی ڈھال اوڑتے کمرے سے باہر نکلا۔ اور اپنے کمرے کی راہ لی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

مہندی کا فنکشن اپنے عروج پر تھا۔ سٹیج رنگ برنگے پھولوں سے سجا ہوا تھا، اور ہر طرف خوشبو اور خوشیوں کا سماں تھا۔ اوزل سفید شلوار قمیض میں نہایت پرکشش لگ رہا تھا۔ اس کی ہلکی بھوری داڑھی اور گہری سبز آنکھیں جیسے ہر منظر کو اپنی طرف کھینچ رہی تھیں۔ اس کی شخصیت میں ایک عجب سا ٹھہراؤ اور کشش تھی، جیسے وہ ہر شور کے بیچ بھی سکون کی علامت ہو۔

لیکن آج اوزل کا سکون بار بار ٹوٹ رہا تھا، کیونکہ اس کی نظریں بے اختیار آیسل کی طرف بھٹک رہی تھیں۔ آیسل پیلے لہنگے میں دلہنوں جیسی خوبصورتی کا مجسمہ لگ رہی تھی۔ گولڈن کڑھائی سے مزین لہنگا، ماتھاپٹی کی جھلک، اور ہلکے جھمکوں کے ساتھ وہ کسی شہزادی کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا چہرہ خوشی اور شرم سے دمک رہا تھا، اور جب بھی وہ سر اٹھا کر اوزل کی طرف

دیکھتی، اس کی نظریں فوراً جھک جاتیں، جیسے دل کی دھڑکنوں نے راز فاش ہونے کا اندیشہ دیا ہو۔

اوزل کی نگاہوں میں حیرت اور ستائش تھی، جیسے وہ یہ سوچ رہا ہو کہ آیسل اتنی خوبصورت کیسے ہو سکتی ہے۔ اس کی نظریں جب بھی آیسل پر ٹھہرتیں، دل میں بے اختیاری سے ایک لہر اٹھتی، اور وہ خود پر قابو پانے کی کوشش میں مصروف ہو جاتا۔ لیکن آیسل کا بار بار شرم سے نظر اٹھا کر جھکانا اسے دیوانہ کر رہا تھا۔

آیسل نے ایک لمحے کے لیے ہلکی مسکان کے ساتھ اوزل کی طرف دیکھا، اور اس کی نظریں جھکانے سے پہلے ان کی آنکھیں مل گئیں۔ یہ لمحہ جیسے تھم سا

گیا۔ اوزل کی سانس رک سی گئی، اور دل نے زور سے دھڑک کر اسے احساس دلایا کہ شاید یہ وہ لمحہ ہے جس کا اس نے

ہمیشہ خواب دیکھا تھا۔

مہندی کی رسم جاری تھی، مگر ان دونوں کے بیچ خاموش نگاہوں کی یہ کہانی کچھ اور ہی کہہ رہی تھی۔ سارا مجمع شور و ہنسی میں مگن تھا، مگر ان دونوں کے لیے جیسے یہ شام صرف ان کی اپنی تھی۔

اوزل مہندی کی رسم کے دوران آیسل کی طرف جھکتے ہوئے آہستہ سے بولا، "تم نے آج تو سچ میں سب کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ دلہن ہو یا پری؟"

آیسل نے شرماتے ہوئے اپنی نظریں جھکائیں اور مسکرا کر کہا، "آپ مذاق کر رہے ہیں، نا؟"

اوزل نے مصنوعی سنجیدگی سے سر ہلاتے ہوئے کہا، "بالکل نہیں۔ مذاق ہوتا تو میں کہتا کہ اتنا اچھا لگنا تو غیر قانونی ہونا چاہیے!"

NOVEL HUT

آیسل نے ہنستے ہوئے کہا، "زل! آپ کو شرارتوں سے فرصت ملے تو رسم پر توجہ دیں، ساروں کی نظریں ہم پر ہیں۔"

"رسم پر توجہ دینے آیا تھا، لیکن تمہارے حسن نے توجہ چرا لی۔ اب کیا کروں؟"اوزل نے جواباً بہکے ہوئے انداز میں کہا۔

"آپ کو کوئی اور بات نہیں آتی ؟"آیسل نے مصنوعی خفگی کے ساتھ کہا۔

"آتی تو ہیں، لیکن وہ باتیں تمہیں شرم سے اور زیادہ گلابی کر دیں گی۔"اوزل نے اسکی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

NOVEL HUT

یہ سن کر آیسل نے اپنا دوپٹہ اوزل کی طرف ہلکے سے جھٹکا اور کہا، "بہتر ہوگا آپ چپ رہیں ! "

"چپ رہ جاؤں گا، لیکن ایک شرط پر۔" اوزل ہنستے ہوئے بولا۔

آیسل نے چونک کر پوچھا، "کیا شرط؟"

"تم ایک بار کہہ دو کہ میں تمہیں اچھا لگ رہا ہوں۔" اوزل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آیسل نے شرماتے ہوئے اپنی نظریں جھکا لیں اور آہستہ

سے بولی، "آپ بہت ضدی ہیں۔"

"یہ تو سب جانتے ہیں، لیکن تمہارے منہ سے سننا تھا کہ میں اچھا لگ رہا ہوں۔"اوزل نے فوراً جواب دیا۔

"سارے ہمیں ہی دیکھ رہے ہیں، تھوڑا دور ہو کر بیٹھے !"آیسل نے جلدی سے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے، لیکن بعد میں حساب برابر کریں گے۔"اوزل نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا اور آہستہ سے کہا۔

NOVEL HUT

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

ابابیل اور ایزل نے مہندی کے موقع کے لیے نہایت دلکش مگر سادہ انداز اپنایا تھا۔ دونوں نے نارنجی رنگ کے لہنگے پہنے تھے، جو نرم اور ہلکے کپڑے سے بنے ہوئے تھے، اور ان پر نفیس کڑھائی کی گئی تھی۔ ان کے لہنگے کے ساتھ انہوں نے ہلکے حجاب لیے ہوئے تھے جو ان کی معصومیت اور وقار کو مزید نمایاں کر رہے تھے۔

ابابیل کے بلیو کلر کی آنکھیں نارنجی رنگ کے ساتھ ایک خوبصورت امتزاج پیش کر رہی تھیں، اور اس کی شخصیت میں ایک منفرد جاذبیت جھلک رہی تھی۔

NOVELHUT

سادگی کے باوجود اس کی آنکھوں کی گہرائی اور چہرے کی مسکان جیسے کسی کی بھی نظر کو اپنی طرف کھینچ سکتی تھی۔

ایزل کی سبز رنگ کی آنکھیں بھی اپنے لہنگے کے ساتھ خوبصورتی سے جھلک رہی تھیں، اور اس کے چہرے پر موجود نرم مسکراہٹ اس کی شخصیت کی نرمی اور معصومیت کو ظاہر کر رہی تھی۔ جیولری نہ پہننے کے باوجود، ان دونوں کی سادگی اور وقار نے انہیں مجمع میں منفرد بنا دیا تھا۔

NOVEL HUT

جیسے ہی ابابیل اور ایزل لان میں آئیں، لوگوں کی نظریں ان پر جم گئیں۔
دونوں روشنیوں اور پھولوں کے درمیان کسی خواب کی مانند لگ رہی تھیں۔

اوزل نے جیسے ہی اپنی بندریوں کو دیکھا، ایک شرارتی مسکراہٹ اس کے چہرے پر آگئی۔

"واہ بھئی ! آج تو میرے یار بھی کسی ماڈل سے کم نہیں لگ رہیں، ساروں کی نظریں میرے سے ہٹا کر خود پر کرلی۔"

NOVEL HUT

ابابیل نے گھور کر اوزل کو دیکھا اور نرم مگر سنجیدہ

لہجے میں کہا،

"ہم کسی کی نظروں کا مرکز بننا نہیں چاہتیں، ڈھکن ۔ بس ہماری سادگی ہی کافی ہے۔"

"ہاں، اور ہمیں لگتا ہے کہ ہماری حجاب اور وقار ہی ہماری اصل پہچان ہے، نہ کہ زیادہ دکھاوا۔" ایزل نے بھی ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"بالکل ٹھیک کہا تم نے۔ تم دونوں کی سادگی ہی سب سے خوبصورت بات ہے، اور یہی تمہیں سب سے منفرد بناتی ہے۔" آیسل نے ان دونوں کی باتوں کو سراہتے ہوئے کہا،۔

NOVEL HUT

"ارے بھئی، تمہاری سادگی بھی ایسی ہے کہ لوگوں کی نظریں خود بخود تم پر ٹک جاتی ہیں۔" اوزل نے شرارتی انداز میں کہا۔

"تو پھر ہم اپنی نظریں نیچی رکھیں گے، تاکہ کسی کو شکایت نہ ہو !" ابابیل نے شرارتی انداز میں پلٹ کر جواب دیا۔

"اور آپ، ڈھکن، زیادہ باتیں نہ کریں، آپ دلہے ہیں !"

سب لوگ ہنس پڑے۔

NOVELHUT

اوزل نے حیرت اور مصنوعی خفگی کے ساتھ ایزل کی طرف دیکھا اور کہا، "ڈھکن؟ یہ سب کے سامنے تو نہ بولوں ؟"

" ہمارے یارم ،ہماری مرضی " ابابیل نے شانے اچکاتے بے نیازی سے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے، اگر میں ڈھکن ہوں تو تم دونوں کیا ہو؟ ڈھکن کے پیچھے چھپنے والی بوتلیں؟" اوزل نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"ڈھکن ، ہم تو وہ بوتلیں ہیں جن میں سادگی اور وقار بھرا ہوا ہے۔" ابابیل نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"اور یہ ڈھکن صرف تم تینوں کی حفاظت کے لیے ہے، میری بندریوں ! !" اوزل نے زندگی سے بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

سب کی ہنسی سے ماحول مزید خوشگوار ہو گیا۔ اوزل نے ہنستے ہوئے کہا،
"ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، لیکن یاد رکھو، یہ ڈھکن کبھی کبھار کھل کر تم سب کی کلاس بھی لے سکتا

ہے!"

"ہائےئےئےئے!!!!!کیا یاد کر دیا، ابھی رات کو ہم تینوں نے برتنوں کی بھی کلاس لینی ہے۔" ایزل کے بولنے پر وہ دونوں بھی خاموش ہوئے اور دل ہی دل میں حدید کو کوس رہے تھے۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

مہندی کی محفل میں سب کچھ رنگین اور خوشگوار تھا، اور مردوں اور خواتین کا سسٹم الگ الگ تھا۔ خواتین والے حصے میں ابابیل، ایزل اور نور سمیت دیگر خواتین جمع تھیں۔ مردوں کی طرف حدید اور اس کے دوست تھے۔ حدید اپنے کام کے سلسلے میں خواتین کے حصے کی طرف آیا تھا، لیکن جب اس کی نظر سٹیج پر بیٹھی ابابیل پر پڑی، تو وہ جیسے تھم سا گیا۔

ابابیل کا حجاب، اس کی سادگی اور وقار میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔ اس کے چہرے پر موجود مسکراہٹ، اس کی بلیو آنکھوں کی چمک، اور اس کی حجاب میں ڈھکی شخصیت حدید کو بے اختیار اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ وہ لمحے کے لیے بس ابابیل کو ہی دیکھ رہا تھا، اس کی معصومیت اور سادگی میں گم ہو گیا تھا۔ حدید کو وہ احساس ہو رہا تھا کہ ابابیل کا یہ حجاب نہ صرف اس کی

ظاہری شخصیت کی حفاظت کر رہا ہے، بلکہ اس کی اندرونی خوبصورتی اور وقار کو بھی مزید اجاگر کر رہا تھا۔

اسی پل نور حدید کے قریب آئی اور ہنستے ہوئے اس کے بالوں کو چھیڑتے ہوئے کہا،

"تم کہاں گم ہو؟ اتنے خاموش کیوں ہو، حدید؟ تمہیں آج کی محفل میں مزے کرنا چاہیے، کیوں ایسا لگ رہا ہے جیسے تمہارا دل کہیں اور ہے؟"

نور کا انداز چھیڑ چھاڑ اور کچھ عجیب تھا، اور وہ حدید کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اس کا گلابی رنگ کا چمکدار اور چست لباس اور میک اپ اسے اور بھی نمایاں بنا رہے تھے۔ اس کے انداز میں بے تکلفی تھی، اور وہ پوری کوشش کر رہی تھی کہ حدید پر اپنا اثر چھوڑ سکے۔

لیکن حدید کی نظریں وہ شوخی اور چھیڑ چھاڑ نہیں تھی جسے نور چاہتی تھی۔ اس کی نظریں ابھی بھی سٹیج پر بیٹھی ابابیل کی طرف جا رہی تھیں، جہاں وہ

حجاب میں ملبوس اور سادہ انداز میں مہندی کی رسم ادا کر رہی تھی۔ حدید کے لیے وہ لمحہ کچھ خاص تھا، اور ابابیل کا حجاب اسے ایک الگ ہی دنیا میں لے گیا تھا۔

، "میں بس کام میں مصروف ہوں، نور، تم مزے کرو ، رات میں بات ہوگی ، ابھی سارے موجود ہیں ۔" اس کی آواز میں کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں تھی، بس ایک تھوڑی سی بے نیازی اور فاصلہ تھا۔ اور آگے کی طرف چل دیا۔
نور نے تھوڑی دیر کے لیے اسے دیکھا، پھر سر ہلا کر اپنی جگہ پر واپس مڑ گئی۔

حدید کی نظروں میں ایک خاص شدت تھی، جو ابابیل کو سب سے چھپا کر اپنے پاس چھپا لینے کی شدت تھی۔

لیکن وہ ضبط کا پہرہ باندھتے، جلدی سے کام کیا اور مردوں والی سائیڈ چلا گیا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

رات کے دو بجے فنکشن ختم ہوا، اور جب سب مہمان رخصت ہو گئے تو اوزل، ابابیل اور ایزل کچن میں کھڑے برتنوں کا ڈھیر دیکھ کر سکتے میں آ گئے۔ برتن جیسے کوئی پہاڑ ہو، اور تینوں کے چہروں پر ایک ساتھ حیرت اور خوف کے آثار نمایاں تھے۔

"یہ کیا ہے؟ برتن ہیں یا کسی نے پہاڑ کاٹ کر کچن میں رکھ دیا ہے؟" اوزل نے ناک پھلائے اور ہاتھ کمر پر رکھ کر غصے سے کہا۔

ایزل نے ایک پلیٹ اٹھا کر دیکھا اور سر ہلاتے ہوئے بولی، "ڈھکن، مجھے لگتا ہے ہم زندگی بھر ان برتنوں کو دھوتے رہیں گے۔"

ابابیل، جو سب سے زیادہ سنجیدہ نظر آ رہی تھی، اچانک بول پڑی، "ایسا کرو، ہم برتن دھونے کے بجائے انہیں دریا میں بہا دیتے ہیں۔ ویسے بھی زیادہ صاف کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی!"

اوزل نے شرارت بھری نظروں سے ابابیل کو دیکھا، "ہاں، اور صبح امی سے کہہ دینا کہ برتن سب بھوت لے گئے!"

"پاگل ڈھکن، بھوتوں نے لے جانے تھے تو یہ سب کھانا کیوں نہیں کھا گئے؟ صرف برتن ہی کیوں؟" ایزل ہنستے ہوئے کہنے لگی۔

تینوں ایک لمحے کے لیے ہنسنے لگے، پھر اوزل نے ایک گلاس اٹھایا اور کہا،

"چلو، میں یہ گلاس دھوتا ہوں۔ باقی

برتن تم دونوں کے ذمے!"

NOVEL HUT

"مجھے معاف کرو! یہ تمہارا آئیڈیا تھا نکاح کا!" ابابیل نے فوراً ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"ڈنگر عورت، اگر ہم نے یہ سب نہ دھوئے، تو صبح تک کھڑوس کے ہاتھوں ہماری 'دوستی دھل جائے گی۔" ایزل نے جھک کر برتنوں کی طرف اشارہ کیا۔

"اور حدید بھائی کے ہاتھوں ہماری پوری دوستی کی کہانی صاف ہو جائے گی۔" اوزل نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

NOVEL HUT

تینوں نے مزاحیہ انداز میں برتن دھونا شروع کیا۔ اوزل نے صابن کی جھاگ بناتے ہوئے ابابیل کے سر پر جھاگ پھینکا، جس پر ابابیل نے پانی سے بھرے گلاس سے اوزل پر حملہ کیا۔ ایزل نے دونوں کو روکنے کی کوشش کی، لیکن خود بھی صابن سے بھری ہوئی اس جنگ میں شامل ہو گئی۔

کچن ہنسی اور شرارتوں سے گونج رہا تھا، اور برتن دھونے کے بجائے تینوں جھاگ کی جنگ میں مصروف تھے۔ آخر کار، ایزل نے ہاتھ اٹھا کر کہا، "ٹھیک ہے، اب کام کرتے ہیں ورنہ صبح تک کھڑوس ہمیں ہی کھا جائیں گے !"

"آج کے بعد مہندی کے فنکشن پر میں صرف چمچ اور ٹشو استعمال کروں گا !"

تینوں کی ہنسی تھم ہی نہیں رہی تھی، اور برتن دھونے کا کام مزے اور شرارتوں کے ساتھ مکمل ہوا۔

NOVELHUT

آخری برتن دھوتے ہوئے رات کے پانچ بج گئے، اور کچن کا منظر کسی میدانِ جنگ سے کم نہ تھا۔ پانی ہر جگہ بکھرا ہوا تھا، فرش پر صابن کی جھاگ کا ایک بڑا سا نشان تھا، اور تینوں کی حالت ایسی تھی کہ جیسے کسی لمبی جنگ سے واپس آئے ہوں۔

اوزل نے اپنے گیلے کپڑوں کو دیکھتے ہوئے جھلا کر کہا، "یار، یہ برتن دھونا تھا یا ہمیں تیرنا سکھایا جا رہا تھا؟"

NOVEL HUT

ابابیل نے جھٹ سے ایک گندا کپڑا اٹھایا اور اوزل کے چہرے پر مارا، "خاموش رہو! یہ سب اپکی وجہ سے ہوا ہے۔ اگر آپ ہمارے پیچھے نہ آتے اور نہ ہی نکاح کرتے، تو ہمیں یہ سزا نہ ملتی!"

ایزل نے جھکتے ہوئے اپنی گیلی چپل کو نچوڑتے ہوئے کہا، "حدید بھائی سے میں کل شکایت کرنے والی ہوں۔ اتنی

ظالمانہ سزا! ہم تینوں تو اب پورے ہفتے بیمار رہیں گے۔"

"بیمار نہیں، دھرتی پہ بوجھ! ہم تو اب 'برتن ماسٹرز' کہلائیں گے۔ اگلی بار کوئی شادی ہوگی، تو ہمیں ہی بلا لیا جائے گا۔" اوزل نے مذاق میں کہا۔

"اور یہ ڈنگر مرد صاحب... ! خود تو مزے سے سو رہے ہوں گے اور ہمیں یہاں اس برتنوں کے پہاڑ سے لڑنا پڑا۔" ابابیل نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔

"اگلی بار ان کی مہندی ہوگی، تو میں خود ان سے برتن دھلواؤں گی۔ اور برتن کیا، پورے کچن کے فرش بھی صاف کرواؤں گی۔" ایزل نے غصہ ہوتے ہوئے کہا۔

اوزل نے صابن سے بھری اپنی گھڑی کو اٹھایا اور مذاقاً ابابیل کو دکھاتے ہوئے کہا، "اگر کل صبح تک میری ہڈیوں میں درد رہا، تو حدید بھائی کو یہی گھڑی میں شادی کے تحفے میں دوں گا۔"

آخر کار، جب تینوں فارغ ہو کر بیٹھے، تو ان کے ہاتھ لال، کپڑے گیلے، اور بالوں میں صابن کی جھاگ اٹکی ہوئی تھی۔

"آج مجھے سمجھ آیا، برتن دھونا ایک فن ہے، جو صرف مجبوری میں آتا ہے!" ایزل نے آہ بھر کر کہا۔

"بس، کل صبح کے ناشتے کے لیے میں صرف ایک چمچ استعمال کرنے والا ہوں، اور وہ بھی دھونا نہیں۔" اوزل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

NOVEL HUT

تینوں نے ایک دوسرے کو تھکے ہوئے مگر مزاحیہ انداز میں دیکھا اور ہنسنے لگے۔ سزا تو حدید نے دی تھی، مگر مزہ انہوں نے خود ہی بنا لیا تھا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

آج برات کا دن تھا، اور حویلی میں صبح سے گہما گہمی تھی۔ ہر طرف تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔ حدید، جس کے کندھوں پر ساری ذمہ داریاں تھیں، صبح سے کسی گھن چکر کی طرح اِدھر سے اُدھر بھاگ رہا تھا۔

کبھی کسی کو پھولوں کا بندوبست کرنے بھیجتا، تو کبھی کھانے کے آرڈرز چیک کر رہا ہوتا۔ حدید کا چہرہ تھکن سے چمک رہا تھا، مگر وہ سب کچھ بے داغ طریقے سے مکمل کرنے کی کوشش میں تھا۔

شام کے پانچ بجنے کو تھے، اور حدید نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار واضح تھے۔

"اوزل کہاں ہے؟ گدھے کو تو ابھی تک تیار ہو جانا چاہیے تھا!" اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" ڈھکن تو دولہے بننے کے بجائے گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہے ہیں، اور ہم نے انکوں اٹھانے کی کافی کوشش کی، لیکن مجال ہے جو ان پر کوئی اثر ہو!" ابابیل اور ایزل نے کچن سے جھانک کر کہا، جو بس ابھی دو منٹ پہلے ہی اٹھی تھیں، وہ بھی جوتی کی نوک پر۔

"اوزل اور اس کی نیند! آج شادی کے دن بھی یہ اٹھنے کو تیار نہیں؟ میں اسے خود اٹھاتا ہوں!" حدید نے ماتھے پر ہاتھ مارا اور کہا۔

جب وہ اوزل کے کمرے میں پہنچا تو پیچھے پیچھے ایزل اور ابابیل بھی ائی، تو منظر دیکھ کر ہنسی روکنا مشکل ہو رہا تھا، اگر حدید موجود نہ ہوتا تو دونوں ہنس لیتی۔

اوزل بستر پر ایسی آرام دہ نیند سو رہا تھا جیسے آج

NOVEL HUT

کوئی بڑا دن نہ ہو، بلکہ کوئی عام چھٹی ہو۔ اس کے ایک ہاتھ میں تکیہ تھا، دوسرا ہاتھ ہوا میں تھا، اور کمبل اس کے چہرے پر آدھا گرا ہوا تھا۔

حدید نے غصے سے اوزل کو جھنجھوڑا، "اٹھو، اوزل ! پانچ بج گئے ہیں، اور تم دولہے ہو ! شادی تمہاری ہے، کسی اور کی نہیں !"

"حدید بھائی، تھوڑا اور سونے دیں، رات کو برتن دھونے میں نیند پوری نہیں ہوئی۔"اوزل نے آنکھیں بند کیے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ڈھکن، نیند پوری کرنی ہے یا زندگی بھر سونا ہے؟ آج اگر دولہے کے بغیر برات چلی گئی، تو دنیا میں پہلی دفعہ ایسا ہوگا ! " ایزل نے قہقہہ لگا کر کہا۔

ابابیل نے اوزل کے کان کے قریب جا کر چلا کر کہا، "اٹھو، ڈھکن ! ورنہ دولہن واپس بھیج دیں گے !"

اوزل نے نیم بند آنکھوں سے کہا، "ابھی تو وقت ہے، نکاح تو رات کو ہوگیا تھا نا؟"

حدید نے صبر کا دامن چھوڑتے ہوئے کمبل ایک جھٹکے سے کھینچ لیا، "وقت ختم ہو چکا ہے، جناب! اگر تم پانچ منٹ میں نہ اٹھے، تو میں تمہیں دلہے کے کپڑے پہنا کر خود کھینچ کر لے جاؤں گا!"

NOVEL HUT

اوزل نے تھوڑی ہچکچاہٹ کے ساتھ آنکھیں کھولیں اور مسکین انداز میں کہا، "کچھ کھانے کو دے دو، پھر اٹھتا ہوں۔"

ابابیل نے اسے تکیہ دے مارا، "کھانے کو؟ ناشتے کا وقت بھی ختم ہو گیا، اور آپ ہو کہ اب بھی کھانے کا سوچ رہے ہو؟"

ایزل نے ہنستے ہوئے کہا، "اوزل بھائی، شادی کے دن لڑکیاں روتی ہیں، اور یہاں دولہے کو کھانے کے رولے پڑے ہیں، کیا یہ کوئی نئی رسم ہے؟"

آخر کار، سب نے مل کر اوزل کو کھینچ کر اٹھایا۔

NOVEL HUT

حدید نے چہرے پر غصہ لاتے ہوئے کہا، "یہ دن تمہارا ہے، اوزل، اور اگر تم نے اب دیر کی، تو یاد رکھنا، اگلے پندرہ دنوں کے برتن بھی تم ہی دھو گے!"

اوزل نے ہار مانتے ہوئے کہا، "ٹھیک ہے، بھائی، میں اٹھ رہا ہوں ! لیکن کم از کم چائے تو پلا دو ! "

"چائے تو اب تم ہال جا کر پیو گے۔ ابھی تو تیار ہو جاؤ ! " حدید سنجیدگی سے بولا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"یہ برات کی تیاری بھی کوئی سزا سے کم نہیں۔ شادی کرنے کی سزا حدید بھائی سے زیادہ کون دے سکتا ہے ! "
اوزل رونی شکل بنا کر بولا۔

ابابیل اور ایزل نے بلند قہقہہ لگایا، اور اوزل کو بالآخر تیار ہونے کے لیے کمرے میں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

شام کا وقت تھا، اور آیسل پالر میں تیار ہو رہی تھی۔ اس نے اپنے خوابوں کی دلہن کے روپ میں خود کو آئینے میں دیکھا تو وہ خود بھی حیران رہ گئی۔

NOVEL HUT

آیسل نے گولڈن اور مرون رنگ کے امتزاج کا شاندار لہنگا پہنا ہوا تھا، جس پر نفیس زری کا کام کیا گیا تھا۔ اس کے گہرے سبز رنگ کے دوپٹے پر ستاروں کی کڑھائی تھی، جو

اس کے چہرے کو مزید دلکش بنا رہی تھی۔ زیور میں بھاری چوکر اور ناک میں نتھ، جھمکے، اور نازک چوڑیاں اس کے حسن کو چار چاند لگا رہے تھے۔ مہندی سے سجی اس کی انگلیاں اور برائیڈ میک اپ اسے مکمل دلہن کا روپ دے رہا تھا۔

اوزل، جو دولہے کے لباس میں بے حد شاندار لگ رہا تھا، آیسل کو لینے پالر پہنچا۔ اس نے سفید شلوار قمیض اور گہرے مرون رنگ کی شیروانی پہن رکھی تھی، جس کے ساتھ گولڈن کام والا دوپٹہ کندھے پر تھا۔ اس کے بال نفاست سے سیٹ تھے، اور چہرے کی ہلکی سی داڑھی اور گہری سبز آنکھوں نے اس کے شخصیت کو مزید پرکشش بنا دیا تھا۔

جیسے ہی اوزل پالر کے اندر آیا، اس کی نظر آیسل پر پڑی، اور وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہ گیا۔

پھر ہنستے ہوئے بولا، "آیسل، مجھے یقین نہیں آرہا کہ میں اتنا خوش نصیب ہوں کہ تم جیسی دلہن ملی۔ لیکن یہ بتاؤ، یہ سب کیا میرے لیے ہے، یا کسی اور کے لیے؟"

NOVEL HUT

"شاید کسی اور کے لیے ہو، کیونکہ آپ نے تو انکار کر دیا

تھا مجھے پالر سے پک کرنے سے !"آیسل نے شرماتے ہوئے نظر جھکا کر بولی۔

اوزل نے قریب آکر شرارت سے کہا، "اگر ایسا ہوتا، تو میں اتنا وقت لگا کر خود نہ آتا۔ لیکن سنو، یہ ساری تیاریاں، یہ حسن... مجھے تو لگتا ہے میں واقعی خواب دیکھ رہا ہوں۔"

"زل، آپ ہمیشہ ایسی باتیں کرتے ہیں کہ بندہ نہ ہنس سکے نہ شرما سکے۔" آیسل نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

NOVEL HUT

"یہ میرا خاص فن ہے، لیکن تمہارے چہرے کی مسکراہٹ میرے لیے سب سے بڑی کامیابی ہے۔" اوزل اسکا ہاتھ پکڑتے بولا اور باہر کی طرف بڑھا۔

اوزل نے جلدی سے آیسل کے لیے کار کا دروازہ کھولا اور جھک کر بولا،

"دلکش دلہن کے لیے دروازہ کھولنا میری ذمہ داری ہے۔ لیکن سنو، آج کے بعد ہر دروازہ میں کھولوں گا، بشرطیکہ تم مجھے اتنے حسین نظر آیا کرو۔"

آیسل شرما کر کار میں بیٹھی اور دھیمی آواز میں بولی،

"بس، زل، زیادہ باتیں نہیں کریں۔ لوگ دیکھ رہے ہیں۔"

NOVEL HUT

اوزل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا، "مجھے کسی کی پروا نہیں،۔"

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

کار ہال کے باہر رکی، اور جیسے ہی دروازہ کھلا، سب کی نظریں اس طرف جم گئیں۔ اوزل نے آیسل کی طرف ہاتھ بڑھایا، اور وہ وقار کے ساتھ نیچے اتری۔ دونوں کی جوڑی ایسی لگ رہی تھی جیسے تصویر مکمل ہوگئی ہوں۔

جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوئے، روشنیوں کا رخ ان کی طرف ہو گیا، اور لوگ خوشی سے تالیاں بجانے لگے۔ اوزل نے آیسل کی طرف جھک کر کہا، "دیکھا؟ یہ سب تمہارے لیے ہو رہا ہے، کیونکہ آج کی سب سے خوبصورت چیز تم ہو۔"

NOVEL HUT

آیسل نے سر جھکایا، شرماتے ہوئے بولی، "آپ مجھ سے ایسی باتیں نہ کریں، مجھے شرم آرہی ہے۔"

اوزل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا، "شرمانے کی نہیں، مجھے دیکھنے کی ضرورت ہے، کیونکہ تمھارا دولہا آج دنیا

کا سب سے خوبصورت لڑکا لگ رہا ہے۔"

NOVEL HUT

دونوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ہال کے بیچ میں پہنچے، اور پورا ہال محبت اور خوشی کی خوشبو سے بھر گیا۔ پھر انکوں سٹیج پر بٹھایا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

جیسے ہی اوزل اور آیسل اپنی شاندار انٹری کے بعد اسٹیج پر بیٹھے، سب کی نظریں ان پر تھیں۔ لیکن اچانک، دروازے سے ابابیل اور ایزل کی آوازیں آئیں، جو ایک ساتھ زور سے بولیں۔

"راستہ دو ! دلہن کی بہنیں آ رہی ہیں !"

دونوں اپنی منفرد انداز میں، ہنستے مسکراتے اور شرارتوں سے بھرپور قدموں کے ساتھ اسٹیج کی طرف بڑھ رہی تھیں۔

ابابیل نے ہلکے گلابی رنگ کی نفیس میکسی پہن رکھی تھی، جس پر موتیوں کا باریک کام ہوا تھا۔ اس نے سلور حجاب اوڑھ رکھا تھا، جو اسے نہایت باوقار اور معصومانہ خوبصورتی دے رہا تھا۔

ایزل نے آسمانی نیلے رنگ کی میکسی زیب تن کی تھی، جس پر چمکدار دھاگے کی کڑھائی کی گئی تھی۔ اس کے ساتھ سفید حجاب اس کی سبز آنکھوں کو نمایاں کر رہا تھا، اور وہ سب کی توجہ اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔

جیسے ہی دونوں اسٹیج پر پہنچیں، انہوں نے ایک ساتھ اوزل کی طرف اشارہ کیا اور کہا،

"اوہ، دولہے بھائی ! ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ دلہن کو پالر سے لے تو آئے، لیکن ہماری اجازت کے بغیر۔یہ کیسے ہو سکتا ہے، ہم نے بھی ساتھ جانا تھا؟"

"میں نے سوچا، تم دونوں سے اگر اجازت لیتا تو مجھے دلہن کے ساتھ رومینٹک ٹائم سپینڈ نہ کرنے دیتیں۔"اوزل شرماتے کی ایکٹنگ کرتے بولا۔

اوزل کے اس طرح شرمانے پر دونوں نے قہقہہ لگایا البتہ آیسل شرمانے میں مصروف تھی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

رات کا وقت تھا، روشنیوں سے جگمگاتے ہال میں ہر طرف گہما گہمی تھی۔ سفید اور سنہری رنگ کی سجاوٹ، پھولوں کی خوشبو، اور ہلکی موسیقی کا شور ایک خواب ناک ماحول پیدا کر رہا تھا۔ ہر کوئی خوش لباس، خوش مزاج اور خوشیوں سے لبریز تھا۔

حدید ہال کے ایک گوشے میں کھڑا تھا۔ اس نے گہرے نیلے رنگ کا تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا، جس کے ساتھ پتلی سلور ٹائی اور سفید شرٹ اس کی پروقار شخصیت کو مزید نمایاں کر رہی تھی۔ اس کی کلائی پر بندھی ہوئی قیمتی گھڑی اور سلیقے سے رکھے گئے جیب میں پوکٹ اسکوائر اس کے اعلیٰ ذوق کی عکاسی کر

رہے تھے۔ وہ اپنے بزنس پارٹنر کے ساتھ کسی اہم ڈیل پر گفتگو میں مصروف تھا۔

اسی دوران، ہال کے مرکزی دروازے سے نور داخل ہوئی۔ اس کی ڈریسنگ اور انداز نے فوراً ہی سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کروا لی۔ اس نے شوخ گلابی رنگ کا چمکدار اور انتہائی تنگ لباس پہن رکھا تھا، جس پر غیر ضروری جڑاؤ اور کٹ ورک نمایاں تھے۔ اس کا بھاری میک اپ اور نیون لپ اسٹک اسے مزید بولڈ بنا رہے تھے۔

NOVEL HUT

نور نے بغیر کسی جھجھک کے سیدھا حدید کا رخ کیا اور اس کے پاس جا کھڑی ہوئی۔ حدید نے اپنی بات چیت میں مگن رہنے کی کوشش کی، لیکن نور نے بے تکلفی سے گفتگو میں مداخلت کر دی۔

"حدید، تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ شادی ہے تھوڑا انجوائے کرو !"

"نور، پلیز۔ ابھی نہیں، یہ ضروری بات ہے۔"حدید نے ایک لمحے کے لیے اپنے بزنس پارٹنر کی طرف معذرت خواہانہ نگاہ ڈالی اور دھیمی آواز میں کہا۔

لیکن نور نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بلند آواز میں قہقہہ لگایا، جس سے اردگرد کے مہمانوں کی نظریں ان کی طرف اٹھ گئیں۔ حدید کے چہرے پر

شرمندگی اور غصے کے آثار نمایاں ہو گئے، جبکہ نور اپنی حرکتوں سے بے نیاز تھی۔

"ویسے آپ لوگ کس بارے میں بات کر رہے ہیں؟ مجھے بھی بتائیں، میں بھی کچھ مشورہ دے سکتی ہوں!"

اس نے حدید کے بزنس پارٹنر کی طرف ایک تجسس بھری

NOVEL HUT

نظر ڈالی اور بے تکلفی سے بولی۔

حدید نے ہلکی سی گہری سانس لی اور اپنے چہرے پر سکون طاری رکھنے کی کوشش کی۔ وہ جانتا تھا کہ نور کی بات کو نظر انداز کرنا ہی بہتر ہے۔

اس نے نرمی سے بزنس پارٹنر کو گفتگو جاری رکھنے کا اشارہ کیا اور دوبارہ اس ڈیل کی بات کرنے لگا، جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

لیکن نور کہاں رکنے والی تھی۔ وہ حدید کے قریب ہو کر اپنی اونچی ہیلز پر جھولتے ہوئے بولی،

"حدید، تم نے یہ نہیں بتایا کہ تم نے میرے لیے کیا خریدا؟ دیکھو، آج کا موقع خاص ہے، اور تمہیں مجھے کچھ دینا چاہیے تھا!"

NOVEL HUT

حدید نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کیں اور اندرونی طور پر خود کو پرسکون رکھنے کی کوشش کی۔ اس کا بزنس پارٹنر، جو پہلے ہی غیر آرام دہ محسوس کر رہا تھا، تھوڑا پیچھے ہٹ گیا اور سر جھکائے خاموشی سے کھڑا رہا۔

حدید نے نرمی سے نور کی طرف دیکھا، "نور، پلیز، میں ابھی مصروف ہوں۔ ہم بعد میں بات کر سکتے ہیں اور میں نے تمھیں پہلے ہی کہا تھا سب کے سامنے میرے سے بے تکلف نہ ہوا کرو۔"

"ارے حدید، اتنی سنجیدگی کیوں؟ زندگی کو تھوڑا انجوائے کرنا سیکھو!"

حدید نے اپنی مٹھیوں کو ہلکا سا دبایا، لیکن وہ اب بھی اپنے جذبات کو قابو میں رکھے ہوئے تھا۔ ہال میں موجود کچھ مہمانوں نے ان دونوں کی طرف نظر ڈالنی شروع کر دی تھی ان نظروں میں ابابیل کی نظریں بھی شامل تھی۔

"مجھے ایک لمحے کے لیے معاف کریں۔" حدید نے آخرکار اپنے بزنس پارٹنر کو معذرت خواہانہ انداز میں دیکھا اور کہا۔

NOVEL HUT

پھر اس نے نور کی طرف رخ کیا اور سرگوشی میں کہا، "نور، یہ مناسب وقت اور جگہ نہیں ہے۔ اگر تمہیں کوئی مسئلہ ہے تو بعد میں بات کرتے ہیں، لیکن ابھی یہاں سارے موجود ہے، تم بات کو سمجھنے کی کوشش کرو۔"

نور نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا، "ٹھیک ہے، تم بھی بہت بور ہو۔"

اور وہ ایک دکھاوے کے انداز میں منہ موڑ کر چل دی، لیکن جاتے جاتے کئی مہمانوں کی طرف ہاتھ ہلا کر ان کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کرتی رہی۔

حدید نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے خود کو سنبھالا اور اپنے بزنس پارٹنر کی طرف واپس پلٹا، اپنی گفتگو دوبارہ شروع کرنے کے لیے۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

رخصتی کا وقت تھا۔ گاڑی کے قریب ماحول جذباتی تھا۔ آیسل سر جھکائے آنسو بہا رہی تھی۔ لیکن آیسل کی حالت کچھ مختلف تھی کیونکہ اس دنیا میں اس کا کوئی نہیں تھا۔ کوئی بہن، کوئی بھائی، حتیٰ کہ والدین بھی نہیں۔ وہ یتیم تھی اور اپنی زندگی کے ان تمام دکھوں کے ساتھ رخصت ہو رہی تھی۔

ابابیل اور ایزل یہ بات جانتی تھیں اور پہلے تو واقعی

NOVEL HUT

افسردہ تھیں، لیکن جیسے ہی انہوں نے آیسل کو روتے دیکھا، ان کا "جذباتی فنکارانہ جذبہ" بیدار ہو گیا۔

ابابیل نے آنکھوں میں گلیسرین جیسے فرضی آنسو پیدا کرتے ہوئے رونا شروع کیا، "ہائے آیسل بھابھی !بیچاری اکیلی ہے، کوئی نہیں ان کا !"

ایزل نے فوراً ساتھ دیا، "بالکل، بالکل! ہائے ڈھکن ! اپکو ان کا اب زیادہ خیال رکھنا ہوگا۔"

یہ سن کر آیسل، جو اپنی حقیقت میں غمزدہ تھی، ایک لمحے کے لیے رک کر ان دونوں کو حیرت سے دیکھنے لگی۔ وہ سوچ رہی تھی، "یہ رونے کی بات کر رہے ہیں یا مزاحیہ ڈائیلاگ بول رہے ہیں؟"

اوزل نے اپنی بیوی کی طرف دیکھا اور آہستہ سے بولا، "یہ ایسے ہی ہیں پاگل، تم عادی ہو جاؤ گی۔"

NOVEL HUT

"کھڑوس ! آپ آیسل کو کیوں نہیں تسلی دے رہے؟ دیکھیں، بیچاری اکیلی ہے !" ابابیل نے حدید کی طرف مڑ کر کہا۔

حدید، جو چپ چاپ کھڑا تھا، سنجیدگی سے بولا، "تم

لوگ کامیڈی شو چلا رہے ہو تو میری کیا ضرورت؟"

NOVEL HUT

"ہائے، اگر میں اپکی جگہ ہوتی تو شاید زندہ ہی نہ رہ پاتی !" ایزل اپنے آنسو صاف کرتی بولی۔

آیسل نے خود پر قابو پاتے ہوئے ایک چھوٹی سی مسکراہٹ دبا لی اور آہستہ سے بولی، "شکر ہے، تم میری جگہ نہیں ہیں۔"

آیسل کی رخصتی کا لمحہ جذبات سے بھرپور تھا۔ ابابیل، جو پہلے تو صرف ڈرامائی انداز میں رو رہی تھی، اچانک حقیقت میں اپنے جذبات کی شدت محسوس کرنے لگی۔

آیسل کو یتیم دیکھ کر اس کے دل میں اپنی ماں کی یاد تازہ ہو گئی۔ آنکھوں سے آنسو بے قابو ہو کر بہنے لگے۔ وہ خود کو روک نہ سکی اور جذبات کے زور میں حدید کے قریب جا کر اس کے سینے سے لگ کر زار و قطار رونے لگی۔

حدید، جو اپنے سنجیدہ چہرے کے ساتھ کھڑا دیکھ رہا تھا ، اس اچانک لمحے کے لیے بالکل تیار نہیں تھا۔ جیسے ہی ابابیل نے اسے تھاما، اس کی دھڑکن بے قابو ہونے لگی۔ ہجوم کے بیچ کھڑے ہونے کے باوجود، حدید کو یوں لگا

جیسے وقت رک گیا ہو اور ارد گرد کی تمام آوازیں خاموش ہو گئی ہوں۔

ابابیل اپنے جذبات میں اتنی گم تھی کہ اسے اندازہ بھی نہ ہوا کہ حدید کے چہرے پر حیرت اور دل میں ایک غیر معمولی کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔

NOVEL HUT

وہ آہستہ سے سرگوشی میں بولی، "کھڑوس... مجھے سمجھ نہیں آتا، آیسل کی حالت دیکھ کر میرا دل کیوں اتنا بھاری ہو گیا ہے۔یوں لگ رہا ہے مجھے بھی ماما جانی یاد آرہی ہے۔"

"لڑکی... تم مضبوط ہو۔ لیکن کبھی کبھی، اپنے جذبات کو باہر نکالنا ضروری ہوتا ہے۔"

حدید نے اپنے دل کی دھڑکن کو قابو میں لانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

NOVEL HUT

ابابیل نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے حدید کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر سچائی اور نرمی تھی۔ حدید نے اپنی نظریں جھکاتے ہوئے اس کے آنسو پونچھنے کی کوشش کی، لیکن اس کے ہاتھ ہلکے سے کانپ گئے۔

ابابیل کو احساس ہوا کہ وہ سب کے سامنے حدید کے اتنے

قریب کھڑی ہے۔ وہ فوراً پیچھے ہٹ گئی، اپنی چادر کو ٹھیک کرتے ہوئے شرمندہ سی ہوگئی۔

"سوری... میں بس..." اس نے جملہ مکمل کرنے کی کوشش کی، لیکن الفاظ نہیں مل سکے۔

"کوئی بات نہیں، ایسے لمحات میں جذبات پر قابو پانا مشکل ہوتا ہے۔" حدید سنجیدگی سے بولا۔

NOVEL HUT

لیکن اس کے دل کی دھڑکن اب بھی بے ترتیب تھی، اور وہ اپنی نظروں کو ابابیل کی طرف سے ہٹا نہیں پا رہا تھا۔

ایزل اور اوزل تو اس منظر کو دیکھ کر سٹل ہو گئے تھے۔ دونوں کے منہ کھولے ہوئے تھے۔یہ منظر ناقابل یقین تھا، دو تلواریں ایک میدان میں، ناممکن۔

لیکن اس منظر کو دیکھ کر نور اندر تک جل گئی۔ ابابیل سے اسے حسد محسوس ہونے لگی۔

اسی حیرت میں رخصتی ہوئی۔ اور آج کا دن بھی اپنے اختتام کو پہنچا۔

NOVEL HUT

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

اوزل، بارات، اور رخصتی کے بعد جیسے ہی اپنے کمرے کے قریب پہنچا، سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے قدم رک گئے۔ دروازے کے آگے ابابیل اور ایزل بالکل پہرے داروں کی طرح کھڑی تھیں، دونوں کے ہاتھ سینے پر بندھے اور چہروں پر ایسی شرارت بھری مسکراہٹ تھی جیسے ابھی کچھ بہت بڑا کارنامہ کرنے والی ہوں۔

اوزل نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا، "یہ کیا ڈرامہ ہے؟ راستہ کیوں روکا ہوا ہے؟"

"یہ اپکا کمرہ نہیں ہے، جناب۔ یہ دلہن کا کمرہ ہے، اوریہاں داخلے کے لیے فیس دینی پڑے گی ! "ایزل نے فوراً مزاحیہ انداز میں جواب دیا۔

"ہاں ! اوریہ فیس آج رات ڈبل ہے کیونکہ ہم نے سارادن رخصتی میں ہمدردی دکھائی ہے۔"

NOVEL HUT

"یہ فیس کب سے شروع ہوئی؟ یہ تو کہیں بھی شادی کے رسم و رواج میں نہیں لکھا ! "اوزل نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔

"ڈھکن ، ہماری رسم ہے، ہم نے ابھی ایجاد کی ہے۔ اور

ویسے بھی، دلہن کو آپکے حوالے کیا ہے، تو کچھ تو دینا پڑے گا !" ایزل نے ہنسی چھپاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے، گوگل کر لیتا ہوں۔ شاید کوئی رعایت مل جائے !"اوزل نے جیب سے موبائل نکال کر مذاق کرتے ہوئے کہا۔

ابابیل نے جھپٹ کر اس کا موبائل چھین لیا اور بولی،

"یہاں گوگل نہیں چلے گا، یہاں صرف نقد پیسے چلیں گے !"

اوزل نے بے بسی سے سر پکڑ لیا، "تم دونوں کو شرم نہیں آتی؟"

ایزل نے فوراً آنکھوں پر فرضی آنسو لاتے ہوئے کہا،

"ہائے ! شرم ہمیں کیوں آئے گی؟ شرم تو آپکو آنی چاہیے، جو اپنی دوستوں کو بغیر کچھ دیے کمرے میں جا کر مزے اڑانا چاہتا ہے !"

ابابیل نے ہاتھ بڑھا کر کہا، "ٹھیک ہے، جلدی کرو۔ پچاس ہزار فی دوست ۔ اور ہاں، اگر ہم سے محبت زیادہ ہے تو

ایک لاکھ بھی دے سکتے ہیں !"

اوزل نے جیبیں ٹٹولنی شروع کیں، لیکن کچھ خاص نہ ملا۔ اس نے مایوس ہو کر کہا، "دیکھو، میرے پاس صرف یہ گھڑی ہے۔ لے لو اور راستہ چھوڑ دو !"

ایزل نے گھڑی کو غور سے دیکھا اور مذاق میں بولی، "یہ گھڑی تو پرانی لگ رہی ہے۔ کہیں یہ اپکو وراثت میں تو نہیں ملی؟"

"ڈھکن ، خودی تو مزے کرتے ہیں آپ نے اور ہمیں گھڑی تھما رہے ہیں؟ یہ کیا سلوک ہے؟" ایزل نے مزید مزاحیہ انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے، اب یہ گھڑی پکڑوں ؟ باقی تم لوگوں کو قسطوں میں دوں گا ؟"اوزل نے غصے سے کہا۔

"قسطوں میں دینے کی اجازت صرف ای ایم آئی والوں کو ہے، ڈھکن ! ہمیں سب کچھ ایڈوانس چاہیے !"

آخرکار، اوزل نے جیب سے نوٹ نکالے اور دونوں کے ہاتھ میں تھما دیے۔

NOVEL HUT

"یہ لو، اور راستہ چھوڑ دو، ورنہ میں ابھی کمرے کے دروازے کے نیچے سے گھس جاؤں گا !"

ابابیل اور ایزل نے فاتحانہ قہقہہ لگایا اور دروازے سے ہٹ گئیں۔ لیکن جیسے ہی اوزل اندر جانے لگا، ایزل نے ایک بار پھر راستہ روک کر کہا،
"ایک منٹ ! کل ہمیں چاکلیٹ اور پیزا بھی چاہیے !"

اوزل نے تھکے ہوئے انداز میں کہا، "چاکلیٹ بھی دوں گا، پیزا بھی۔ لیکن پلیز، اب راستہ چھوڑ دو !"

NOVEL HUT

ابابیل نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا، "ٹھیک ہے، جا سکتے ہیں ۔ لیکن یاد رکھنا، کل کا وعدہ پورا نہ ہوا تو ہم دلہن کے ساتھ رات گزارنے کے لیے آ جائیں گی !"

"تم دونوں واقعی چڑیلیں ہو!" اوزل نے سر پکڑ کر کہا۔

اور آخر کار کمرے میں داخل ہو گیا۔ پیچھے ابابیل اور ایزل اپنی کامیابی پر قہقہے لگا رہی تھیں، جیسے کوئی بہت بڑی جنگ جیت لی ہو!

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

NOVEL HUT

انشاءاللہ سیزن 2 بھی جلد آئے گا!!!!!

CONTACT THE AUTHOR

If you want to contact the author we will mention her

instagram link here .

Novel-hut at your service

NOVEL HUT

JazakAllah

writer's instagram :fizza ayub